السیف الرضویہ
علیٰ کلیۃ الوہابیہ

منکرین میلاد کا علمی محاسبہ

تالیف

حافظ مدثر رضا
قادری رضوی

Copy Right © - IslamiEducation.com

﴿جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں﴾

نام کتاب:	السیف الرضویہ علیٰ کلیۃ الوہابیہ
اُردو نام:	منکرینِ میلاد کا علمی محاسبہ
موضوع:	منکرینِ میلاد کے بے بنیاد الزامات کی تردید
تالیف:	حافظ مدّثر رضا قادری رضوی
	سلسلہ اشاعت۔ نمبر 1
کمپوزنگ:	فیض رضا پرنٹنگ کنسرن بیسمنٹ ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور
ناشر:	جامعہ جیلانیہ رضویہ نادرآباد نمبر 1
	اہلسنت یوتھ فورس نادرآباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

ملنے کے پتے

(۱) جامعہ جیلانیہ رضویہ نادرآباد نمبر 2 بیدیاں روڈ لاہور کینٹ فون:5721609

(۲) غوثیہ قادریہ لائبریری جامع مسجد غوثیہ حنفیہ علی پارک لاہور

(۳) جامع ابوحنیفہ مرکزی جامع مسجد سہج پال لاہور کینٹ

(۴) مرکزی جامع مسجد مدینہ عارف آباد بیدیاں روڈ

(۵) جامع مسجد حنفیہ غوثیہ مدینہ چوک لاہور کینٹ

فون: 0333-4263843 ، 042-5721609

(۶) فیضانِ مدینہ لائبریری و جامعہ رضویہ کرم علی شاہ للبنات
کیر خورد نادرآباد، لاہور کینٹ

(۷) بسم اللہ کمپیوٹرز بیدیاں روڈ لاہور کینٹ نادرآباد۔فون:0333-4306129

فہرست

نمبر شمار	عنوانات
-1	عزم بالجزم
-2	جواب عزم
-3	انتساب
-4	تقریظ
-5	حسن نظر
-6	تقدیم
-7	عرضِ اول
-8	باب اول
-9	پہلے اسے پڑھیئے
-10	باب دوم
-11	بدعت کی حقیقت
-12	پہلا پہلو
-13	وہابی علامہ وحید الزماں کا اقرار
-14	دوسرا پہلو
-15	تیسرا پہلو
-16	باب سوم
-17	میلاد النبی ﷺ قرآن پاک میں
-18	وہابی میاں کی جہالت نمبر 2
-19	محدثین کرام کی تصریحات
-20	وہابی میاں کی جہالت نمبر 3

-21	وہابیہ کے امام ابن تیمیہ کا اقرار
-22	مصنف ''میلاد النبی ﷺ اور اسلام'' کی جہالت نمبر 4
-23	باب چہارم
-24	حضور علیہ السلام کا خود اپنا میلاد پاک بیان کرنا
-25	وہابی میاں کی جہالت نمبر 5
-26	وہابی میاں کا کم علمی پر مبنی اعتراض نمبر 6 اور اس کا علمی محاسبہ
-27	جہالت و کذب بیانی نمبر 7
-28	بارہ ربیع الاول پر اجماع اُمت
-29	نواب صدیق حسن بھوپالی کا اقرار
-30	وہابی میاں کی جہالت نمبر 8
-31	وہابی میاں کی جہالت نمبر 9
-32	وہابیوں کا زنانہ جلوس
-33	باب پنجم
-34	محفل میلاد علمائے اُمت کی نظر میں
-35	مولانا ابوداؤد محمد صادق کی منکرین میلاد پر گرفت
-36	مجلس میلاد کا پہلا منکر
-37	وہابی میاں کی جہالت اور کذب بیانی نمبر 9 اور رضوی کا چیلنج
-38	وہابی میاں کی جہالت اور کذب بیانی نمبر 10
-39	بدعتی کون؟
-40	وہابی میاں کی جہالت اور کذب بیانی نمبر 11
-41	وہابی میاں کی جہالت نمبر 12 اور رضوی کی نشاندہی
-42	وہابی میاں کی جہالت نمبر 13

-43	وہابی میاں کی جہالت نمبر 14
-44	12 ربیع الاول میلاد ہے وفات نہیں
-45	12 ربیع الاول کے متعلق تحقیقی کیلنڈر
-46	فرقہ وہابیہ اور عقیدہ حیات النبی ﷺ
-47	غیر مقلد وہابی قاضی شوکانی کا عقیدہ حیات النبی ﷺ
-48	وہابی میاں کی جہالت و کذب بیانی نمبر 17
-49	وہابی میاں کی جہالت و کذب بیانی نمبر 18
-50	ثناءاللہ امرتسری امام المحر فین !
-51	مولوی ثناءاللہ کا مذہب بزبان اکابرینِ وہابیہ
-52	مولوی ثناءاللہ مسلمانوں کے وکیل یا مرزائیوں کے؟
-53	امام الوہابیہ کی حکومتِ برطانیہ سے وفاداری
-54	آدابِ محفل میلاد
-55	اہلِ محبت اور موسم بہار
-56	حرفِ آخر

عزمِ بالجزم

قسم خدا کی مسلمان بنا کے چھوڑوں گا — در رسول پہ تجھ کو جھکا کے چھوڑوں گا
تیرے قلم نے لگائی ہے آگ ملت میں — میں تیرے کفر کی شورش دبا کے چھوڑوں گا
مذاق تو نے اڑایا ہے اہلسنت کا — تجھے بھی ایک تماشہ بنا کے چھوڑوں گا
تیرے غرور کی ہانڈی کو رکھ کے چولہے پر — میں تیری دال کو بالکل جلا کے چھوڑوں گا
نفاق و بغض کا بیج بو دیا ہے تو نے — یہ تیرا خرمنِ مستی جلا کے چھوڑوں گا
وہ ہاتھ جس میں سرشار جام آتا ہے — اسی ہتھیلی پہ سرسوں جما کے چھوڑوں گا
تیرے مقام سے واقف ہیں خوب اہل نظر — غلط مقام سے تجھ کو ہٹا کے چھوڑوں گا
تجھے خبر ہی نہیں کیا ہے خانقاہوں میں — خدا نے چاہا تو اک دن بتا کے چھوڑوں گا
زمانہ جان گیا تیری فتنہ انگیزی — یہ مرا عزم ہے فتنہ دبا کے چھوڑوں گا
جو آگ تو نے لگائی ہے ملک و ملت میں — اسے میں اپنے قلم سے بجھا کے چھوڑوں گا
تمام عمر گزاری ہے تو نے چندوں پر — تیرا افسانہ میں سب کو سنا کے چھوڑوں گا
تیرا دماغ فلک پہ چڑھا دیا کس نے — تیرے دماغ کا کیڑا جھڑا کے چھوڑوں گا
ابھی تو صرف ہے پہلا جواب رضوی کا — تجھے تو خون کے آنسو رلا کے چھوڑوں گا
ملا ہے حکم مجھے بارگاہ رحمت سے — سر غرور کو تیرے جھکا کے چھوڑوں گا

انشاءاللہ تعالیٰ — منتخب مدثر رضا قادری رضوی

جلوس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جاہ و جلال

ایس واری جلوس دیاں رونقاں دی — دُھم دوستو پئے وچ جگ گئی اے
اہلسنت دا ہو گیا بول بالا — لتھ منکراں دے سروں پگ گئی اے
فیر وی ویکھو کمبخت ایہہ مندے نئیں — ہورے مار کی ایناں نوں وگ گئی اے
شان و شوکت میلاد دی ویکھ رضویؔ — لگ ایناں دے سینیاں وچ اگ گئی اے

(شہید اہلسنت مولانا محمد اکرم رضوی رحمتہ اللہ علیہ کامونکی)

جوابِ عزم

تیری توحید تو میں دنیا کو دکھاؤں گا
دنیا سے تیرے عقیدے کا میں فیصلہ کراؤں گا

بھرا ہے تیرا دل جو بُغضِ نبی ﷺ سے
پڑھ پڑھ نبی ﷺ کی نعتیں تیرے دِل کو جلاؤں گا

کوئی کیا چلے گا تیرے عقیدے پر اونجدی
میں تجھے ساتھ اپنے سیدھے رستے پر چلاؤں گا

نہ نبی ﷺ کی محبت ہے تجھے نہ خوف ہے خدا کا
نبی کی رحمت سے مسلماں تجھے بناؤں گا

زمانہ کیا سمجھے گا تیری گلی سڑی باتوں سے
حق جو بات ہے وہ تیرے دل سے اگلواؤں گا

میں نہ مانوں کی تو نے ابھی رٹ جو لگائی ہے
اک دن تجھ ہی سے حقیقی دین کا میں ڈنکا بجواؤں گا

سیدھی راہ پر ضرور چلے گا تو غلط عقیدہ اپنا چھوڑ کر
تیرے ہر سوال کا جواب میں تیرے گھر میں پہنچاؤں گا

اکیلا ہی کافی ہے جوادؔ نجدیوں کے واسطے
اپنی قلم سے ان میں میں کھلبلی مچاؤں گا

(حافظ محمد جواد ایوب رضوی نادر آباد)

انتساب

میں اپنی اس ادنٰی کاوش کو بحضور رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین خاتم المرسلین امام الانبیاء حضور سرور عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے یومِ ولادت پاک کی اُن گھڑیوں اور اُن مبارک ساعتوں کی نذر کرتا ہوں۔

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

اور امامِ اہسلنت مجدد دین و ملت اعلٰی حضرت امام احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمٰن کے نام جنہوں نے بزرگوں کے عقیدے پر قائم رہنے کا ہمیں درس دیا اور اس مقدس گروہ کے نقشِ قدم سے ہٹانے والوں کا قلع قمع کرنے کے لئے رات دن قلمی و لسانی جہاد کیا۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

غلام غلامانِ آلِ رسول
عبدالمصطفےٰ مدثر رضا قادری رضوی

تقریظ

شیخ القرآن و الحدیث پیرِ طریقت حضرت مولانا محمد نور المجتبیٰ چشتی رضوی ابدالوی

(خانقاہ ڈوگراں شریف)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی لمن لا نبی بعدہٗ

امابعد!

کتابچہ ہذا کے مختلف عبارات کا مطالعہ کیا۔مؤلف نے بتوفیق اللہ تعالیٰ مدلل انداز میں جشن میلا د مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اثبات کیا ہے کتاب وسنت کے دلائل کے ساتھ ساتھ مخالفینِ جشن میلا د کی کتب مسلمہ سے مسکت دلائل سے موتی پروئے ہیں۔احقاقِ حق اور ابطالِ باطل مومن کا مذہبی فریضہ ہے اپنا فرض حافظ محمد مدثر رضوی صاحب نے احسن انداز میں ادا کیا ہے اور نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عشق ومحبت کا تقاضا یہی ہے۔اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو شرف قبولیت بخشے۔

آمین ثم آمین

نور المجتبیٰ چشتی رضوی

حُسنِ نظر

فاضلِ جلیل فصیح اللسان حضرت مولانا غلام قادر نقشبندی

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی النبی الحبیب

سید العلمین محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

الحمدللہ مسلک اہلسنت والجماعت میں مسلک کا درد رکھنے والے ایسے مجاہد موجود ہیں جو کہ عوام اہلسنت کے لئے ایک بڑی نعمت ہیں جن کے سینے سے نور کی کرنیں نکل کر سینوں کو منور کرتی ہیں۔

ایسے ہی مجاہدین میں سے ایک حافظ مدثر رضوی صاحب ہیں جن کی کتاب ''میلا د النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قرآن وحدیث کی روشنی میں'' کا اول تا آخر اجمالاً مطالعہ کیا۔اس میں حافظ صاحب نے مسئلہ میلا دِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اثبات میں بہت سا ذخیرہ جمع کر دیا ہے جس کے بعد اب کسی قسم کے شک وانکار کی گنجائش باقی

نہیں رہتی خدا تعالیٰ منکرین میلاد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایت دے۔

یہ کتاب جس اخلاص ومحبت کے ساتھ تالیف کی گئی ہے اور جس محنت سے مستند کتب کے حوالہ جات اور مندرجات صرف تین دن کے قلیل وقت کے عرصے میں ترتیب دیا اور اس کے ساتھ ساتھ منکرین میلاد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُن اعتراضات کے مدلل اور دندان شکن جوابات بھی تحریر فرمائے ہیں کہ جن پر منکرینِ میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بڑا ناز تھا ان کے اس ناز کو موصوف نے خاک میں ملا کر رکھ دیا ہے۔ خدا تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس کتاب سے ہر مسلمان کو استفادہ کی سعادت نصیب فرمائے اور مجھ سیہ کار کو اعمال خیر کی توفیق عطا فرمائے۔

فقیر غلام قادر نقشبندی

تقدیم

شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عابد حسین رضوی

(منتظمِ اعلیٰ جامعہ جیلانیہ رضویہ)

الحمد للہ الذی خلق الانسان وعلمہ البیان

والصلوٰۃ والسلام علی سید الانس والجان وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

اما بعد !فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذالك فلیفرحوا ھوخیر مما یجمعون ط

ترجمہ: آپ ﷺ فرما دیجئے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اس فضل اور رحمت پر خوش ہونا۔ اس سے بدر جہا بہتر ہے جس کو وہ جمع کر رہے ہیں۔

اللہ کریم کا فضل ورحمت باعث مسرت وشادمانی ہے۔ اس اظہار کا حکم رب ذوالجلال خود فرما رہا ہے۔

تشریح و تفسیر:

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق ''تفسیرِ مظہری'' میں اس آیت کریمہ کی تفسیر وتشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''اللہ کا شکر ادا کرنے کے طور پر کہیں کہ اللہ کے فضل ورحمت سے یہ نصیحت شفاء ہدایت اور رحمت رب ذوالجلال سے عطا ہوئی ہیں۔ ہمارے استحقاق کو اس میں دخل نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس فضل وکرم اور حصول قرآن سے خوش ہونا

چاہیے۔مزید فرماتے ہیں کہ ''بذالك'' کی تقدیم اس بات کی طرف اشارہ کررہی ہے کہ خوشی کی چیز قرآن اور اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہی ہے۔اس کے علاوہ دنیا کی کوئی راحت ونعمت موجب فرح نہیں ہے''۔

مختلف علمائے اہلسنت نے اس آیت کریمہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو مختلف طریقوں سے مراد لیا ہے۔بعض علماء نے کہا ہے کہ اللہ کے فضل ورحمت سے مراد قرآن کا نزول ہے۔

مجاہد اور قتادہ علیہم الرحمہ کا قول ہے کہ اللہ کا فضل ایمان ہے اور اللہ کی رحمت قرآن ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کا فضل ایمان ہے اور اللہ کی رحمت یہ ہے کہ اللہ نے ہم کو اہل قرآن بنایا ہے۔

ابوالشیخ وغیرہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کو خوش ہونا چاہیے۔اللہ کے فضل سے یعنی قرآن اور اللہ کی رحمت سے یعنی اس بات سے کہ اللہ نے ان کو اہل قرآن میں سے بنایا ہے۔

حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن معدان نے فرمایا کہ اللہ کا فضل اسلام ہے اور اللہ کی رحمت رسول ﷺ کی سنت مطہرہ ہے۔

حضرت پیر کرم شاہ صاحب الازہری تفسیر ''ضیا القرآن'' میں اسی آیت کی تفسیر میں یوں فرماتے ہیں کہ ''حضرت ابوسعید خدری اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مراد قرآن مجید اور اس کی رحمت سے مراد دین اسلام ہے۔مزید فرماتے ہیں کہ ''لوگ دینوی جاہ وجلال اور مال ومنال کے حصول کے بڑے خواہاں ہوتے ہیں اور شب وروز اسی ادھیڑ بن میں رہتے ہیں کہ زیادہ دولت کیسے کمائی جائے۔مگر جونعمت انہیں قرآن کی شکل میں بخشی جارہی ہے۔وہ ان تمام (دنیوی) چیزوں سے بدرجہا بہتر ہے۔جن کو جمع کرنے کے لئے وہ ہمہ وقت سرگرداں رہتے ہیں۔چونکہ حصول نعمت پر اظہار مسرت حکم الٰہی ہے۔اس لئے سرور عالمین ﷺ کی ولادت باسعادت نعمت عظمیٰ ہے اس پر جتنی خوشی کی جائے کم ہے۔ (سورۃ یونس آیۃ ۵۸ جلد دوم ضیاء القرآن)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت میں ہے کہ فضل سے مراد قرآن اور رحمت سے مراد صاحب قرآن آقا کریم ﷺ بمطابق آیت مبارکہ:

وما ارسلنك الا رحمة اللعالمين ط

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت بنا کر سارے جہانوں کے لئے۔

اب اس آیت مبارکہ: قل بفضل اللہ وبرحمۃ فبذالک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون ط میں صیغہ غائب ''فلیفرحوا'' استعمال ہوا ہے۔ جس کا معنیٰ یہ بنتا ہے۔(پس چاہیے کہ وہ خوش ہوں) قابل غور بات یہ ہے کہ لفظ ''وہ'' ان لوگوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو حاضر نہ ہوں اور یہ حکم جن لوگوں کے لئے آیا وہ موجود اور حاضر تھے۔

تو علماء فرماتے ہیں کہ صیغہ غائب استعمال فرما کر غائب وحاضر دونوں کو حکم دیا اور حکمت یہی رکھی کہ یہ بات واضح ہو جائے کہ قرآن مجید اور آپ ﷺ کی رحمت عامہ صرف اس وقت کے حاضرین کے لئے مخصوص نہیں بلکہ قیامت تک پیدا ہونے والی نسلوں کے لئے بھی شامل ہے۔ (تفسیر روح المعانی)

''رحمت'' کی تحقیق:

کیا صرف قرآن مجید رحمت ہے تو اس کے جواب میں خود قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

وما ارسلنك الا رحمة اللعالمين ط

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت بنا کر سارے جہانوں کے لئے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم ﷺ کو جن کمالات صوری ومعنوی، خلقی، وہبی وکسبی سے مشرف فرمایا وہ بلا شک وشبہ بے مثال اور بے نظیر ہیں۔

جو کمالات اور صفات عالیہ متفرق اور منتشر تھیں۔ ان سب کو اس آیت کریمہ میں یکجا کر دیا گیا ہے۔ اس آیت میں حسنِ محمدی اور جمالِ احمدی کی ساری رعنائیاں اور دلربائیاں بکمال لطافت جلوہ نما ہیں۔ ارشاد ہے اے محبوب جو کتاب مجید، دین حنیف، شریعت بیضاء خلق عظیم، دلائل قاہرہ، آیات بینات اور معجزات غرضیکہ جن ظاہری و باطنی جسمانی اور روحانی نعمتوں سے مالا مال کر کے ہم (اللہ عزوجل) نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ آپ سارے جہانوں کے لئے اپنوں اور بیگانوں کے لئے دوستوں اور دشمنوں کے لئے سراپا رحمت بن کر ظہور فرمائیں۔

رحمت کے معنیٰ:

لغت میں رحمت دو چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ الرحمۃ: الرقۃ والتعطف یعنی رحمت، رقت یعنی احسان و مہربانی کے مجموعہ کا نام ہے جبکہ علامہ راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

الرحمۃ :رقۃ تقضی الاحسان الی المرحوم۔

ترجمہ: رحمت اس رقت کو کہتے ہیں جو اس شخص پر احسان کرنے کا تقاضا کرے جس پر رحمت کی جا رہی ہے۔

پھر فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمت میں رقت نہیں کیونکہ وہ اس سے پاک ہے۔ بلکہ صرف تعطف اور احسان ہے اور کہیں صرف رقت ہوتی ہے اور یارائے احسان نہیں ہوتا۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو رحمت جامع یعنی رحمت کے دونوں مفہوموں سے نوازا ہے۔

عزیز علیہ ماعنتم (جس سے تمہیں تکلیف ہوتی ہے وہ چیز میرے محبوب کو بڑی شاق گزرتی ہے) میں رقت کا اظہار ہے۔اور بالمومنین رؤف رحیم (القرآن) میں شان تعطف واحسان کا۔یعنی ہر دردمند کے درد کا احساس بھی ہے اور ہر درد کا درماں بھی ہے۔کسی غم زدہ اور دکھ درد کے مارے کو دیکھ کر غایت ورافت سے آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں اور نوک مژگان پاک پر دریتیم سے ارجمند تر اور تابندہ تر آنسوؤں کے موتی سراپا التجا بن کر بارگاہ رب العالمین میں گرتے ہیں تو مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔

دامن رحمت کو تھامنے والے تابندئ پا گئے:

غور کرنے کی بات ہے کہ جن افراد نے یا جن قوموں نے حضور ﷺ کے دامن رحمت کو تھاما وہ کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔ وہ گمراہی میں تھے لیکن اس نور مبین سے اکتساب نور کرنے کے بعد ظلمت کدہ عالم میں ہدایت کے چراغ روشن کر گئے۔ جاہل تھے لیکن اس چشمہ علم وعرفان سے سیراب ہونے کے بعد دنیا کے جس جس گوشہ میں گئے علم وحکمت کے چمن کھلاتے گئے۔گنوار اور اجڈ تھے لیکن پاکیزہ تہذیب وتمدن کے بانی بن گئے۔مگر ان رحمتوں سے وہ اقوام وافراد سرشار ہوئے جنھوں نے حضور ﷺ کی رسالت کو تسلیم کیا اور حضور ﷺ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لانے کا شرف حاصل کیا یہ تمام عالم ناسوت میں حضور ﷺ کی گوناگوں رحمتوں کا ظہور ہے لیکن صرف یہاں ہی نہیں بلکہ حضور ﷺ کی رحمت کا پرچم عالم ملکوت میں بھی لہرا رہا ہے اور حضور ﷺ کا دست شفقت گل افشانی کر رہا ہے۔ وہاں رحمت محمدی ﷺ کے ظہور میں جو بانکپن ہے اور بحر کرم میں جو مٹھاس اور روانی ہے۔اس کا حال تو فقط وہ نفوس قدسیہ ہی جانتے ہیں۔ جنہیں اس عالم کی سیاحت رانی ہوئی ہو۔

غرضیکہ یہ وہ آفتاب ہے جس کی تابانیوں سے صرف عالم رنگ وبو ہی روشن نہیں بلکہ وہ جہان لطف بھی درخشاں ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ وہاں اس آفتاب کی نور افشانی کا رنگ ہی نرالا ہے جو نہ زبان پر لایا جا سکے اور نہ قلم سے لکھا جائے۔

اس رحمت عامہ کی برکتوں سے عقل بھی بہرہ ور ہے اور دل کی دنیا بھی شادکام ہے۔

شاعر مشرق رحمۃ اللہ علیہ بارگاہ نازنین میں محبتوں کا خراج یوں پیش کرتے ہیں:

تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب و جستجو عشق حضور و اضطراب
شوکت سنجرو سلیم تیرے جلال کی نمود
فقر جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب

آپ ﷺ کا وجود مبارک مخلوق کے لئے بطور تحفہ ھے:

حضور نبی مکرم ﷺ نے اپنی شان رحمت سے نقاب سرکاتے ہوئے فرمایا:

''انما انا رحمة مهداة'' (الحديث)

''بے شک میں وہ رحمت ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو بطور تحفہ عطا فرمائی''۔

علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اس آیۃ کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حضور کریم ﷺ کا تمام کائنات کے لئے رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ عالم امکان کی ہر چیز کو حسب استعداد جو فیض الٰہی ملتا ہے وہ حضور ﷺ کے واسطہ سے ہی ملتا ہے۔ اسی لئے حضور ﷺ کا نور تمام مخلوقات سے پہلے پیدا فرمایا گیا۔ رسول پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ:

''اے جابر! سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی ﷺ کا نور پیدا فرمایا اور دوسری حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ دینے والا اور میں اس کی رحمت کے خزانوں کو بانٹنے والا ہوں''۔

رحمۃ للعالمین ﷺ کا اہم اور مبارک ترین پہلو یہ ہے کہ کفر و شرک میں ڈوبی ہوئی دنیا کو پھر سے نورِ توحید سے جگمگا دیا۔ بندے کا تعلق اپنے رب سے جوڑ دیا۔ اسے تمام آلائشوں سے پاک کیا اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا روشن چراغ اس میں رکھا۔ انسانیت کا کارواں اپنی منزل کی تلاش میں صدیوں سے بھٹک رہا تھا۔ اسے اپنی منزل کا پتہ دیا۔ جو اسے منزل تک لے جا سکتا تھا۔ صرف اسی پر بس نہیں بلکہ مسافر کے دل میں منزل کا اتنا شوق پیدا کر دیا کہ وہ ہر طرف سے پہلو بچا کر اپنی منزل کی طرف بیتابانہ گامزن ہو گیا۔

نعمت کا شکر ادا کرنا:

یہ حقیقت واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرنا اور ان نعمتوں کے ملنے پر خوشی کرنا اور ان کا چرچا کرنا

نہایت پسندیدہ ہے اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ اللہ کے پسندیدہ لوگ بن جاتے ہیں کیونکہ کفران نعمت رب کی ناراضگی کا باعث ہے۔

شبیر احمد عثمانی تفسیر عثمانی کے ص ۲۷۸ پر لکھتے ہیں: کسی نعمت پر اس حقیقت سے خوش ہونا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے ملی محمود ہے (عمدہ اچھا ہے)

اللہ عزوجل کے بے شمار احسانات یاد کر کے اس کا شکر گزار اور فرماں بردار بننا چاہیے اور صفحہ ۷۷۹ پر فرماتے ہیں کہ "محسن کے احسانات کا بہ نیت شکر گزاری چرچا کرنا شرعاً محمود ہے"۔

نعمت عظمیٰ:

جب قرآن فضل و رحمت کی صورت میں ملے تو خوشی کا حکم جائز و مشروع ہے اسی طرح دیگر نعمتوں کا ذکر بھی پسندیدہ و محمود و مشروع ہے۔ تو پھر صاحب قرآن سب سے بڑا فضل سب سے بڑی رحمت بلکہ رحمۃ اللعالمین اور نعمت عظمیٰ ہے کہ جس کی برکت سے ہمیں وجود نصیب ہوا۔ جس کی برکت سے عید الفطر اور عید الاضحیٰ اور ان کی خوشیاں نصیب ہوئیں۔ اس ہستی کی اس دنیا میں تشریف آوری کا دن صاحب شعور اور عشق والوں کے لئے اور خصوصاً اہلِ اسلام کے لئے سب سے بڑی خوشی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اہل اسلام شروع سے ہی نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں محافل میلاد سجاتے رہتے ہیں۔ جن میں درود و سلام کے نذرانے پیش کئے جاتے رہے ہیں اور خوشیوں اور مسرتوں کا اظہار کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جاتا تھا اور یہ سبھی کچھ جوں کا توں جاری و ساری ہے اللہ تعالیٰ مزید برکت عطا فرماتے۔

نامور محدث علامہ ابن جوزی کی میلاد شریف کے موضوع پر کتاب "مولد العروس" کے صفحہ 9 پر ہے۔

"اور جو پیارے مصطفیٰ ﷺ کے میلاد شریف کی خوشی کرے وہ خوشی دوزخ کی آگ سے پردہ بن جائے گی اور جو میلاد رسول ﷺ میں ایک درہم بھی خرچ کرے۔ حضور ﷺ اس کی شفاعت فرمائیں گے اور ان کی شفاعت مقبول ہو گی"۔

حضرت علامہ ابن جوزی اپنا مدعا اشعار میں یوں بیان فرماتے ہیں:

فلوانا علمنا کل یوم

لا حمد مولدا قد کان واجب

اگر ہم رسول کریم ﷺ کا روزانہ میلاد شریف منائیں تو بلا شبہ یہ ہمارے لئے واجب ہے۔

یا مولد المختار کم بك من ثنا

ومدائح تعلم و ذکر یحمد

یالیت طول الدھر عندی ذکرہ

یالیت طول الدھر عندی مولد

اے میلاد رسول ﷺ تیرے لئے بہت ہی تعریف ہے اور تعریف بھی ایسی جو بہت اعلیٰ اور ذکر ایسا جو بہت ہی اچھا ہے۔اے کاش میں طویل عرصے تک اپنے آقا ﷺ کا تذکرہ کرتا رہوں۔

اے کاش! میرے پاس طویل عرصے تک ان کے میلاد شریف بیان ہوتا رہے۔

امام الحافظ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لا زال اهل الاسلام فی سائر الاقطار والمدن الکبار یحتفلون فی شهر مولده ﷺ بعمل والولائم البدیعة المشتملة علی الامور البهجة الرفیعة (سبل الهدیٰ ج۱، ص۳۶۲)

ترجمہ: تمام اطراف و اکناف میں اہل اسلام حضور سید العالمین ﷺ کی ولادت باسعادت کے مہینہ میں خوشی و مسرت کی بڑی بڑی محافل کا انعقاد کرتے آئے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”قدیم طریقہ کے موافق بارہ ربیع الاول (یوم میلاد مصطفیٰ ﷺ) کو میں نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور آنحضرت ﷺ کی نیاز کی چیز (کھانا وغیرہ) تقسیم کیا اور آپ ﷺ کے بال مبارک کی زیارت کروائی۔ تلاوت کے دوران مقرب فرشتے ملاء اعلیٰ محفل میلاد میں آئے اور رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک نے فقیر (شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ) اور میرے دوستوں پر نہایت التفات فرمائی۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ ملاء اعلیٰ (مقرب فرشتے) اور ان کے ساتھ مسلمانوں کی جماعت (التفات نبوی ﷺ کی برکت سے) ناز و نیائش کے ساتھ بلند ہو رہی ہے اور محفل میلاد میں اس کیفیت کی برکات نازل ہو رہی ہیں۔ (فیوض الحرمین)

اس کتاب مذکورہ میں عزیزم حافظ مدثر رضا قادری رضوی نے غیر مقلدوں کی ایک گمراہ کن کتاب (میلاد النبی ﷺ اور اسلام) جس میں انہوں نے انتہائی کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے اہلسنت و جماعت پر جو الزامات و اعتراضات لگائے ہیں۔ حافظ صاحب نے ان اعتراضات والزامات کا کافی حد تک محاسبہ کیا ہے اور ان گمراہ کن لوگوں

کی خوب خبر لے کر ان کو دندان شکن جواب دیا ہے۔حافظ صاحب نے جو علمی اور قلمی جہاد کا آغاز کیا ہے۔خدائے پاک ان کو اس میں ثابت قدم رکھے۔وہابیوں کی طرف سے ایسی گمراہ کن کتابیں لکھ کر مسلمانوں کی دل آزاری کرنا بھی ایک عظیم بدعت ہے جو کہ نہ تو رسول اللہ ﷺ کے دور میں نہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلکہ کسی بھی سابقہ دور میں کسی نے بھی ایسی گمراہ کُن کتابیں تحریر نہیں فرمائیں تھیں مگر ان لوگوں کی عقل پتہ نہیں کہاں چلی گئی ہے کہ یہ جاہل ملاں اپنی سیرت النبی ﷺ کانفرنس اور اہلحدیث کانفرنس وغیرہ کو یہ وہابی معلوم نہیں کس کتاب وسنت سے ثابت کرتے ہیں۔

مگر حیرت ہے کہ جب یہ تمام بدعاتِ اہلحدیث کسی قرآن کی آیت اور کسی حدیث پاک سے ثابت نہ ہونے کے باوجود اپنی ان تمام بدعات کو یہ بے دین سنت سے تعبیر کرتے ہیں اور دوسروں کی ہر سنت کو یہ بدعت بنا دیتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہابیوں نے سنت کا نام بدعت اور اپنی ہر بدعت کا نام سنت رکھ لیا ہے۔(یہ وہابی) خود نہیں بدلتے قرآن کو بدلنے کی سعی لا حاصل کرتے ہیں۔خدا عزوجل ہدایت دے۔

ابوالعرفان محمد عابد حسین رضوی سیفی

عرض اوّل

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مذکورایک ناعاقبت اندیش شخص کے خرافات سے بھرے ہوئے مجموعے کے جواب میں لکھی گئی ہے۔
قابل صدافسوس ہیں وہ لوگ جوکم علمی اور کم عقلی کے اژدھا سے ڈسے ہوئے ہیں اور جوشعور کے دروازے پر دستک دینے کی بجائے مختلف سازشوں میں مصروفِ عمل ہیں۔

مجھ کوتو حیرت ہے اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت پر کہ ایسے شرانگیز اسلام دشمن اور پاکستان دشمنوں کا تعاقب اوران کے بارے میں فیصلہ ہماری حکومت بھی نہیں کرتی حالانکہ یہ ان کا اولین فرض ہے خدا کرے کہ حکومت وقت ایسے اسلام و پاکستان دشمنوں کوکڑی سزادے کرانجام تک پہنچائے کہ جو پاکستان میں امن نہیں چاہتے۔

میلا دالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اہلسنت و جماعت مناتے ہیں منکرینِ میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کوکبھی کسی نے مجبور بھی نہیں کیا مگراس کے باوجود پاکستان دشمن عناصرلوگ ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے میلادشریف کے خلاف (جان بوجھ کرملک پاکستان میں فرقہ ورایت کی وبا کو عام کرنے کے لئے) اپنی تقریروں اورتحریروں وغیرہ میں زہراگلتے ہیں جبکہ اس وقت اہل اسلام پرایک کڑاوقت ہے۔

اے کاش! یہ جو پیسہ فضول اورلغوچیزوں میں صرف کررہے ہیں یہی پیسہ کسی جگہ خدمتِ اسلام میں صرف کرلیتے۔

یہاں پرمیں اپنے ان دوست احباب واساتذہ کوفراموش نہیں کرسکتا کہ جن کی علمی وعملی تعاون کے سبب میں نے تھوڑے سے وقت اس علمی منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

میں اپنے محترم استاد شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ مفتی پیرمحمد عابدحسین رضوی کا تذکرہ نہایت ضروری سمجھتا ہوں کہ جنہوں نے اپنے کتب خانے کے دروازے میرے اس تحقیقی کام کے لئے کھول دیئے جومیرے اس تحقیقی کام کے کرنے میں نہایت معاون و مددگارثابت ہوا۔قبلہ پیرصاحب نے کُتب کےتعاون کےعلاوہ کتابوں کے حوالہ جات اورعربی عبارات کے ترجمے میں خاصی رہنمائی فرمائی۔

اس کے علاوہ کتاب کی رہنمائی کے سلسلے میں استاذ العلماء پیرطریقت حضرت علامہ محمدسرفرازاحمدسیفی نے نہایت مفیدمشورے دیئے۔جس کے باعث میں اپنے اساتذہ کانہایت شکرگزارہوں۔

ان کے علاوہ کتاب ہذا کے اشاعتی معاملات میں جن احباب نے میرے ساتھ تعاون فرمایا ان احباب اہلسنت و جماعت کو میں کسی بھی طرح نظر انداز نہیں کر سکتا جن میں جناب محترم علامہ سرفراز نعیمی صاحب مہتمم دار العلوم نعیمیہ، جناب پیرزادہ اقبال احمد فاروقی (مہتمم مکتبہ نبویہ)، حضرت علامہ احتشام الحق قادری، صاحبزادہ عرفان اللہ سیفی، پیر طریقت ڈاکٹر عمر فاروق عابدی سیفی، جناب علامہ سید عباس شاہ، پیر طریقت قاری امین عابدی سیفی، علامہ حافظ غلام فرید فریدی، علامہ منیر قادری، جناب پیر منظور حسین گیلانی، پیر طریقت جناب شبیر حسین ایڈووکیٹ، جناب رضوان ایڈووکیٹ، جناب رفاقت علی کاہلوں ایڈووکیٹ، جناب چوہدری نذیر محمد ایڈووکیٹ سابقہ صدر ہائی کورٹ بار، جناب راحت قادری، جناب شیخ عامر، جناب شاہد مقبول قادری، جناب لیاقت علی گل، محمد رضا حسین، تحسین لیاقت، عاصم لیاقت، حافظ عمر قادری رضوی، جناب عرفان، رانا ماجد اقبال عابدی سیفی، علامہ محمد یاسر عابدی سیفی، ساجد محمود چشتی گولڑوی۔

انسان خطا کا پتلا ہے لہٰذا تمام قارئین سے درخواست ہے کہ اگر کتابِ ہذا میں کسی بھی قسم کی کوئی غیر مناسب بات پائیں تو اطلاع ضرور دیں تا کہ بعد از تحقیق اگلے ایڈیشن میں اس غلطی کی تصحیح کی جاسکے۔

بندۂ عاجز بارگاہِ ایزدی میں بوسیلہ سرورِ دو عالم نورِ مجسم شفیعِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ملتجی ہے کہ اس نیک عمل پر میرا خاتمہ بالخیر بالایمان فرمائے۔ آمین۔

اور میرے والدین کریمین، بہن بھائی اور دیگر احبابِ اہلسنت کا بھی خاتمہ بالخیر بالایمان فرمائے۔ آمین۔

اور تا دمِ آخر وہابیہ (خذلھم اللہ تعالیٰ) کے شر سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین

احباب سے استدعا ہے کہ حسبِ توفیق و حسبِ موقع سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے والہانہ محبت کے اظہار میں محفلِ میلاد کا انعقاد کرتے رہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے فیوض و برکات بے پایاں ہوں گے۔

فقط

خادم اہلسنت

مدثر رضا قادری رضوی

25 ربیع الغوث 1425ھ

بمطابق 14 جون 2004ء، بروز پیر

بابِ اوّل

و اما بنعمة ربك فحدث ط

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق کہ میری نعمت کا چرچا کرو خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے تو دنیا میں سب سے بڑی اللہ کی نعمت خدا تعالیٰ کے محبوب ہیں۔

اللہ کے فضل و کرم سے اِس نعمت کے چرچے کرنا اور اللہ کے اس احسان کا شکر ادا کرنا یہ صرف اہلسنت و جماعت کے حصے میں آیا ہے اور ابلیس کے پیروکار ابلیس کے طریقے کو عرصہ دراز سے اپنا رہے ہیں کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے سب سے زیادہ نقصان ابلیس کا ہوا تھا اور اس کے چیلے قیامت تک ابلیس کی سنت کو ادا کرتے رہیں گے۔

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

اس باب میں قارئین کے لئے چند ضروری باتیں تحریر کی گئیں ہیں جو احباب غور وفکر کریں گے ان پر ضرور اور مذکورہ لوگوں کی تلبیس واضح ہو جائے گی۔

پہلے اسے پڑھئیے!

جس مولد نبوی کی طرف ہم لوگوں کو دعوت دیتے ہیں اور اس کے انعقاد پر لوگوں کو ابھارتے ہیں اس کی حقیقت سمجھنے میں بہت سے لوگ خطا کرتے ہیں اور اس کے غلط تصورات اپنے ذہنوں میں قائم کر کے لمبے چوڑے مسائل اور مباحث کی بنیاد رکھتے ہیں جس سے اپنے اوقات کو بھی ضائع کرتے ہیں اور مخاطبین کے اوقات کو بھی ضائع کرتے ہیں۔حالانکہ ان مسائل کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی کیونکہ ان کی بنیاد ہی غلط ہوتی ہے۔

مولد نبوی کے بارے میں ہم بہت کچھ لکھ چکے ہیں اور ریڈیو سے اور عام اجتماعات میں بھی اس کو بار بار بیان کر چکے ہیں جس سے ہمارے نزدیک مولد نبوی کا مفہوم خوب واضح ہو کر سامنے آ جاتا ہے۔ہم اب بھی کہتے ہیں اور پہلے بھی کہہ چکے ہیں کہ مولد نبوی کے لئے اجتماع یہ عادی امر ہے۔یہی ہمارا عقیدہ ہے۔اس کے علاوہ کوئی جو بھی تصور کرتا ہے تو وہ کرتا رہے۔کیونکہ ہر انسان اپنے عقیدہ اور اپنے حال کو زیادہ جانتا ہے دوسرے کو اس کی خبر نہیں۔

اور ہم ہر محفل واجتماع اور مناسبت سے کہتے رہتے ہیں کہ یہ اجتماع عادی چیز ہے۔اس کے بعد بھی کسی کے

اعتراض وانکار کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے لیکن بڑی مصیبت ناسمجھی ہے۔اسی وجہ سے

حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے" کہ جب میں نے کسی عالم سے مناظرہ کیا تو غالب میں آیا اور جب کسی جاہل سے کیا تو وہ مجھ پر غالب آ گیا"۔

حاصل یہ ہے کہ مولد نبوی کے لئے جمع ہونا ایک عادی چیز ہے لیکن اچھی اور نیک عادات میں سے ہے۔جس میں لوگوں کے لئے بہت سے منافع اور فوائد ہیں۔جن میں سے ہر ایک شرعاً مطلوب ہے۔انہی فاسد خیالات میں سے جو بعض لوگوں کے ذہنوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ایک یہ بھی ہے کہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم عام دنوں کو چھوڑ کر خاص اوقات میں محفل میلاد منعقد کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

حالانکہ اس مغفل کو یہ بھی علم نہیں کہ مولد نبوی کے اجتماعات تو مکہ مدینہ میں پورے سال منعقد ہوتے رہتے ہیں اور ہر خوشی کے موقع پر منعقد کرتے ہیں۔ بلکہ کوئی دن اور کوئی رات مکہ و مدینہ میں ایسی نہیں گزرتی کہ جس میں محفل میلاد نہ منعقد ہوتی ہو۔

اب خواہ کوئی جان لے یا جاہل رہے۔ کیونکہ اگر کوئی یہ کہے کہ ہم صرف ایک رات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرتے ہیں اور 365 راتیں غافل رہتے ہیں تو یہ پکا افتراء پرداز اور صریح جھوٹا ہے۔تو مولد نبوی کی یہ مجالس بفضل اللہ تعالیٰ سال کی تمام راتوں میں منعقد ہوتی ہیں۔کوئی دن اور کوئی رات ایسی نہیں ہوتی کہ کبھی یہاں اور کبھی وہاں مجالس نہ ہوتی ہوں اور ہم تو لوگوں کو کہتے ہیں کہ اس اجتماع کے واسطے صرف ایک رات مقرر کرنا اور بقیہ راتیں ترک کر دینا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بے وفائی ہے اور لوگ ہماری اس بات کو پوری رغبت و توجہ سے مانتے ہیں اور جو کوئی یہ کہے کہ محفل میلاد کے لئے صرف مدینہ منورہ کو مخصوص کرتے ہیں۔ یہ شخص یا تو واقعی جاہل ہے یا جاہل بننے کی کوشش کرتا ہے۔اس کے لئے ہم اس کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے کہ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ پاک اس کو نور بصیرت دے اور اس سے جہل کے پردے کو ہٹا دے تا کہ یہ دیکھے کہ یہ مجالس مدینہ منورہ کے ساتھ یا کسی مخصوص شب کے ساتھ اور مخصوص مہینے کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر زمانہ و مکان میں عام ہے۔

وکیف یصح فی الاذھان شئی   اذا احتاج النھار الی دلیل

ترجمہ: جب دن ہی دلیل کا محتاج ہو تو ذہن کی کوئی بات کیسے صحیح ہو سکتی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہم کسی خاص رات میں محفلِ میلاد کے مسنون ہونے کو نہیں کہتے بلکہ جو ایسا عقیدہ رکھے وہ

مبتدع ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکرِ مبارک اور آپ کے ساتھ تعلق ہر وقت اور ہر شخص کے اوپر واجب ہے۔ البتہ آپ کی ولادت کے مہینہ میں داعیہ زیادہ قوی ہوتا ہے کہ لوگ متوجہ ہوں اور اجتماع کریں اور اس شعور کو اپنے اوپر طاری کریں کہ ہر زمانہ دوسرے کے ساتھ مرتبط ہوتا ہے تو موجودہ سے ماضی کو یاد کرتے ہیں اور حاضر سے غائب کی طرف ذہن منتقل ہوتا ہے۔

اجتماعات دعوت الی اللہ کا بہت بڑا ذریعہ ہیں اور بہت سنہری قیمتی مواقع ہیں، ان کو ضائع نہ کرنا چاہیے بلکہ علماء و صلحاء پر واجب ہے کہ امت کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق و عادات وسیرت و معاملات و عبادات کی یاد دلائیں اور ان کو وعظ و نصیحت کریں اور شر و فتن و ابتداع و بلاء سے ڈرائیں اور ہم اللہ کے فضل سے ایسا ہی کرتے ہیں اور ان اجتماعات میں شریک ہوتے ہیں اور لوگوں کو بتاتے ہیں کہ ان اجتماعات سے مقصود جمع ہونا اور دکھاوا نہیں بلکہ یہ تو فلاں فلاں مقاصد حسنہ کے لئے بہترین وسائل ہیں اور جو ان اجتماعات سے کوئی دینی نفع حاصل نہیں کرتا وہ مولد نبوی کی خیر سے محروم اور نہایت بدقسمت ہے۔

خدا تعالیٰ عزوجل ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔

(محتاج دعا مدثر رضا قادری رضوی)

صدر اہلِسنت یوتھ فورس　　　فون: 0303-6438637

16 ربیع الاول 1425ھ　　　03 مئی 2004ء

باب دوم

اس باب میں سنت اور بدعت کے درمیان فرق اور بدعت کی اقسام کو قرآن و سنت اور علماء غیر مقلدین (وھابی) کی تحریروں کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

ستم ظریفی دیکھئے کہ اسلام اور میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف لٹریچر دیکھ کر مسلمان ششدر رہ جاتا ہے کہ وہ جہلا جو کفر اور اسلام میں فرق نہیں نہیں کر سکتے تھے وہ آج مصنف اور شارع اسلام بن بیٹھے۔

ایسے جہلا کو رضوی باور کراتا ہے کہ تم جب بھی اہلسنت و جماعت کے خلاف کام کرو گے تو رضوی کا قلم ضرور بالضرور تمہاری جہالتوں کی نقاب کشائی کرے گا۔ انشاءاللہ۔

کلک رضا ھے خنجرِ خونخوار برق بار
اعداء سے کھہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

بدعت کی حقیقت

آج کل اہلسنت و جماعت کے معمولات کو بعض لوگ دھڑلے سے بدعت قرار دے رہے ہیں۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کی خوشی میں اگر کوئی اہتمام کیا جاتا ہے تو گمراہ لوگ فوراً فتویٰ صادر کرتے ہیں............ بدعت۔

اگر فوت شدگان کے لئے ایصالِ ثواب کی محفل منعقد کر دی جائے تو فوراً فتویٰ آ دھمکتا ہے............ بدعت

اذان سے پہلے یا بعد اگر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنتِ مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں خاص تعظیمی الفاظ سے تعریف کرتے ہیں تو فوراً فتویٰ آ دھمکتا ہے............ بدعت

مجھ کو تو معلوم ہوتا ہے کہ شاید وہابیوں نے سنت کا نام بدعت اور بدعت کا نام سنت رکھ لیا ہے۔ چنانچہ میں نے یہی مناسب سمجھا ہے کہ عوام اہلسنت کی خدمت میں بدعت کا صحیح مفہوم پیش کر دیا جائے تا کہ فرقہ وہابیہ کی دھوکہ دہی آپ تمام حضرات پر واضح ہو جائے۔ اس سلسلے میں بندہ اپنے دلائل کو تین پہلو میں تقسیم کرتے ہوئے پیش کرتا ہے۔

پہلا پہلو:

بدعت کا شرعی معنیٰ ''نئی چیز'' کرنا غلط ہے۔

دوسرا پہلو:

ہر چیز اصل میں مباح ہے۔

تیسرا پہلو:

بدعت کی حقیقت۔

پہلا پہلو

یہ درست ہے کہ لغت میں ''نئی چیز'' کو بدعت کہتے ہیں۔لیکن شریعت میں جس بدعت کو گمراہی قرار دیا گیا ہے وہ اور چیز ہے۔گمراہ لوگ کہا کرتے ہیں کہ بدعت وہ چیز ہے جو نہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہو نہ ہی خلفاءِ راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقدس زمانہ میں۔

اگر یہ بات تسلیم کر لی جائے تو میں پوچھتا ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کوکا کولا کی کتنی بوتلیں نوش فرمائی تھیں؟ صحابہ کرام نے؟

سیون اپ،مرنڈا،فانٹا،روح افزاء،چائے وغیرہ متعدد چیزوں کو بھی بدعت کہنا پڑے گا۔کیونکہ یہ چیزیں نہ تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری زمانہ اطہر میں تھیں اور نہ ہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقدس زمانہ میں۔

دھوکہ دھی کی نشاندھی:

منکر لوگ ہماری یہ بات سن کر فوراً پینترا بدل لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ:

''کھانے پینے کی اشیاء کا تعلق بدعت سے ہرگز نہیں ہوتا بلکہ وہ نئی چیز جس کو ثواب سمجھ کر کیا جائے اسے بدعت کہتے ہیں''۔(میلا د النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام صفحہ نمبر 28)

اس کے جواب میں تین چیزیں پیش خدمت ہیں۔

(ا) بدعت کی مذکورہ تعریف ثواب سمجھ کر کی گئی ہے یا نہیں؟............اگر ثواب سمجھ کر یہ تعریف کی گئی ہے تو کیا بدعت کا یہ معنی اور یہ تعریف نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بیان فرمائی ہے یا نہیں؟ اگر مذکورہ تعریف صحابہ کرام یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہو تو میاں جی حوالہ دو۔

اور اگر نہیں تو آپ کی مذکورہ تعریف جو آپ نے اپنی کتاب میں کی آپ ہی کے اس اصول کے تحت ''بدعت'' قرار پائے گی۔لہٰذا وہابی میاں بدعتی آپ خود ہوئے۔

(۲) دین کا تعلق صرف نماز، روزہ ہی سے نہیں بلکہ کھانے پینے کی اشیاء سے لے کر زندگی کے ہر شعبہ سے ہے اگر دین کا تعلق کھانے پینے کی اشیاء سے نہ ہوتا تو بعض چیزوں کو حرام اور باقی کو حلال نہ قرار دیا جاتا۔ دائیں ہاتھ سے کھانے پینے، بیٹھ کر کھانے اور تین سانس میں پانی پینے کی تلقین نہ ہوتی۔

(۳) اگر دین میں کسی چیز کا نام بدعت ہے تو آیئے مندرجہ ذیل حقائق پر غور فرمایئے۔

(۱) دین کا سب سے بڑا ماخذ قرآن حکیم ہے۔ اس میں اعراب نہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے لگائے تھے نہ ہی صحابہ کرام نے بلکہ مصحف شریف پر اعراب حجاج بن یوسف نے لکھوائے تھے۔

(۲) مساجد کے مینار نہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بنوائے نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

(۳) دینی مدارس کی موجودہ شکل (مخصوص نصاب تعلیم، معین اسباق کا معین پیریڈوں میں پڑھنا، سہ ماہی، ششماہی سالانہ امتحانات وغیرہ وغیرہ) نہ تو عہد نبوی میں موجود تھی نہ ہی عہد صحابہ میں۔

(۴) اگر ہر نیا کام بدعت ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ ہرگز نہ فرماتے۔

من سن فی الاسلام سنة حسنة فعمل بها بعده کتب له مثل اجر من عمل بها ولا ینقص من اجورھم شئی۔ ومن سن فی الاسلام سنة سیئة فعمل بها بعده کتب علیه مثل وزر من عمل بها ولا ینقص من اوزارھم شئی۔ **(صحیح مسلم شریف)**

ترجمہ: جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا پھر اس طریقہ پر اس کے بعد عمل بھی کیا گیا تو جتنا اجر اس طریقہ پر عمل کرنے والے کو ملے گا اتنا ہی اجر طریقہ ایجاد کرنے والے کو بھی ملے گا اور عمل کرنے والوں کے اجر میں سے ذرہ برابر بھی کمی نہ کی جائے گی۔

اور جس شخص نے اسلام میں کوئی بُرا طریقہ ایجاد کیا پھر اس کے بعد اس بُرے طریقہ پر عمل بھی کیا گیا تو جتنا گناہ عمل کرنے والے کو ملے گا اتنا ہی گناہ طریقہ ایجاد کرنے والے کو بھی ملے گا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں ذرہ بھی کمی نہ کی جائے گی۔

(۵) اگر ہر نیا کام بدعت ہوتا تو محدثین کرام بدعت کی مندرجہ ذیل پانچ قسمیں بیان نہ فرماتے۔

(۱) بدعت واجبہ (۲) بدعت محرمہ (۳) بدعت مندوبہ

(۴) بدعت مباحہ (۵) بدعت مکروحہ

وھابی میاں کی جہالت نمبر 1

ایک وھابی محدث علامہ وحید الزمان کا اقرار:

بدعت کی تقسیم کے بارے میں وہابی میاں کو ہم ان کے گھر سے بدعت کی اقسام بتا دیتے ہیں تا کہ یہ بات واضح ہو جائے کہ ''مصنف میلاد النبی اور اسلام'' کو اپنے بزرگوں کی تعلیمات کا بھی علم نہیں وہابیوں کے امام وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں۔

اما البدعة اللغوية فهي تنقسم الى مباحة ومكروهة وحسنة وسيّة

''بہرحال بدعت لغوی پہ تقسیم ہوتی ہے۔مباحۃ،مکروحۃ،حسنۃ اور سیئۃ کی طرف۔ (ھدیۃ المھدی ص 117)

اگر ہر نیا کام بدعت سیّہ ہوتا تو کوئی نیا کام نہ مباح ہوتا اور نہ ہی اچھا۔

(۷) یہی علامہ وحید الزمان علامہ ابن اثیر کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

''بدعت دو قسم کی ہے۔ایک بدعت ضلالت جس کو سیّہ بھی کہتے ہیں۔دوسری بدعت ہدایت جس کو بدعت حسنہ بھی کہتے ہیں۔جو بدعت اللہ اور رسول کے احکام کے خلاف میں ہو وہی بدعت ضلالت اور سیّہ ہے اور جو بدعت اللہ اور رسول کے احکام کے موافق ہو گو اس کی کوئی مثال پہلے سے نہ ہو مثلاً سخاوت کی نئی شکلیں یا عمدہ اور بہتر کاموں کی نئی صورتیں (جیسے کوئی یتیم خانہ یا بیوہ گھر یا بیت المساکین یا بیت المعذورین یا کتب خانہ یا قرض حسنہ کا بینک یا مدرسہ صنعت وحرفت وتجارت وزراعت وعلوم دینیہ یا مدرسہ تعلیم طب وعلاج ادویہ قائم کرے) وہ بدعت حسنہ ہے اور اس پر ثواب کی امید ہے بدلیل دوسری حدیث کے۔

من سن سنة حسنة كان له اجرها واجر من عمل بها ومن سن سنة سيئة كان عليه وزرها ووزرمن عمل بها۔

اور حضرت عمر نے جو تراویح کو بدعت فرمایا وہ اسی معنی میں ہے یعنی بدعت حسنہ ہے کیونکہ افعال خیر میں داخل ہے اور اللہ اور رسول کے احکام کے موافق ہے اور بدعت اس کو اس لئے کہا کہ آنحضرت نے تراویح اس انتظام کے ساتھ نہیں پڑھی تھی جو انتظام حضرت عمر نے کیا تھا بلکہ کئی راتیں پڑھ کر اس کو چھوڑ دیا تھا۔ابوبکر صدیق کے زمانہ میں بھی ایسا ہی رہا حضرت عمر نے اپنے زمانہ میں سب لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کیا اور روزانہ تراویح پڑھنے کیلئے رغبت دلائی اس لئے اس کو بدعت کہا۔فی الحقیقت وہ سنت ہے۔کیونکہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين من بعدی

اور فرمایا۔

اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر و کل بدعة ضلالة۔

اس سے یہی مراد ہے کہ جو بدعت سیّہ ہو اور مخالف اصول شرع ہو وہ گمراہی ہے تمام ہوا کالم ابن اثیر کا۔

(لغات الحدیث و کتاب "ب" ج ط ص ۴ ۔ ۵)

لہٰذا مسلم شریف کی حدیث پاک کو بیان کر کے وہابی میاں نے جو عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کی تھی ان کی اس جہالت کے پردے کو خود ہی انہی کے علامہ صاحب نے چاک کر دیا۔

دوسرا پہلو

ہر چیز اصل میں مباح ہے۔

جن چیزوں کے متعلق شریعت مطہرہ نے حکم دیا ہے یا ترغیب دی ہے وہ فرض، واجب، سنت اور مستحب (علی حسب الحکم) قرار پا گئیں۔

جن چیزوں کے متعلق شریعت مطہرہ نے ممانعت فرمائی ہے یا ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے وہ حرام، مکروہ تحریمی، مکروہ تنزیہی اور اساءت (علی حسب الحکم) قرار پا گئیں اور جن چیزوں کے متعلق شریعت مطہرہ نے سکوت فرمایا یعنی یہ حکم و ترغیب نہ ہی ممانعت و ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا وہ سب چیزیں بلاشبہ جائز، مباح ہیں۔ چند دلائل ملاحظہ ہوں۔

(۱) یا ایها الذین امنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم۔ وان تسئلوا عنها حین ینزل القرآن تبدلکم۔ عفا الله عنها۔ والله غفور حلیم۔ (سکتۃ 7 المائدہ 101)

ترجمہ: اے ایمان والو! مت پوچھا کرو ایسی باتیں کہ اگر ظاہر کی جائیں تمہارے لئے تو بُری لگیں تمہیں اور اگر پوچھو گے ان کے متعلق جب کہ اتر رہا ہے قرآن تو ظاہر کر دی جائیں گی تمہارے لئے معاف کر دیا ہے اللہ نے ان کو اور اللہ بہت بخشنے والا بڑے علم والا ہے۔ (جمال القرآن)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جب تک وحی نازل نہ ہو تو نہ کوئی چیز لازم ہوتی ہے نہ ہی کوئی چیز منع۔

لہٰذا منکرینِ محفل میلاد نے آج تک کوئی ایک ایسی آیت پیش نہیں کی کہ جس سے ثابت ہو کہ محفلِ میلاد منع ہے یا حرام، بدعت وغیرہ۔

آج جولوگ میلاد شریف، ایصال ثواب، اذان کے قبل یا بعد درود شریف، جنازہ کے بعد دعاء وغیرہ معمولات اہل سنت کو حرام اور ناجائز کہتے ہیں ان کو سوچنا چاہیے کہ کیا اللہ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سے کسی چیز کو حرام قرار دیا ہے۔ اگر ان میں سے کسی چیز کو حرام قرار دیا گیا ہے تو برائے مہربانی ہمیں وہ آیت یا حدیث بتادی جائے۔ایسی صورت میں خدا کی قسم ہم ہر منع کردہ چیز کو ترک کردیں گے۔لیکن اگر کوئی ایسی آیت یا حدیث نہ مل سکے جس میں مذکورہ بالا چیزوں کو حرام قرار دیا گیا ہو تو ان کو فتویٰ بازی سے رک جانا چاہیے کیونکہ اشیاء کو حرام قرار دینے کے اختیارات اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا نہیں فرمائے۔

تیسرا پھلو

بدعت کی حقیقت:

جس طرح شرک بہت بڑا گناہ ہے اسی طرح بدعت بھی بہت بُری چیز ہے۔جس طرح مشرک کے تمام اعمال اکارت جاتے ہیں اسی طرح بدعتی کی بھی کوئی نیکی اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا ہے۔

مندرجہ بالا حقائق کے پیش نظر ہر مسلمان کو شرک اور بدعت سے ہر صورت بچنا چاہیے کیونکہ نجات ہر صورت کتاب وسنت سے وابستگی ہی میں ہے۔

جس طرح شرک اور بدعت سے بچنا ضروری ہے اسی طرح کسی مسلمان کو مشرک اور بدعتی کہنے سے بھی پرہیز کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ فتویٰ معمولی فتوی نہیں ہے۔آخر کار اس کا جواب بھی روز قیامت اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دینا پڑے گا۔

یہ بات پہلے بیان ہوچکی ہے کہ شریعت مطہرہ نے ''ہر نئی چیز'' کو ہرگز گمراہی قرار نہیں دیا ہے۔سوچنے کی بات ہے کہ دین اسلام صرف چند صدیوں تک کے لئے ہی قابل عمل نہیں یہ تو قیامت تک کے لئے قابل عمل ہے اور یہ بات بھی بالکل ظاہر ہے کہ قیامت تک ہزاروں، لاکھوں نئی چیزیں ایجاد ہوں گی اسلام کی تبلیغ کے لئے بھی اور اسلام کی شان وشوکت کے اظہار کے لئے بھی زمانہ کے تقاضوں کے مطابق نئے نئے طریقے ایجاد ہوتے رہیں گے۔اگر ان سب چیزوں کو ''بدعت'' قرار دے دیا جائے تو اسلام کا دامن بالکل تنگ ہوکر رہ جائے گا۔

اب آیئے آپ کو ''بدعت'' کی ایک نہایت آسان پہچان بتاؤں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

جب کوئی قوم بدعت ایجاد کرتی ہے تو اسی کی مثل سنت ختم ہو جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

یعنی بدعت وہ ہے جس کے اختیار کرنے سے سنت بدل جائے۔ اگر کسی عمل سے سنت نہیں بدلتی تو وہ عمل بدعت نہیں کہلائے گا۔

شریعت مطہرہ میں اصل یہ ہے کہ کسی زمانہ میں بھی کوئی چیز ایجاد ہوا گر وہ قرآن وحدیث اجماع کے کسی حکم کے خلاف ہے تو یقیناً مردُود ورنہ مقبول۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

من سن فی الاسلام سنة حسنةً فلهٗ اجرها واجر من عمل بهاط

ترجمہ: جو اسلام میں اچھی راہ نکالے اس کے لئے اس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اُس پر عمل کریں ان سب کا ثواب بھی اس کو ملے گا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کسی زمانہ کی تخصیص نہ فرمائی بلکہ قیامت تک کے لئے یہ قانون مقرر فرمادیا حضرت عبداللہ بن مسعود صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

ماراٰهُ المسلمون حسنا فهو عند الله حسن۔

ترجمہ: جس چیز کو مسلمان نیک اعتقاد کریں وہ اللہ کے نزدیک نیک ہے۔

دیکھئے اس میں بھی کسی زمانہ کی تخصیص نہیں۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:۔

ما احدث مما یخالف الکتاب او السنة او الاثر او الا جماع فهو ضلالة وما احدث من الخیر ممالا یخالف شئیاً من ذلك فلیس بمذ موم o

ترجمہ: وہ نئی بات جو مخالف ہو قرآن وحدیث وآثار صحابہ واجماع کے وہ گمراہی ہے اور وہ نئی بات جو مخالف نہ ہو کتاب وسنت واجماع کے وہ بری نہیں۔

پس مطلقاً یہ حکم لگا دینا کہ یہ بدعت ہے اور قابل ترک ہے کیونکر صحیح ہوسکتا ہے جبکہ بدعت کی ایک قسم وہ بھی ہے جس کو کیا جاسکتا ہے اور کوئی گناہ نہیں حضور نے فرمایا:۔

من ابتدع بدعةً ضلالةً

حضور نے بدعت کے ساتھ ضلالت کی قید ذکر فرما کر اس کا منہ بند فرمادیا جو ہر بدعت کو ضلالت سمجھتا ہے۔ ملاعلی

قاری اسی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

قید بن لاخراج البدعة الحسنة۔

یعنی ضلالت کی قید بدعت حسنہ کے نکالنے کے لئے لگائی گئی۔

مولوی عبدالحئ فرنگی محلی مجموعہ فتاویٰ میں فرماتے ہیں اور یہ ضروری نہیں کہ ہر بدعت مذموم ہو بلکہ بعض واجب ہیں بعض حرام، بعض مکروہ اور بعض مباح اور حدیث کل بدعة ضلالة عام مخصوص منہ بعض ہے جیسا کہ علامہ نووی و علامہ قاری رحمتہ اللہ علیہ نے تصریح فرمائی ہے۔ علامہ ابوشامہ کتاب الباعث علی انکار البدع والحوادث میں فرماتے ہیں:۔

فالبدعة الحسنة متفق علیٰ جواز فعلها والاستحباب بها ورجاء الثواب لمن حسنت نیته فیها۔

ترجمہ: بدعت حسنہ کے جواز اور مستحب ہونے اور نیک نیت کو اس کی وجہ سے ثواب ملنے پر اتفاق اور اجماع ہے۔ صاحب سیرت شامی فرماتے ہیں۔

لان البدعة لم ینحصر فی المکروہ والتحریم بل قدیکون ایضاً مباحةً ومندوبة وواجبة قال النووی البدعة فی الشرع مالم یکن فی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم وهی منفسمة الی حسنةٍ وقبیحةٍ۔

یعنی بدعت صرف مکروہ وحرام ہی نہیں ہوتی بلکہ کبھی مباح اور مستحب اور واجب بھی ہوتی ہے۔ علامہ نووی نے فرمایا بدعت شریعت میں اس چیز کو کہتے ہیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں نہ ہوئی ہو اور وہ دو قسم کی ہے بدعت حسنہ اور بدعت قبیحہ۔

دور کیوں جایئے! پیشوائے علمائے دیوبند مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی سے سوال کیا گیا کہ کسی مصیبت کے وقت بخاری شریف کا ختم کرنا قرون ثلاثہ سے ثابت ہے یا نہیں اور بدعت ہے یا نہیں تو جواب دیا کہ قرون ثلاثہ میں بخاری تالیف نہیں ہوئی تھی مگر اس کا ختم درست ہے کہ ذکر خیر کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔ اس کی اصل شرح سے ثابت ہے بدعت نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

غور کرنے کا مقام ہے کہ ختم بخاری زمانہ ہذا کی مروجہ چیز ہے مگر جائز۔ قرون ثلاثہ میں نہیں ہے مگر جائز۔ اس کی اصل ثابت کہ ذکر خیر ہے اس لئے بدعت نہیں اور جائز۔

پھر مجلس میلا دشریف کیا ہے؟ کیا یہ ذکر خیر نہیں ۔ختم بخاری سے کم ہے۔اس کی اصل شرح سے ثابت نہیں، جو بُری بدعت ہو جائے اگر صرف مروجہ ہونے کی بنا پر محفلِ میلا د نا جائز ہے تو ختم بخاری بھی نا جائز ہے اور مولوی رشید احمد صاحب کا فتویٰ مردود ہے۔

اب ملاحظہ فرمایئے مجلس میلا دشریف کے متعلق خصوصی اقوال:۔

(۱) تفسیر رُوح البیان میں ہے:۔

ومن تعظیم عمل المولد اذالم یکن فیه منکر قال الامام السیوطی یستحب لنا اظهار الشکر بمولده علیه السلام وقد قال ابن الحجر الهیتمی ان البدعة الحسنة متفق علی ندبها وعمل المولد واجتماع الناس له کذلك بدعة حسنة قال السخاوی لم یفعله احد من القرون الثلاثة وانما حدث بعد ثم لازال اهل الاسلام من سائرالا قطارو المدن الکبار یفعلون المولد ویصدقون فی لیالیه بانواع الصدقات ویعتنون بقرأة المولد الکریم ویظهر علیهم من برکاتهٖ کل فضل عظیم ط

ترجمہ: حضور کی تعظیم ہے میلا دشریف کرنا جبکہ کوئی منکر شرعی (ڈھول تماشہ ناچ وغیرہ) نہ ہو۔علامہ سیوطی نے فرمایا مستحب ہے کہ ہم حضور کی پیدائش کے شکریہ کو ظاہر کریں۔علامہ ابن حجر نے فرمایا کہ بدعت حسنہ کے مندوب ہونے پر اجماع ہے محفل میلا دشریف اور سامعین کا اجتماع بھی ایسی ہی بدعت حسنہ ہے۔

لہٰذا ''مصنف عید میلا د النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام'' کے بدعت پر جاہلانہ اعتراضات کا جواب مکمل ختم ہوا اور موصوف کے تمام جاہلانہ اعتراضات دفع ہو گئے۔اگر کسی مسئلہ پر مزید روشنی کی ضرورت ہوئی تو اس کو اگلے ایڈیشن میں انشاءاللہ شائع کر دیا جائے گا۔

باب سوم

(۱) اس باب میں حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کا تذکرہ قرآن پاک کی جن آیاتِ مبارکہ میں مذکور ہے اجمالاً ذکر کیا جائے گا۔

(۲) اس باب میں بارہ ربیع الاول کی نسبت سے بارہ آیات پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو مزید آیاتِ مبارکہ کو اگلے ایڈیشن میں شامل کر دیا جائے گا۔

(۳) اس باب میں منکرینِ میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد پر اعتراضات کے مدلل جوابات اور منکرینِ میلاد کی جہالتوں پر روشنی ڈالی جائے گی۔

میلاد النبی علیہ السلام قرآنِ پاک میں

یہ بات مسلّم ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل اور اس کی رحمت ہے۔ سورۂ احزاب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل مبارکہ شاہد، نذیر و بشیر، داعی اور سراجِ منیر ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

آیت نمبر1.

بشر المومنین بان لهم من الله فضلا كبيرا۔

ترجمہ: مومنو کو بشارت ہو کہ (آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات تم پر) اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل ہے۔

(الاحزاب)

دوسرے مقام پر سراپا رحمت قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

آیت نمبر2.

وما ارسلناك الا رحمة للعالمين۔

ترجمہ: (اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ہم نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔ (الانبیاء)

اللہ تعالیٰ نے فضل و رحمت کے حصول پر خوشی اور جشن منانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

آیت نمبر3.

قل بفضل الله وبرحمته فبذالك فليفرحوا ط هوخير مما يجمعون

مفہوم : اے نبی مکرم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ان سے فرمادیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت پر خوشی منایا کرو۔ یہ (خوشی منانا) اس مال سے بہتر ہے جو تم جمع کر کے رکھتے ہو۔ (القرآن)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد پر خوشی اور جشن کرنا عین منشاء خداوندی ہے۔ اور اسی طرح حدیثِ مبارکہ میں یوم میلاد پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کی تلقین خود رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمائی ہے کیونکہ آپ ہر پیر کو روزہ رکھا کرتے تھے جب حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس روزہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

فیہ ولدت وفیہ انزل۔ (مسلم شریف)

ترجمہ : میری اسی میں ولادت ہوئی اور اسی روز مجھ پر اللہ کا کلام نازل ہوا۔

میلاد پر خوشی کا اظہار کرنے پر اللہ تعالیٰ کا فضل وانعام ہوتا ہے اس پر درج ذیل واقعہ ملاحظہ ہو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک چچا کا نام ابولہب تھا اس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حد درجہ مخالفت کی حتیٰ کہ قرآن حکیم میں اس کی مذمت میں ایک سورت نازل ہوئی۔

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادتِ مبارکہ ہوئی اور اس کو اس کی لونڈی ثویبہ نے اطلاع دی کہ تیرے بھائی عبداللہ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے تو اس نے فقط اس خوشی میں کہ بھتیجا پیدا ہوا ہے، لونڈی کو آزاد کر دیا۔

بخاری شریف میں ہے۔

فلما مات ابولهب اريه بعض اهله بشر حيبة قال لهٗ ماذا لقيت قال ابولهب لم الق بعدكم غير انى سقيت فى هذه لعتاقتى ثويبة۔ (البخاری)

ترجمہ : ابولہب کے مرنے کے بعد اہل خانہ میں سے بعض لوگوں نے اسے خواب میں بُری حالت میں دیکھا اور اس سے پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے کہا یہاں میں سخت عذاب میں مبتلا ہوں کبھی اس سے راحت نہیں ہوتی۔ ہاں تھوڑا سا سیراب کیا جاتا ہوں اس لئے کہ میں نے (حضور کی ولادت کی خوشی میں) ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا۔

اسی واقعہ کو عظیم محدث حافظ ابنِ حجر عسقلانی امام سہیلی کے حوالے سے یوں لکھتے ہیں۔

ان العباس قال لمامات ابو لهب رايتهٗ فى منامى بعد حول فى شر حال فقال مالقيت بعدكم

راحة الاان العذاب یخفف عنی کل یوم اثنین۔

ترجمہ: حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ابولہب مرگیا تو میں نے اس کو ایک سال بعد خواب میں بہت بُرے حال میں دیکھا اور یہ کہتے ہوئے پایا کہ تمہاری جدائی کے بعد آرام نصیب نہیں ہوا بلکہ سخت عذاب میں گرفتار ہوں لیکن پیر کا دن آتا ہے تو میرے عذاب میں تخفیف کردی جاتی ہے۔(فتح الباری)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اسی روایت کا تذکرہ کرنے کے بعد رقمطراز ہیں۔

"در اینجا سند است مراهل موالیدراکه درشبِ میلاد آں حضرت صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم سرور کنند و بذل اموال نمانید یعنی ابولهب که کافر بود قرآن بمذمت وے نازل شده چوں بسرور میلاد آں حضرت وبذل شیر جاریه وے بجهت آں حضرت جزا داده شده تاحال مسلمان که مملواست بمحبت و سرور وبذل مال دردلے چه باشد ولیکن بایدکه از بد عتها که عوام احداث کرده انداز تغنی وآلات محرمه و منکرات خالی باشد تا موجب حرماں از طریقه اتباع نگردد"۔ (مدارج النبوت)

ترجمہ: یہ روایت موقعۂ میلاد پرخوشی اور مال صدقہ کرنے والوں کے لئے دلیل اور سند ہے۔

ابولہب جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا جب وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کی خوشی میں لونڈی آزاد کر کے عذاب میں تخفیف حاصل کرلیتا ہے تو کیا مقام ہوگا اس مسلمان کا کہ جس کے دل میں محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم موجزن ہو اور ایسے موقعہ پر خوشی کا اظہار کرے ہاں بدعات مثلاً رقص، غیر اسلامی اعمال وغیرہ سے اجتناب ضروری ہے کیونکہ اس کے ذریعے میلاد کی برکات سے انسان محروم ہوجاتا ہے۔(الحمدللہ یہی عقیدہ اہلسنت و جماعت کا ہے)۔

امام القراء الحافظ شمس الدین ابن الجزری اپنی تصنیف عرف التعریف بالمولد الشریف میں لکھتے ہیں۔

فاذا کان ابولهب الکافر الذی نزل القرآن بذمه جوزی فی النار بفرحه لیلة مولدالنبی صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم ۔ فما حال المسلم الموحد من امة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم بنشر مولده وبذل ماتصل الیه قدرة فی محبته۔ لعمری انما یکون جزاءً من الله الکریم ان یدخله بفضله جنات النعیم۔

ترجمہ: جب وہ دشمنِ خدا ابولہب جس کی مذمت میں قرآن کی سورت نازل ہوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی میلاد کی رات خوشی کرنے پر اس کے عذاب میں کمی کردی جاتی ہے تو وہ مسلمان جو کہ آپ کا عاشق ہے میلاد کی خوشی سے کیا مقام پائے گا؟ خدا کی قسم میرے نزدیک اللہ کریم ایسے مسلمان کو اپنے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی میں جنت النعیم عطا فرمائے گا۔

الحمدللہ یہی عقیدہ اہلسنت وجماعت کا ہے۔

حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین الدمشقی ''مولدالصادی فی مولدالہادی'' میں فرماتے ہیں۔

قد صح ان ابالھب یخفف عنه عذاب النار فی مثل یوم الاثنین باعتاقهٖ ثویبة مسرورا بمیلاد النبی صلی الله تعالیٰ علیه و آله وسلم ۔ ثم انشد۔

ترجمہ: یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ میلاد کی خوشی میں ثویبہ کے آزاد کرنے پر ابولہب کے عذاب میں اللہ تعالیٰ نے کمی دی اور اس کے بعد انہوں نے یہ شعر پڑھے۔

اذا کان هذا کافرا جاء ذمه — وتبت یداه فی الجحیم مخلدا

اتی انهٗ فی یوم الاثنین دائما — یخفف عنه للسرور باحمدا

فما الظن بالعبد الذی کان عمرهٗ — باحمد مسرورا ومات مواحداً

''جب ابولہب جیسا کافر ومشرک جس کے بارے قرآن میں مذمت نازل ہوئی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کا مستحق قرار دیا گیا، کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میلاد پر خوشی کرنے کی بنا پر سوموار کو عذاب میں تخفیف کردی جاتی ہے تو کتنا خوش قسمت ہوگا وہ مسلمان جس کی زندگی میلاد کی خوشیوں میں بسر ہو جائے''۔

مولوی عبدالحئ لکھنوی لکھتے ہیں۔

پس جب ابولہب جیسے کافر پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی تو جو کوئی امتی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی کرے اور اپنی مقدرت کے موافق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں خرچ کرے کیونکر اعلیٰ مرتبہ کو نہ پہنچے گا۔ (فتاویٰ عبدالحئ)

مفتی رشید احمد لدھیانوی احسن الفتاویٰ میں استدلال کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

''جب ابولہب جیسے بدبخت کافر کے لئے میلاد النبی کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگی تو جو کوئی اُمتی

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی کرے اور حسب وسعت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں خرچ کرے تو کیونکر اعلیٰ مراتب حاصل نہ کرے گا''۔

ان تمام محدثین اور علماء کا ثویبہ کے واقعہ سے استدلال کرنا اس کی صحت پر بھی دلالت کرتا ہے اور منکرِ میلاد کا یہ کہنا کہ اس وقت حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کافر تھے (ص49) پرصرف اور صرف دھوکہ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عداوت کا نتیجہ ہے ورنہ تقریباً تمام محدثین کرام نے میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلے میں اسی حدیث سے استدلال کیا ہے۔

اور وہابی میاں کا یہ کہنا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبول اسلام کے بعد میلاد نہیں منایا لہٰذا اس حدیث سے میلاد ثابت کرنا غلط ہے''ص 49 میلاد النبی اور اسلام۔

(۱) تو میں کہتا ہوں کہ یہ بھی میاں جی کا ایک ڈھکوسلہ ہے اور قصوری میاں کی جہالت ہے کیونکہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام قبول کرنے کے بعد اس واقعہ کا انکار نہ کرنا ہی تو میلاد منانے کی اصل ہے۔

(۲) اور اسی واقعہ نے تو ان کو کفر کے اندھیروں سے نکال کر اسلام کی روشنی میں آنے میں مدد دی۔

چند سال قبل غیر مقلدین وہابیوں نے سعودی عرب کی امداد سے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے لڑکے عبداللہ کی کتاب ''مختصر سیر الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم'' (مکتبہ سلفیہ لاہور) نے شائع کی ہے۔ آں جناب ولادت مصطفیٰ کی خوشی میں ثویبہ کی آزادی اور ابولہب کے تخفیفِ عذاب والے مشہور واقع کے ذیل میں لکھتے ہیں:

جب ابولہب جیسے کافر کا یہ حال ہے جس کے بارے میں قرآن پاک میں مذمت نازل ہوئی کہ اس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد کی خوشی کرنے پر جزا (عذاب سے تخفیف دی جاتی ہے تو اس توحید کے ماننے والے مسلمان امتی کا کیا حال ہوگا جو آپ ﷺ کی میلاد کی خوشی منائے)

(مختصر سيرت الرسول مكتبه سلفيه لاهور ص 19)

اب کیا فرماتے ہیں مفتیانِ دیوبند و اساطینِ اہلحدیث اپنے بابائے مذہب کے لختِ جگر کے بارے میں؟؟؟

وہابیو! اگر تم واقعی حق کو بیان کرتے ہو تو اب لگاؤ فتویٰ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے لڑکے عبداللہ پر کہ وہ بھی میلاد مصطفیٰ منانے کی تعلیم دینے کی وجہ سے بدعتی اور مشرکِ اعظم ہو گیا ہے۔ اور اس جرم میں صرف عبداللہ ہی نہیں بلکہ عبداللہ کی کتاب چھپوانے اور چھاپنے والے بھی مکمل طور پر اُس کے اِس جرم میں شامل ہیں لہٰذا حکومتِ سعودیہ پر بھی

بدعتی اور مشرک ہونے کا فتویٰ شائع کرو۔

اور مکتبہ سلفیہ والوں کو بھی اس فتویٰ میں شامل کرو۔ کیونکہ ان سب نے مل کر میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم منانے کی ترغیب دی ہے جو کہ تمہارے نزدیک بدعت اور شرک وغیرہ ہے۔ وہابی میاں ہم تمہاری اس حق گوئی و بیباکی کا انتظار کریں گے۔

وھابی میاں کی جھالت نمبر 2

منکر میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی کتاب ''میلاد النبی اور اسلام'' ص 49 پر لکھتا ہے کہ:

''کافر کو مرنے کے بعد اس کے اچھے اعمال کی جزا نہیں ملتی''

اس کا جواب محدثین کرام نے یہ دیا ہے کہ کافر کا وہ عمل جس کا تعلق رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہے وہ رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ اس پر اسے اجر و ثواب ملے گا۔ جیسے ابو طالب نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی بقول بعض علماء کہ وہ حالتِ کفر میں فوت ہوئے۔ جب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا۔

یارسول اللہ ھل نفعت ابا طالب بشئی فانہ کان یحوطک و یغضب لک۔(مسلم شریف)

ترجمہ: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ کی خدمت کے صلہ میں ابو طالب کو کچھ نفع ہوا کیونکہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنی ذات پر لوگوں کے ظلم سہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

نعم ھو فی ضحضاح من نار ولولا انا لکان فی الدرک الاسفل۔

ہاں اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتے چونکہ انہوں نے میری خدمت کی ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کے صلہ میں اب ان کے عذاب میں اتنی زیادہ تخفیف فرمادی ہے کہ ان کے فقط پاؤں کو تکلیف پہنچتی ہے۔

(مسلم شریف)

محدثین کی تصریحات ملاحظہ ہوں

امام کرمانی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

العمل الصالح والخیر الذی یتعلق بالرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مخصوصاً من ذالک کما ان ابا طالب ایضا ینتفع بتخفیف العذاب۔(الکرمانی شرح بخاری)

ترجمہ: کافر کا وہ عمل اور بھلائی جس کا تعلق اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو اس پر کافر

کو اجر وثواب دیا جاتا ہے جیسے کہ ابو طالب کے عذاب میں کمی اسی لئے ہوئی کہ انہوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی تھی۔

امام بدرالدین عینی فوائد ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

مایتعلق بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم مخصوص من ذلک بدلیل قِصة ابی طالب حیث خفف عنہ فنقل من الغمرات الی ضحضاح۔ (عمدۃ القاری)

وہ اعمال جن کا تعلق ذاتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہو اس کے ذریعے کافر کے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے جیسے ابو طالب کو آپ کی خدمت کے صلہ میں جہنم کے سخت عذاب سے چھٹکارا ملا۔

مشہور مفسرِ قرآن امام قرطبی فرماتے ہیں:

ھذا التخفیف خاص بھذا وبمن ورد النص۔ (بحوالہ عمدۃ القاری)

جب نص صحیح (روایت ابی طالب) میں آ چکا ہے کہ کافر کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کے صلہ میں اجر ملتا ہے تو ایسے مقام پر اسے مانا جائے گا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رقمطراز ہیں:

وتتمۃ ھذا ان یقع التفضل المذکور اکراماً لمن وقع من الکافر البرلہٗ ونحو ذلک۔(فتح الباری)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس ہستی کے اکرام کی خاطر فضل فرما دیتا ہے جس کے لئے کافر وہ عمل کرتا ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ یہ نہیں دیکھتا کہ عمل کرنے والا کون ہے بلکہ وہ یہ دیکھتا ہے کہ عمل کس کے لئے کیا ہے۔ عمل کرنے والا کافر ابولہب تھا اس سے اسے غرض ہی نہیں اس کی تو ساری شفقتیں اپنے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے ہیں۔

مولوی احمد علی محدث سہارنپوری لکھتے ہیں:

ھذا خاص اکراما للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کما خفف عن ابی طالب بسببہ۔(حاشیہ بخاری شریف)

ترجمہ: ابو طالب کے عذاب میں تخفیف صرف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اکرام کی خاطر ہے۔

وھابی میاں کی جہالت نمبر 3

مصنف ''میلاد النبی اوراسلام'' کا اقرار

وہابی میاں لکھتے ہیں کہ ''اگر میلاد النبی سے مقصد اظہار شکر ہے تو اسی طرح کیا جائے کہ جیسا رسولِ پاک نے کیا''۔ صفحہ نمبر 48

لو جی وہابیو تمہاری ساری محنت کا بیڑا غرق موصوف نے اپنی اس ایک عبارت کو لکھ کر کر دیا موصوف صاحب اپنی اس عبادت میں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جیسا میلاد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منایا ہے ویسا منایا جائے تو ٹھیک ہے ورنہ نہیں۔

چلو اتنی بات تو واضح ہوگئی کہ میلاد حضور ﷺ نے خود بھی منایا ہے۔

اب اس بات کا خود اقرار کرنے کے بعد وہابی میاں لکھتا ہے کہ ''نبی پاک کے چھ سو سال بعد تک اس بدعت کا مسلمانوں میں کوئی رواج نہ تھا نہ کسی صحابی نے اس بدعت کو منایا نہ کسی تابعی نہ کسی تبع تابعی اور نہ ہی کسی امام اور ولی اللہ نے''۔ (کتاب میلاد النبی اوراسلام ص 35)

اب آپ خود اس شیطان کی چالاکی دھوکہ دہی اور منافقت کا اندازہ لگائیں کہ پہلے خود ہی اس بات کا اقرار کر رہا ہے کہ جیسے میلاد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منایا ویسے منایا جائے تو جائز ہے ورنہ ناجائز اور اب اپنی بات کا خود رد کر رہا ہے کہ یہ میلاد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چھ سو سال کے بعد کی ایجاد ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ:

دروغ گو حافظہ نباشد کہ جھوٹے شخص کا حافظہ نہیں ہوتا۔

کسی کے جھوٹا ہونے کے لئے اس کی تضاد بیانی ہی کافی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کتاب ''میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اوراسلام'' کی نظر ثانی کرنے والے شخص پر بھی نظر رکھیں کہ جو حقیقت میں جاہل ہے اور ظاہر میں مسجد کا خطیب ومدرس۔

اب موصوف کو ایک یہ بڑا اعتراض ہے کہ محفلِ میلاد بدعت ہے اس کا کوئی ثواب نہیں۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میاں جی کی تسلی خود ان کے علامہ صاحب سے کر دی جن کی تمام وہابی تقلید کرتے ہیں۔ ہاں ایک اور مسئلہ میں واضح کرتا چلوں کہ ہمارے علماء کے نزدیک وہابی غیر مقلد ہیں مگر فقیر اس بات سے اتفاق نہیں کرتا۔ کیونکہ تقلید تو وہابی حضرات بھی کرتے ہیں جن کے ثبوت عنقریب میری دوسری کتاب ''وہابی مقلد ہیں'' میں پیش کئے جائیں گے۔

وہابیوں کے امام ابن تیمیہ میلاد کے بارے میں لکھتے ہیں:

امام الزنادقہ ابن تیمیہ:

وكذالك ما يحدثه بعض الناس اما مضاهاة للنصارى فى ميلاد عيسى عليه السلام واما محبة للنبى صلى الله عليه وآله وسلم وتعظيماً لهٗ والله قديثيبهم على هذهِ المحبة والاجتهاد۔

ترجمہ: بعض لوگ جو محفلِ میلاد کا انعقاد کرتے ہیں۔ان کا یا تو مقصد عیسائیوں کے ساتھ مشابہت ہے کہ جس طرح وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دن مناتے ہیں یا مقصد فقط رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور تعظیم ہے۔اگر دوسری صورت ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے عمل پر ثواب عطا فرمائے گا۔ (اقتضاء الصراط المستقیم)

جی میاں جی کیا خیال ہے اپنے امام اعظم کے اس قول کے بارے میں جن کا قول بھی تم نے نقل کیا ہے۔اور اسی ابن تیمیہ کی کتابوں کے حوالے تم نے اپنی کتاب ''میلاد النبی اور اسلام'' میں بھی نقل کیے ہیں۔اب کیا فیصلہ ہے (قصوری میاں) آپ کا؟ آپ کے امام اعظم فرماتے ہیں کہ محبت اور تعظیم میں منایا جانے والا میلاد ثواب سے خالی نہیں بلکہ محبت اور تعظیم میں منایا جانے والا میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کے ہاں مقبول ومنظور ہے۔

اسی لیے ہم کہا کرتے ہیں کہ کسی کی مانو یا نہ مانو کم از کم اپنے بزرگوں کی تو مان لو۔

آیت نمبر4.

قد جاء كم من الله نور وكتاب مبين۔

بے شک اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔ (سورۃ مائدہ سکتۃ 2 رکوع 6)

اس آیت کریمہ میں بھی حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا میں تشریف لانے کا ذکر ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میلاد (یعنی حضور ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری اور آپ ﷺ کے معجزات وکمالات کا ذکر کرنا) خود اللہ تعالیٰ کی سنتِ مبارکہ ہے۔میرے اس دعویٰ میں قرآن پاک کی مزید آیات ملاحظہ فرمائیں۔

آیت نمبر5.

وما ارسلنك الا رحمة للعلمين۔

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔ (سورہ انبیاء سکتۃ 17 رکوع 7)

آیت نمبر6.

لقد من الله على المومنين اذ بعث فيهم رسولا۔

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ (آل عمران سکتۃ 4

رکوع 17)

آیت نمبر7.

لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم۔(توبہ 11 رکوع 16)

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔

آیت نمبر8.

هوالذی بعث فی الامیین رسولا۔(پارہ نمبر 28 رکوع 1)

وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔

آیت نمبر9.

واذ اخذ الله میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتومنن به والتنصرنه قال ء اقررتم واخذتم علی ذلکم اصری قالوا قررنا قال فاشهدوا وانا معکم من الشهدین۔(سورہ آل عمران 3 رکوع 9)

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں۔ پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

اس آیت کریمہ میں خداعزوجل نے تمام انبیاء علیہم السلام کو جمع کیا اور صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کیا تو ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد میں اکٹھے ہو کر ذکر کرنا یہ بدعت نہیں بلکہ قرآن پاک سے ثابت ہے اور اب جو اس مسئلہ میں بدعت بدعت کی رٹ لگائے وہ خود قرآن کا منکر ہے اور خود بدعتی گمراہ شخص ہے۔ اور منکرِ قرآن ہونے کی وجہ سے ایسا منکرِ میلاد مصطفیٰ تو چوہڑے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے اب مزید آیات ملاحظہ فرمائیں۔

آیت نمبر10.

واذ قال موسیٰ لقومه یٰقوم اذ کروا نعمة الله علیکم اذ جعل فیکم انبیاء۔(مائدہ سکتۃ 6 رکوع 8)

اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو کہ تم میں پیغمبر پیدا کئے۔

آیت نمبر11.

واذ کروا نعمة الله علیکم۔

اور یاد کرو اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہوئی۔

آیت نمبر12.

قل بفضل الله وبرحمة فبذالك فلیفرحوا۔ (یونس سکتۃ 11 رکوع6)

تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اسی پر چاہیے کہ خوشی کرو۔

الحمدللہ ہم نے بارہ ربیع الاول کی نسبت سے بارہ آیات قرآنیہ سے حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمدِ پاک کا ذکر میلاد کرنے کے مسئلہ میں آپ کے سامنے پیش کردی ہیں اور یہ بات بھی روزِ روشن سے زیادہ واضح ہوگئی کہ میلاد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منانا نہ تو بدعت ہے اور نہ ہی توحید کی مخالفت۔

جو لوگ توحید کی رٹ لگا کر میلاد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کرتے ہیں وہ خود توحیدِ باری تعالیٰ کے قائل نہیں ہیں کیونکہ میلاد منانے والا توحید پر ایمان رکھتے ہوئے جب نبی کا میلاد مناتا ہے تو وہ مشرکوں کو اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ آقائے دو جہاں اُس کے لئے سب کچھ ہیں مگر بعد از خدا کیونکر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے ہیں اور جو پیدا ہو وہ خدا نہیں ہوسکتا۔ اور میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت وہی کرے گا کہ جس کے دل میں منافقت ہوگی ہمارے اس دعوی پر بھی قرآن کی آیت ملاحظہ فرمائیں خدا تعالیٰ فرماتے ہیں۔

یعرفون نعمة الله ثم ینکرونه۔ (نحل سکتۃ 4 رکوع 11)

اللہ کی نعمت پہچانتے ہیں پھر اس سے منکر ہوجاتے ہیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی نعمت ہیں اس لئے ارشادِ باری تعالیٰ ہوا کہ یہ لوگ (وہابی) اللہ کی نعمت کو پہچانتے تو ہیں مگر منکر ہیں۔

لہٰذا وہابی میاں نے جو لوگوں کو دھوکہ دہی سے کام لیتے ہوئے میلادِ النبی کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چھ سو سال بعد کی ابتداء قرار دیا ہے۔

اب وہابی میاں کو معلوم ہو جانا چاہیے کہ میلا دالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (جو حقیقت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کا ذکر ہے) منانا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرنا یہ تو خدا عزوجل کی تعلیم اور خود خدا عزوجل کی سنت مبارکہ ہے جیسا کہ ہم نے پہلے صفحات میں آیات قرآنیہ سے ثابت کیا ہے۔ لہٰذا اب میں تمام منکرین قرآن کو دعوت دیتا ہوں کہ آؤ قرآن وحدیث پر عمل کرنے کے لئے اہلسنت وجماعت میں داخل ہو جاؤ کیونکہ خود تمام صحابہ تابعین تبع تابعین اور تمام بزرگانِ دین واولیاء کرام اہلسنت وجماعت سے ہی تعلق رکھتے تھے۔

مصنف ''میلاد النبی اور اسلام'' کی جہالت نمبر 4

وہابی میاں لکھتے ہیں کہ:

''رہی بات قرآن کے اعراب کو بدعت کہنے کی تو یہ بات بالکل جہالت ہے بتایا جائے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام قرآن کو بغیر اعراب کے پڑھا کرتے تھے؟ جب کوئی عبارت اعراب کے بغیر پڑھی ہی نہیں جا سکتی تو پھر اعراب لگانا کیسے بدعت ہو گیا؟'' (صفحہ نمبر 27)

الجواب: تحریر کنندہ ازحد جاہل انسان ہے۔ جہالت کے علاوہ معلومات سے بھی بے بہرہ ہے کم علم تو ہے ہی مگر کسی قسم کی معلومات بھی نہیں رکھتا۔ اگر اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مکتوبات شریف کو ایک نظر ہی دیکھا ہوتا تو اتنی طویل جہالت بھری بات نہ کرتا اسی لیے کہا گیا ہے کہ:

"**دروغ گو حافظ نباشد**" یعنی جھوٹے شخص کا حافظہ نہیں ہوتا۔

کم ازکم یہ بات اپنے علماء سے ہی پوچھ لی ہوتی تو وہ یہ بات تحریر نہ کرتا۔ بدعت ان کے نزدیک ہر نئی چیز کو کہتے ہیں اگر اعراب صحابہ نے بھی لگائے ہیں تو صحابہ شارع اسلام تو نہیں ہیں۔ مگر قصوری میاں خدا کی قسم ساری زندگی جتنا چاہے زور لگا لو مگر یہ بات کبھی ثابت نہ کر سکو گے کہ اعراب صحابۂ کرام نے لگوائے تھے۔

شرم آنی چاهیے تهی تم کو

یاد کرو اس وقت کو کہ جب تمام ذریتِ وہابیہ مرکر مٹی میں مل جائے گی ابھی بھی وقت ہے توبہ کر لو اور سچے، اہلسنت حنفی مسلمان بن جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے۔

وہابیو! تم تو امیر المومنین کی بات کو بھی نہیں مانتے کیونکہ بیس تراویح کی باقاعدہ باجماعت نماز کی بدعت بھی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شروع ہوئی جبکہ فرقہ وہابیہ آٹھ پڑھتا ہے۔ اگر تم تراویح کو بھی سنت کہتے ہو تو رسول

پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دو دو کر کے پڑھنا اور پورے ماہ میں الف لام میم سے لے کر والناس تک پڑھنا اور صرف آٹھ ہی پڑھنا۔ اگر یہ بدعت وہابیہ نہیں تو اس پر ایک صحیح صریح مرفوع حدیث دکھا دو۔

دوبارہ الفاظ سُن لو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دو دو کر کے تراویح پڑھی ہوں۔

الف لام میم سے لے کر والناس تک پورا قرآن ختم کیا ہو۔ رمضان میں اور ختم قرآن پاک پر لڈو بھی تقسیم کیے ہوں یا انہوں نے آٹھ تراویح پڑھیں ہوں۔

قصوری میاں مذکورہ شرائط کے ساتھ ایک حدیث ہی دکھا دو۔

اگر میں تمہاری بیان کردہ تشریح کے مطابق تمہاری بدعتوں کو واضح کروں تو پورا غیر مقلد وہابی مذہب ان بدعتوں کی لپیٹ میں آ جائے گا جس سے کسی چیز کو تم نہیں چھڑوا سکو گے۔

اپنی مساجد کے میناروں کو بھی شامل تحقیق کر لو وہابی میاں تم جس مینارہ کی بات کرتے ہو وہ مینار نہیں چبوترہ تھا جو آج بھی موجود ہے۔

سپیکروں میں خطبہ اور نماز کو بھی شامل کر لو۔ میلاد النبی ﷺ کو تم بدعت کہتے بھی۔

اپنے سیرت النبی ﷺ کے جلسے کو بھی شامل تشریح کر لو کہ جس طرح تم اپنے آنجہانی مولوی احسان الٰہی ظہیر یا آنجہانی ملاں حبیب الرحمٰن یزدانی یا کسی بھی مولوی کے نام کے نعرے لگاتے ہو کیا صحابہ نے بھی ایسا کیا تھا؟

اپنے موجودہ لباس کو بھی سنت کہو گے یا بدعت؟

کیا سیرت النبی ﷺ کا جلسہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منایا کس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمہاری طرح منایا اس کو بھی اپنی تحقیق میں شامل کر لو۔

قرآن کریم کا کاغذ موجودہ طریقہ جلد غلاف وغیرہ اس کی بھی سنت کہو گے یا بدعت؟

اگر سنت سے ثابت نہ ہو تو اپنی مساجد سے تمام قرآن سے غلاف اُتار دو اور یہ فتویٰ اپنے علماء اور مساجد پر بھی جاری کرو۔

وہ رحلیں جن پر تم قرآن پاک رکھ کر پڑھتے ہو اُن رحلوں کے بارے میں بھی فتویٰ شائع کرو۔

یہ جو بڑے بڑے اشتہارات سیرت النبی ﷺ کے اور اہلحدیث کانفرنس کے چھپوا کر دیواروں پر لگواتے ہو اس سنت یا بدعت کی بھی وضاحت کرو۔

قرآن پہلے قلمی لکھا جاتا تھا اب پریس میں چھپتا ہے اس کو بھی واضح کرو اور مجھ کو بتاؤ کہ:

قلمی اور پریس کے قرآن میں سنت کون سا قرآن ہے اور بدعت کون ہے؟

مولوی احسان الٰہی اور حبیب الرحمٰن یزدانی کا یوم شہادت منانا اس کو بھی سنت میں شامل کرو گے یا بدعت میں؟

رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر شہدائے بدر کی شہادت کو کیا رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمہاری طرح منایا کرتے تھے؟

وہابیو! یہ چند چیزیں بطور نمونہ ذکر کی ہیں ان کو سنت کہو گے یا بدعت؟

اگرچہ تمہاری بدعات کی بہت لمبی لسٹ باقی ہے اگر تم میلاد کو بدعت بناؤ گے تو تمہارا پورا مذہب بھی بدعت ثابت کیا جائے گا۔ تم تو غیر مقلد ہو اور صحابہ علیہم الرضوان تو رسول پاک ﷺ کے مقلد تھے۔ مجھ کو معلوم ہے اب تم یہ کہو گے کہ ہم بھی رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقلد ہیں مگر میں دلائل سے ثابت کروں گا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلے میں اپنے مولویوں کے کس حد تک مقلد ہو۔

ہمارے علماء کے نزدیک بدعت کا یہی مطلب ہے کہ بدعت وہ ہے کہ جس کی اصل قرآن وحدیث میں نہ پائی جائے اور ہر وہ چیز بدعت ہے کہ جو قرآن یا حدیث پاک کے خلاف ہو۔ اور جس کی اصل قرآن وحدیث میں موجود ہو وہ بدعت نہیں وہ سنت ہے۔

قرآن پاک میں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میلاد کے علاوہ بھی کئی انبیاء کا میلاد مذکور ہے تو انبیاء علیہم السلام کے میلاد کی اصل تو قران پاک میں موجود ہے۔ بلکہ صرف قرآن پاک ہی نہیں پہلی تمام آسمانی کتابوں میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد شریف کا تذکرہ ملتا ہے۔ اگر تم حضور کے تذکرۂ ولادت النبی ﷺ کو بدعت کہتے ہو تو تورات، زبور اور انجیل پر تمہارا کیا فتویٰ لگے گا؟

اور موجودہ انجیل برنباس میں تو ولادت النبی ﷺ کی بہت ہی زیادہ وضاحت موجود ہے اور میلاد کا مطلب ہی تذکرۂ ولادت النبی ﷺ ہے میں جانتا ہوں کہ تم یہ اختلاف کیوں کرتے ہو اصلی حقیقت کو بھی جھٹلاتے ہو کہ وہ بات تم اس لیے نہیں بیان کرتے کہ تمہارے مذہب کی بنیادیں ابھی کمزور ہیں۔

شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر ہیں پھینکتے
دیوارِ آہنی پہ حماقت تو دیکھئے

تمہارا عقیدہ یہ ہے کہ حضور ﷺ چالیس سال بعد نبی بنے ولادت کے وقت نبی نہ تھے جبکہ اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ آپ جب آئے تو نبی آئے بلکہ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کی طرف تم کو توجہ دلاتا ہوں کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔تمہارا پورا وہابی مذہب ہی قرآن وحدیث کے خلاف ہے اسی لیے تم ولادت النبی ﷺ کے منکر ہو۔اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہابی میاں تم خود رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں موجود ہی نہیں تھے تمہارا تو پورا وجود ہی بدعت کی پیداوار ثابت ہوا۔کیا خیال ہے قصوری میاں تمہارے مذہب کی اتنی بدعتیں جن کو تم اور تمہارا وہابی مذہب 1850ء لے کر آج تک اٹھائے پھر رہا ہے یہ تم کو نظر نہیں آتا اور اہلسنت وجماعت کا میلاد جو قرآن وحدیث سے ثابت ہے وہ تم کو بدعت نظر آتا ہے۔

نظر آتا ہے تجھے دوسرے کی آنکھ کا تنکا بھی
دیکھ ذرا اپنی آنکھ کا شہتیر بھی

باب چھارم

اس بابِ چہارم میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات میں اختصار کے پیشِ نظر صرف بارہ احادیثِ مبارکہ آپ حضرات کے سامنے پیش کی جائیں گی جبکہ فرقۂ وہابیہ کے مقلد آج تک ایک بھی ایسی حدیث پاک اہلسنت و جماعت کے سامنے بیان نہیں کر سکے کہ جس میں حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہو کہ:

''اے ایمان والو! میں نے تم پر اپنا میلاد منانے کو حرام کر دیا ہے''

میرا پوری ذریتِ وہابیہ و دیوبندیہ مودودیہ وغیرہ سے یہ علی الاعلان چیلنج ہے کہ تم سب اکٹھے ہو کر صرف ایک حدیث ایسی شائع کر دو کہ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کو منع کر دیا ہو۔

نوٹ:۔ فرقہ وہابیہ کو ایسی حدیثِ پاک تلاش کرنے کے لئے قیامت تک کا وقت دیا جاتا ہے۔

حضور علیه الصلوٰۃ والسلام کا خود اپنا میلاد پاک بیان کرنا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خود محفلِ میلاد منعقد فرمائی جس میں آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کی محفل سے نورانی واعظ فرمایا۔ جس میں آقا و مولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا حسب و نسب اپنی پیدائش اپنے قبیلے اپنے خاندان اپنی ذات مختصر یہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سیرتِ مبارکہ بالکل ویسے ہی بیان فرمائی کہ جیسے آج کل اہلسنت و جماعت میلاد میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اس سنتِ مبارکہ پر عمل کرتے ہیں۔ خدا عزوجل ہر منکرِ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔

حدیث نمبر1.

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ ایک موقعہ پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''میں محمد ہوں، عبداللہ کا بیٹا اور عبدالمطلب کا پوتا۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا، تو مجھے اچھے گروہ میں بنایا یعنی انسان بنایا۔ انسانوں میں گروہ پیدا کئے۔ عرب اور عجم اور مجھے اچھے گروہ یعنی عرب سے بنایا۔ پھر عرب میں کئی قبیلے بنائے اور مجھ کو سب سے اچھے قبیلے قریش میں بنایا پھر قریش میں کئی خاندان بنائے اور مجھ کو سب سے اچھے خاندان میں پیدا کیا یعنی بنو ہاشم میں۔ پس میں ذاتی طور پر بھی سب سے اچھا ہوں اور خاندان میں بھی سب سے اچھا ہوں''۔

(مشکوٰۃ شریف)(ترمذی باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم)

وھابی میاں کی جہالت نمبر 5

موصوف لکھتے ہیں کہ ''اگر محبت کا معیار طریقہ یا اظہار میلا دالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوسوں اور محفلوں کو مانیں گے تو محبت کے اس معیار میں صحابہ کرام تابعین اور ائمہ دین بھی نبی اکرم کی محبت سے خالی قرار پائیں گے کیونکہ جشن میلاد کا مروّجہ طریقہ (یعنی حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حسب نسب کمالات معجزات پیدائش کے واقعات اور شانِ رسالت بیان کرنا وغیرہ) صحابہ کرام تابعین اور ائمہ دین میں سے کسی نے بھی نہیں اپنایا اور نہ اس طرح منایا۔ (میلا دالنبی اور اسلام ص 35 سطر 1 تا 4)

موصوف نے شاید کبھی کتب احادیث کا مطالعہ نہیں کیا ورنہ وہ یہ اعتراض نہ کرتے اور ان کے خیال میں شاید سب جاہل ہیں مگر ان کو یہ بات خوب معلوم ہونی چاہیے کہ ابھی علمائے اہلسنت کے خادم موجود ہیں میرا مشورہ ہے ان حضرات کو کہ جن کو مصنفین بننے کے خواب کا مرض لاحق ہے وہ پہلے اپنا علاج کسی دینی مدرسے میں کروا کر کوئی قدم اُٹھائیں تا کہ ٹھوکر لگنے سے پہلے درد کا اندازہ معلوم ہو۔

نوٹ:— موصوف کے اعتراض کا منہ توڑ جواب (کہ میلاد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نہیں منایا) ہم پچھلی حدیث پاک میں دے چکے ہیں

وھابی میاں کا کم علمی پر مبنی اعتراض نمبر 6 اور اس کا علمی محاسبہ:

موصوف کا ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ولادت کبھی بھی صحابہ نے محفل کی صورت میں نہیں کیا۔

میرے خیال میں یا تو مصنفِ ''میلا دالنبی اور اسلام'' کا علم سے دور کا بھی واسطہ نہیں اور یا پھر جان بوجھ کر موصوف لوگوں کو دھوکے میں ڈال رہے ہیں ملاحظہ فرمائیں صحابیٔ رسول کا محفل کے اندر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت اور سیرتِ طیبہ بیان کرنا۔

واحسن منك لم تر قط عيني

واجمل منك لم تلد النساء

خلقت مبرء من كل عيب

كـــانك قــد خــلــقــت كــمـــا تشـــاء

(یارسول اللہ! میری ان آنکھوں نے (آپ جیسا) حسین نہیں دیکھا۔آپ سے زیادہ حسین وجمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔آپ ہرعیب سے پاک پیدا فرمائے گئے ہی۔گویا جیسے آپ نے خود چاہا ویسے ہی اللہ نے آپ کوتخلیق کیا ہے)۔

دیکھئے ان نعتیہ اشعار میں بھی حضور کی ذات کی توصیف ہے اور یہاں بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت اور خلقت کا ذکر کیا گیا ہے۔گویا یہ نعتیہ اشعار بھی میلاد النبی ﷺ ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔جب اپنی ذات کی مدح وتوصیف کے سلسلے میں آپ ﷺ کا اپنا عمل اتنا ظاہر وباہر اور واضح ہے تو اس کے لئے کسی مزید سند کی ضرورت نہیں رہتی۔اور آج بھی اگر ہم میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تقاریب منعقد کر کے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی میں آپ کے شمائل وفضائل کی توصیف کرتے ہیں تو ہمارے اس عمل کے مشروع اور مستحسن ہونے میں کون شک کرسکتا ہے؟

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یوم میلاد

(12 بارہ ربیع الاول کے متعلق میاں جی کا دھوکہ اور اجماع امت کی تحقیق)

جہالت و کذب بیانی نمبر 7.

مصنفِ میلاد النبی بغیر کسی تحقیق کے نہایت کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

"علماء ومحققین نے 9 ربیع الاول کو صحیح کہا ہے" (صفحہ نمبر 33)

اور بغیر کسی عالم کے قول کے صرف ایک غیر معروف شخص کی تقلید کرتے ہوئے وہابی میاں لکھتا ہے کہ مصر کے عالم محمود پاشا نے ریاضی کے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت 9 ربیع الاول ہے۔ جو بغیر کسی اختلاف کے سب کے نزدیک متفق ہے"۔ص نمبر 33 (میلاد النبی اور اسلام)

وہابی میاں کے اتنے بڑے دھوکے اور کذب بیانی کے بعد میں یہ کہوں گا کہ: لعنت اللہ علی الکذبین

موصوف اس کا ورد کرنے کے بعد اپنے اوپر اور اپنے تمام عزیز واقارب کے اوپر پھونک ماریں تاکہ تم سے شیطان دور ہو اور جھوٹ بولنے کی عادت چھوٹ جائے۔

یہ صرف اور صرف کم علمی کا نتیجہ ہے ورنہ حقیقت احوال اس کے بالکل برعکس ہے۔ملاحظہ فرمائیں۔

12 ربیع الاول پر اجماع اُمّت

امام قسطلانی، علامہ زرقانی، علامہ محمد بن عابدین شامی کے بھتیجے علامہ احمد بن عبدالغنی دمشقی، علامہ یوسف نبہانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم نے تصریح فرمائی کہ ''امام المغازی محمد بن اسحاق وغیرہ علماء کی تحقیق ہے کہ یوم میلاد النبیصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم 12 ربیع الاول ہے۔علامہ ابنِ کثیر نے کہا یہی جمہور سے مشہور ہے اور علامہ ابن جوزی اور علامہ ابن جزار نے اس پر اجماع نقل کیا ہے اس لئے کہ سلف وخلف کا تمام شہروں میں 12 ربیع الاول کے عمل پر اتفاق ہے۔ بالخصوص اہل مکہ و مدینہ اسی موقع پر جائے ولادت باسعادت پر جمع ہوتے اور اس کی زیارت کرتے ہیں''۔ **ملخصاً**(زرقانی شرح مواہب جلد نمبر1 ص 132، جواهر البحار جلد نمبر3 ص 1140، ماثبت من السنة ص 57 مدارج النبوت ص14)

وہابیوں کے مشہور محسن و پیشوا نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کی تصنیف الشمامۃ العنبر یہ من مولد خیر البریۃ ہے۔اس کتاب میں بھی ہمارے اس دعویٰ کی صداقت ملاحظہ فرمائیں۔

''ولادت شریفہ مکہ مکرمہ میں وقتِ طلوعِ فجر کے روز دوشنبہ (بروز پیر) بارھویں شبِ ربیع الاول کو ہوئی۔ جمہور کا قول یہی ہے۔ابنِ جوزی نے اس پر اتفاق کیا۔

بعض نے کہا کہ 12 ربیع الاول کو اہل مکہ کا میلاد منانے کا عمل اسی پر ہے۔

علامہ طیبی نے کہا ''روز دوشنبہ 12 ربیع الاول کو (حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم) پیدا ہوئے بلا اتفاق۔(الشمامتہ العنبر یہ ص 7)

وھابی میاں کی جھالت نمبر8

اب جب یہ ثابت ہوگیا کہ اجماع امت یعنی محققین ومحدثین کی تحقیق یہی ہے کہ 12 ربیع الاول ہی آقائے دوجہاں کی ولادت ہے تو اب وہابی ایک اور اعتراض کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

''جس تاریخ کو مسلمان خوشیاں مناتے ہیں وہ تاریخ نبی پاک کی وفات کی تاریخ ہے۔آگے لکھتا ہے کہ: ''کیا اس تاریخ کو جشن منانا صحیح ہے؟'' (کتاب میلاد النبی اور اسلام صفحہ 33)

موصوف کی خدمت میں گزارش ہے کہ جناب امت کے حق میں حضور پُرنور آقائے دوجہاں رحمتہ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت اور رحلتِ اطہر دونوں ہی رحمت ہیں۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

حدیث نمبر2.

حیاتی خیر لکم ومماتی خیرلکم۔(الشفاء شریف)

ترجمہ: میری ظاہری حیات اور میرا وصال دونوں تمہارے لئے باعث خیر ہیں۔

دوسرے مقام پر اس کی حکمت ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

اذا اراد اللہ رحمۃ بامۃ قبض نبیھا قبلھا فجعلہ لھا فرطا وسلفھا واذا ارادہ ھلکۃ امۃ عذبھا ونبیھا حی فاھلکھا وھو ینظر فاقر عینیہ بھلکتھاحین کذبوہ وعصوا امرہ۔ (مسلم شریف)

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر اپنا خاص کرم کرنے کا ارادہ فرمالیتا ہے تو امت کے نبی کو وصال عطا کر کے اس امت کے لئے شفاعت کا سامان کر دیتا ہے اور جب کسی امت کی ہلاکت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی ظاہری حیات میں ہی عذاب میں مبتلا کر کے ہلاک کر دیتا ہے اور اس امت کی ہلاکت کے ذریعے اپنے پیارے نبی کی آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرماتا ہے۔جب وہ اس نبی کو جھٹلاتے ہیں اور اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں۔

مذکورہ حدیث میں لفظ فرط کی تشریح کرتے ہوئے۔

ملاعلی قاری رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اصل الفرط ھو الذی یتقدم الواردین لیھیئی لھم ما یحتاجون الیہ عند نزولھا فی منازلھم ثم استعمل لشفیع فیمن خلفہ۔ (شرح شفاء)

فرط کسی مقام پر آنے والوں کی ضرورت، اُن کی آمد سے پہلے مہیا کرنے والے شخص کو کہا جاتا ہے۔ پھر اپنے بعد آنے والے کی سفارش کرنے والے کے لئے مستعمل ہونے لگا۔

اس امت پر اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی عنایت ہے کہ آخرت میں پیش ہونے سے پہلے اس کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شفیع بنا دیا گیا۔اسی لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا وصال بھی تمہارے لئے رحمت ہے جب یہ بات طے پا گئی کہ امت کے حق میں دونوں رحمت ہیں تو اب دیکھنا یہ ہے کہ ان دونوں میں نعمتِ عظمیٰ کون سی ہے؟ تو ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری امت کے حق میں ایسی عظیم نعمت ہے کہ اس کے ذریعے ہی دوسری نعمت حاصل ہوئی۔

امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ مذکورہ سوال کا جواب دیتے ہوئے اصول شریعت بیان کرتے ہیں کہ:

وقد امر الشرع بالعقیقۃ عند الولادۃ وھی اظھار شکرو فرح بالمولود ولم یامر عند الموت

ذبح ولا بغیرہ بل نهی عن النیاحة والاظهار الجزع فدلت قواعد الشریعة علی انه یحسن فی هذا الشهر اظهار الفرح بولادته صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم دون اظهار الحزن فیه بوفاته۔

ترجمہ: شریعت نے ولادت کے موقعہ پرعقیقہ کا حکم دیا ہے اور یہ بچے کے پیدا ہونے پر اللہ کے شکر اور خوشی کے اظہار کی ایک صورت ہے لیکن موت کے وقت ایسی کسی چیز کا حکم نہیں دیا بلکہ نوحہ جزع وغیرہ سے منع کر دیا ہے۔ شریعت کے مذکورہ اصول کا تقاضا ہے کہ ربیع الاول شریف میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت پر خوشی کا اظہار کیا جائے نہ کہ وصال پر غم۔(حسن المقصد فی عمل المولد فی الحاوی للفتاویٰ)

اسی مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے۔

مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمتہ اللہ علیہ حرمین شریفین کے حوالے سے لکھتے ہیں:

کہ ''علماء نے لکھا ہے کہ اس محفل میں ذکر وفات شریف نہ چاہیے اس لئے کہ یہ محفل واسطے خوشی میلاد شریف کے منعقد ہوتی ہے۔ ذکر غم جانکاہ اس میں محفل نازیبا ہے حرمین شریفین میں ہرگز عادت ذکر قصہ وفات کی نہیں ہے''۔(تواریخ حبیب الله)

اور پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ایسا نہیں ہے کہ جوامت سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا تعلق ختم کر دے بلکہ آپ کا فیضان نبوت ﷺ قیامت کے بعد بھی جاری رہے گا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم برزخی زندگی میں دنیاوی زندگی سے بڑھ کر حیات کے مالک ہیں۔حضرت مُلا علی قاری ؒ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بارے میں کیا خوب فرمایا ہے۔

لیس هناك موت ولا فوت بل انتقال من حال الی حال۔

کہ یہاں نہ موت ہے اور نہ وفات بلکہ ایک حال سے دوسرے کی طرف منتقل ہونا ہے۔

میرا خیال ہے کہ اب تو منکرین میلاد مصطفیٰ کی تسلی ہو جانی چاہیے اور ان کو بھی محافل میلاد شریف کے خلاف اپنا زہر اگلنے یا اعتراض کرنے کی بجائے صدق دل سے کلمہ پڑھتے ہوئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں جگہ جگہ محافل کا انعقاد کرنا چاہیے۔

حدیث نمبر3.

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک دوسرے کے پاس جا کر فرمائش کرتے تھے کہ ہم کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم کی نعت شریف سناؤ۔ معلوم ہوا کہ میلا دسنت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ہے۔

چنانچہ مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین فصل اول میں ہے:

کہ حضرت عطا ابن یسار فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ ابن عمرو ابن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ نعت سناؤ جو کہ توریت شریف میں ہے۔ انہوں نے پڑھ کر سنائی۔

اسی طرح حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کہ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت پاک توریت میں یوں پاتے ہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ میرے پسندیدہ بندے ہیں نہ کج خلق، نہ سخت طبیعت، ان کی ولادت مکہ مکرمہ میں اور ان کی ہجرت طیبہ میں۔ ان کا ملک شام میں ہوگا۔ اُن کی امت خدا کی بہت حمد کرے گی کہ رنج وخوشی ہر حال میں خدا کی حمد کرے گی۔

(مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین)

اب مزید ایسی احادیثِ مبارکہ ملاحظہ فرمائیں کہ جن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے میلا د پاک کے بارے میں تذکرہ ہوا ہے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی آپ کے میلا دِ انور کا ذکر پاک کیا ہے۔

منکرینِ میلا دالنبی ﷺ سے ہمارا سوال صرف یہ ہے کہ اگر آج اہلسنت وجماعت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اس طریقے پر عمل کرتے ہوئے میلا دالنبی ﷺ مناتے ہیں تو ان پر کیوں کفر وشرک اور بدعت کا فتویٰ صادر کیا جاتا ہے؟

حدیث نمبر4.

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و آله وسلم بعثت من خير قرون بنى آدم قرنا فقرنا حتى كنت من القران الذى كنت فيه۔(از بخاری شریف)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں بنی آدم کے بہترین زمانوں میں مبعوث ہوا۔ بہتر زمانہ پھر بہتر زمانہ۔ یہاں تک کہ میں جس زمانہ میں ہوا۔

حدیث نمبر5.

عن واثلة قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و آله وسلم ان الله اصطفے من ولد ابراهيم اسمعيل واصطفے من ولد اسمعيل بنى كنانة واصطفے من نبى كنانة قريشا واصطفے من قريش

بنی هاشم و اصطفانی من بنی هاشم۔ (از ترمذی شریف)

ترجمہ: حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ نے اولاد ابراہیم سے اسمٰعیل کو چن لیا اور اولاد اسمٰعیل سے بنی کنانہ کو منتخب کیا اور بنی کنانہ سے قریش کو چن لیا اور قریش سے بنی ہاشم کو چن لیا اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب کیا۔

حدیث نمبر6.

عن ابن عباس کانت روحه نور ابین یدی الله تعالیٰ قبل ان یخلق ادم بالفی عام یسبح ذلك النور وتسبح الملائکة بتسبیحه فلما خلق الله آدم القی ذلك النور فی صلبه فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و آله وسلم فاهبطنی الله عزوجل الی الارض فی صلب آدم وجعلنی فی صلب نوح وقذف بی فی صلب ابراهیم ثم لم یزل الله تعالیٰ ینقلنی من الاصلاب الکریمة الی الارحام الطاهرة حتی اخرجنی من ابوی لم یلتقیا علی سفاح قط۔ (خصائص) (از دلائل النبوه لابی نعیم)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح پاک خدا کی حضوری میں نور تھی آدم علیہ السلام کی پیدائش کے دو ہزار برس پہلے۔ یہ نور تسبیح کرتا اور فرشتے اس کی تسبیح پر تسبیح کرتے جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو یہ ان کی پشت میں تفویض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اللہ عزوجل نے زمین کی طرف مجھے پشت آدم میں اتارا اور مجھے پشت نوح میں رکھا اور مجھ کو پشت ابراہیم میں ودیعت کیا پھر اللہ تعالیٰ مجھے بزرگ پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ مجھ کو میرے ماں باپ سے پیدا کیا جو کبھی زنا میں ملوث نہیں ہوئے۔

حدیث نمبر7.

عن الخطیب البغدادی لما ارادالله تعالیٰ خلق محمد صلی الله تعالیٰ علیه و آله وسلم فی بطن امه اٰمنة لیلة رجب و کانت لیلة جمعة امر الله تعالیٰ فی تلك اللیلة رضوان خازن الجنان ان یفتح الفردوس دنیاوی منادنی السموات والارض الا ان النور المخزون المکنون الذی یکون منه النبی الهادی فی هذه اللیلة یستقرفی بطن امه یتم خلقه ویخرج الی الخلق بشیر اونذیرا۔

(از مواهب ص 19 ج1)

ترجمہ: حضرت خطیب بغدادی سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا کرنے کا جب اللہ تعالیٰ نے ارادفرمایا بطن پاک حضرت آمنہ میں تو وہ رجب کی جمعہ کی رات تھی اللہ تعالیٰ نے اس رات میں رضوان خازن جنت کوحکم فرمایا کہ وہ جنت کوکھولدے اورزمین وآسمان میں ایک پکارنے والا پکارے کہ خبردار ہوجاؤ کہ بیشک وہ نور جو پوشیدہ اورمخزون تھا جس سے نبی ہادی پیدا ہوگا کہ وہ اس رات میں اپنی والدہ کےبطن میں قرار پایا وہ اپنی مدت پوری کرکےمخلوق کی طرف بشیرونذیر ہوکرتشریف لائے گا۔

حديث نمبر8.

عن عثمان بن ابی العاص قالت اٰمنة لما حضرت ولادة النبی صلی الله تعالیٰ علیه و آله وسلم رأیت البیت حین وقع قد امتلاء نور اورأیت النجوم ملا نوحتی ظننت انها ستفع علی۔ (از مواهب ص 22ج1)

ترجمہ: مروی کہ حضرت آمنہ نے فرمایاجب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا وقت قریب ہواتو میں نے گھر کودیکھا کہ نور سے بھرگیااورستاروں کوقریب ہوتا ہوادیکھا یہاں تک کہ میں گمان کرتی تھی کہ وہ مجھ پرگرپڑیں گی۔

حديث نمبر9.

ومن عجائب ولادته ایض ماروی من ارتجاج ایوان کسریٰ وسقوطه اربع عشرة شرافة من شرفاته وغیض بحیرة طبریة وخمودنا وفارس کان لها الف عام لم تخمد۔ (از مواهب ص 23 ج 1)

ترجمہ: اورحضورﷺ کی ولادت کےعجائب سے یہ امور ہیں کہ جو بروایت پہنچا کہ کسریٰ بادشاہ کےمحل کے چودہ کنگرے ٹوٹ گئےاوربحیرہ طبریہ کا جاری ہوجانااورفارس کی آگ کا بجھ جانا جوایک ہزارسال سےنہیں بجھی تھی۔

حديث نمبر10.

عن ابن عباس قال کانت اٰمنة تحدث وتقول اتانی اٰت حین مربی من حملی ستة اشهر فی المنام وقال لی یا اٰمنة انك قد حملت بخیر العلمین فاذا اولدته سمیه محمدا واکتمی شانك قالت ثم لما اخذنی مایاخذ النساء وزکرت عجائب مبارات من الطیور البیض مناترها من انومر دواجنتها من الیاقوت و رجالا ونساء فی الهواء بایدیهم اباریق من فضة کشف الله عن بصری

فرأيت مشارق الارض ومغاربها ورأيت ثلثه اعلام مضروبات علما بالمشرق و علما بالمغرب وعلما بظهر الكعبة واخذنی فی المخاض فضعت محمدا صلی الله علیه وسلم فنظرت الیه فاذا هو ساجد وقد رفع اصبعیه الی السماء کا لمتضرع۔ (ازمواہب)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ ایک آنے والا میرے پاس خواب میں آیا جب میرے حمل کو چھ ماہ گزر گئے تھے اور مجھ سے کہا اے آمنہ بیشک تو بہترین جہان کے ساتھ حاملہ ہوگئی۔ جب تو اس کو جنے تو اس کا نام محمد رکھنا اور اپنے حال کو چھپانا انہوں نے کہا پھر جب دردزہ شروع ہوا جو عورتوں کو ہوتا ہے تو انہوں نے جو عجیب امور دیکھے ذکر کئے اور انہوں نے سفید پرندے دیکھے جن کی چونچ زمرد کی تھی اور پر یاقوت کے اور کچھ آدمی اور عورتیں ہوا میں دیکھیں جن کے ہاتھوں میں چاندی کے برتن تھے اللہ نے میری آنکھ روشن کردی تو میں نے زمین کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا اور تین جھنڈے گڑھے ہوئے دیکھے ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک کعبہ کی چھت پر اور مجھے دردزہ شدت کا لاحق ہوا تو میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جنا پھر جب میں نے ان کو دیکھا تو وہ بحالت سجدہ تھے اور اپنی انگلی کو آسمان کی طرف اُٹھا کر دعا مانگنے والے کی طرح تھے۔

نوٹ:۔ اس حدیث کو وہابیوں کے علامہ (جن کے وہابی مقلد ہیں) نواب صدیق حسن بھوپالی نے اپنی کتاب الشمامة العنبریه من مولد خیر البریه میں بھی نقل کیا ہے اور میلا دالنبی کے حق میں مکمل کتاب بھی تحریر کی ہے۔

حدیث نمبر11.

عن العباس قال قلت یا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم ان تویشا جلسوا فتذاکروا احسابهم بینهم فجعلوا مثلك مثل نخلة فی کیوة من الارض فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم ان الله خلق الخلق فجعلنی من خیر فرقهم وخیر الفریقین ثم خیر القبائل فجعلنی من خیر القبیلة ثم خیر البیوت فجعلنی من خیر بیوتهم فانا خیرهم نفساو خیرهم بینا۔(از ترمذی شریف ص 207 ج 2)

ترجمہ: حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قریش آپس میں بیٹھ کر اپنے حسب کا ذکر کررہے تھے تو انہوں نے آپ کی مثال فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے ان کے بہترین گروہ میں پیدا کیا پھر گروہوں کو اور قبیلوں کو منتخب کیا تو مجھے بہتر قبیلے میں پیدا کیا پھر خاندان منتخب کیا تو مجھے بہترین خاندان میں پیدا کیا تو میں اپنی ذات اور خاندان کے اعتبار سے بہتر ہوں۔

حدیث نمبر12.

مدارج النبوۃ وغیرہ نے فرمایا کہ سارے پیغمبروں نے اپنی اپنی امتوں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کی خبریں دیں۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان تو قرآن نے بھی نقل فرمایا۔

ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔

ترجمہ: میں ایسے رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام پاک احمد ہے۔

سبحان اللہ بچوں کے نام پیدائش کے ساتویں روز ماں باپ رکھتے ہیں۔مگر ولادت پاک سے 570 سال پہلے مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان کا نام احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ہوگا نہ فرمایا۔معلوم ہوا کہ ان کا نام پاک رب تعالیٰ نے رکھا،کب رکھا؟ یہ تو رکھنے والا جانے۔

یہ بھی میلاد شریف ہے۔صرف اتنا فرق ہوا کہ ان حضرات نے اپنی قوم کے مجمعوں میں فرمایا کہ وہ تشریف لائیں گے۔ہم اپنے مجمعوں میں کہتے ہیں کہ وہ تشریف لے آئے۔فرق ماضی و مستقبل کا ہے بات ایک ہی ہے۔ثابت ہوا کہ میلا دِسنتِ انبیاء بھی ہے۔

وھابی میاں جھالت نمبر9

وہابی میاں نے اپنے جاہلانا اعتراضات میں ایک اعتراض یہ بھی کیا ہے کہ جلوس نکالنا کہاں سے ثابت ہے۔

میں یہاں صرف یہ ہی کہوں گا کہ مسٹر وہابی یہ جلوس کی بدعت بھی آپ کے گھر سے ثابت ہے پہلے اپنے گھر کی صفائی کیجئے پھر دوسرے پر نظر ڈالیے۔

وھابیوں کا زنانہ جلوس

(تحریک نظام مصطفیٰ کے دوران) گوجرانوالہ شہر میں خواتین کے تمام جلوس مدارسِ اہلحدیث سے نکلے

(اہلحدیث لاہور 6 جنوری 1978ء)

30 مارچ 1977ء کے روز مفتی محمود کی زیر صدارت قومی اتحاد کا فیصلہ تھا کہ آج خواتین کا جلوس نکالا جائے گا۔

سوا تین بجے فاطمہ جناح روڈ سے جلوس کا آغاز ہوا۔ جلوس میں سب سے آگے بیگم ابوالاعلیٰ مودودی تھیں۔ (ہفت روزہ ایشیا لاہور 3- اپریل 1977ء)

کیوں جی:

قومی اتحاد سے وابستہ اہلحدیثو، دیوبندیو، مودودیو، اگر 1977ء میں نظام مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے زنانہ جلوس بدعت وناجائز نہیں تھے۔ (حالانکہ ان میں بے پردگی نعرہ بازی اور تالیاں وغیرہ سب کچھ تھا) تو بعد میں میلاد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مردانہ جلوس کیوں بدعت وناجائز ہو گئے؟ حاجی حق حق نے کیسی حقیقت افروز بات فرمائی ہے کہ:

تم جو بھی کرو بدعت وایجاد روا ہے
اور ہم جو کریں محفل میلاد بُرا ہے

مسٹر وہابی اپنی کتاب میلاد النبی ﷺ اور اسلام (صفحہ 40) پر لکھتا ہے کہ:

''مسلمانوں نے نگر کیرتن (ہندو) کے مقابلے میں مروجہ جلوس نکالا لیکن اب پاکستان میں ہندوؤں کا ''نگر کیرتن'' جیسا کوئی جلوس نہیں نکالا جاتا تو پھر کس مقصد کے جلوس سے میلاد نکالا جاتا ہے''؟

ہاں یہ بات ٹھیک ہے کہ اس وقت بھی اگر جلوس میلاد مسلمانوں نے نکالا تو کس لیے؟ صرف اور صرف اسلام کی سربلندی اور ہندوؤں کے مقابلے میں۔

تم کہتے ہو کہ آج ہندو نہیں ہیں اور آج ہندوؤں کا جلوس نہیں نکالا جاتا۔ ہندوؤں کے جلوس کا مقصد اسلام کے خلاف کوئی قدم اُٹھانا تھا مگر آج وہ (یعنی ہندو) یہاں نہیں تو کیا ہوا ہندوؤں کی نسل تو آج بھی پاکستان میں موجود ہے جو اہلِ اسلام کے خلاف کام کر رہی ہے۔

دیوبندی اور وہابی دونوں ایک ہی ہیں اور ان دونوں گمراہ فرقوں کے بے شمار (اسلام کے خلاف) عقائدِ باطلہ میں سے ایک باطل اور گمراہ کُن غیر اسلامی عقیدہ یہ بھی ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ (نعوذ باللہ) جھوٹ بھی بول سکتا ہے اور ہر بُرا کام بھی کر سکتا ہے''۔ (عبارت دیکھنے کے لئے ملاحظہ فرمائیں کتاب فتاویٰ رشیدیہ و یک روزہ مولوی اسمٰعیل دہلوی)

اصل جو اختلاف ہے وہ تو تم بتا نہیں سکتے لیکن عوام الناس کو انشاء اللہ علماءِ اہلسنت ضرور بتاتے رہیں گے کہ تمہارا عقیدہ تو ہندوؤں سے بھی بدتر اور بُرا ہے۔ تم سے تو وہ ہندو جو بتوں کو پوجتے ہیں وہ ہزار گناہ با ادب ہیں کیونکہ وہ

غلطی سے جس کو خدا سمجھتے ہیں اس کے بارے میں تمہارے جیسا عقیدہ سوچ بھی نہیں سکتے۔لیکن مجھ کو تو حیرت ہے تمہارے اس عقیدے پر کہ تم نے اتنا بھی سوچنا گوارہ نہیں کیا کہ خدا کی ذات تو ہر بُرائی وعیب سے پاک ہے۔

مگر وہابیو! تم نے ہی تو دین اسلام کو پارہ پارہ کرنے کی شاید قسم کھائی ہوئی ہے اور تمہارا دوسرا عقیدہ یہ بھی ہے کہ معاذ اللہ: ''حضور ﷺ مر کر مٹی میں مل چکے ہیں'' (تقویۃُ الایمان)

میں کہتا ہوں کہ تم مر کر مٹی میں مل جاؤ گے اور تمہارے مولوی، تمہارا دین، تمہارا مذہب، تمہارا اسمٰعیل دہلوی اور ابنِ عبدالوہاب نجدی مر کر مٹی میں مل گئے اور مل جائیں گے مگر خدا کے محبوب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حاجت روا، تمام امت کے مشکل کشا آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تم کو ایسی بات کرتے ہوئے شرم آنی چاہیے تھی۔تمہارے تو ایسے غیر اسلامی عقائد کی ابھی بہت لمبی لسٹ باقی ہے۔تم نے تو اپنے عقائد باطلہ میں فرقہ شیعہ و مرزائیہ سے بھی ترقی کر لی ہے۔میں تم کو دوبارہ دعوتِ اسلام دیتا ہوں کہ آؤ وہی عقائد اپنا لو جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعین، و بزرگانِ دین کے تھے۔تا کہ تم بھی فلاح کے سیدھے راستے پر گامزن ہو جاؤ۔

اور تم پر میرے آقا ﷺ کی عنایت نہ سہی
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

باب پنجم

اس باب میں بھی فرقۂ وہابیہ کی جہالتوں اور کذب بیانیوں کا پردہ چاک کیا جائے گا اور ثابت کیا جائے گا کہ فرقہ وہابیہ کی بنیاد ہی کذب بیانی اور دھوکہ دہی ہے۔

اور اس باب میں دلائل وحوالہ جات سے یہ بھی ثابت کیا جائے گا کہ میلا دالنبی ﷺ منانا ہمیشہ سے علماء اسلام اور محدثینِ کرام کا طریقہ رہا ہے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً وہابیت کی بُری وبا سے

محفل میلاد

علماء امت کی نظر میں

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وجود بلا شبہ ربِ کائنات کی سب سے بڑی نعمت اور کائناتِ انسانی پر اس کا سب سے بڑا انعام ہے اور اس کے لطف وکرم پر تحدیثِ نعمت کا حکم بھی نصوصِ صریحہ سے ثابت ہے چنانچہ امت مسلمہ مختلف ادوار میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یوم ولادت باہتمام مناتی چلی آئی ہے۔حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے یوم ولادت پر خوشی ومسرت کا اظہار اور مختلف النوع اعمالِ خیر کا صدور دورِ حاضر کی اختراع نہیں بلکہ ہر دور کے اکابرین سے ثابت ہے ذیل میں اختصار کے پیشِ نظر چند جلیل القدر ائمہ کرام اور اکابرینِ امت کے اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں۔تاکہ آپ پر یہ بات بخوبی واضح ہو جائے کہ محفلِ میلاد کا انکار کرنے والے دورِ حاضر کی جدید پیداوار ہیں اور تقریباً دوسو سال پہلے کوئی میلا دالنبی ﷺ کا منکر نہ تھا سوائے شیطان لعین کے۔مگر

جب وہابی ہوئے پیدا تو شیطان نے مسکرا کر کہا
لو آج ہم بھی صاحبِ اولاد ہو گئے

محدث ابن جوزی رحمته الله علیه:

لازال اهل الحرمين الشرفين والمصر واليمن والشام وسائر بلاد العرب من المشرق

والمغرب يحتفلون بمجلس مولد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ويفرحون بقدوم هلال شهر ربيع الاول۔ ويهتمون اهتماماً بليغا على السماع والقرأة لمولدالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وينالون بذالك اجرأ جزيلاً وفوزاً عظيماً۔ (الميلاد النبوی،58)

ترجمہ: اہل مکہ ومدینہ، اہل مصر، یمن، شام اور تمام عالم اسلام شرق وغرب ہمیشہ سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سعیدہ کے موقعہ پر محافلِ میلاد کا انعقاد کرتے چلے آرہے ہیں ان میں سب سے زیادہ اہتمام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے تذکرے کا کیا جاتا ہے اور مسلمان ان محافل کے ذریعے اجرِ عظیم اور بڑی روحانی کامیابی پاتے ہیں۔

امام نووی کے شیخ امام ابوشامہ:

ومن احسن ما ابتدع فی زماننا من هذا لقيل ماكان يفعل بمدينة اربل جبرها الله تعالىٰ كل عام فی اليوم الموافق ليوم مولد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من الصدقات والمعروف واظهار الزينة والسرور فان ذلك مع مافيه من الاحسان الى الفقراء مشعر بمحبة النبی جلالته فی قلب فاعله وشكر الله على مامن به من ايجاد رسوله الذی ارسله رحمة للعالمين صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ۔ (الباعث علیٰ انكار البدع والحوادث)

ترجمہ: ہمارے زمانے میں شہر اربل میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن جو صدقات اظہار زینت اور خوشی کی جاتی ہے۔ یہ بدعت حسنہ کے زمرے میں شامل ہے کیونکہ اس کے ذریعے فقراء کی خدمت کے علاوہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، جلال اور تعظیم کا بھی اظہار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بصورت رحمۃ اللعالمین جو عظیم نعمت عطا فرمائی اس پر شکریہ۔

امام الحافظ سخاوی:

لازال اهل الاسلام فی سائر الاقطاب والمدن الكبار يحتفلون فی شهر مولده صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بعمل الولائم البديعة المشتملة على الامور البهجة الرفيعة ويصدقون فی لياليه بانواع الصدقات ويظهرون السرور ويزيدون فی المبرات ويعتنون بقراءة مولده الكريم و يظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم۔ (سبل الهدىٰ)

ترجمہ: تمام اطراف واکناف میں اہل اسلام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مہینہ میں خوشی کی بڑی بڑی محفلوں کا انعقاد کرتے ہیں اس کی راتوں میں جی بھر کر صدقہ اور نیک اعمال میں اضافہ کرتے ہیں۔ خصوصاً آپ کی ولادت کے موقعہ پر ظاہر ہونے والے واقعات کا تذکرہ ان محافل کا موضوع ہوتا ہے۔

امام جلال الدین سیوطی:

عندی ان اصل عمل المولد هو اجتماع الناس وقراة ماتیسر من القرآن وروایه الاخبار الواردة فی مبداء امرالنبی صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم وما وقع فی مولده من الایات ثم عدلهم سماط یاکلونه وینصرفون من غیر زیادة علی ذلك هو من البدع الحسنة التی یثاب علیها صاحبها لما فیه من تعظیم قدر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم واظهار الفرح والا ستبشار بمولده الشریف۔(حسن المقصد فی عمل المولد فی الحاوی للفتاویٰ، 1، ص 189)

میرے نزدیک میلاد کے لئے اجتماع تلاوتِ قرآن، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف واقعات اور ولادت کے موقعہ پر ظاہر ہونے والے علامات کا تذکرہ ان بدعاتِ حسنہ میں سے ہے جن پر ثواب مرتب ہوتا ہے کیونکہ اس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ومحبت اور آپ کی آمد پر خوشی کا اظہار ہے۔

شارخ بخاری امام قسطلانی:

لازال اهل الاسلام یحتفلون بشهر مولده علیه السلام ویعملون الولائم ویتصدقون فی لیالیه انواع الصدقات ویظهرون السرور ویزیدون فی المبرات ویعتنون بقراة مولده الکریم ویظهر علیهم من برکاته کل فضل عظیم ومما جرب من خواصه انه امان فی ذالك العام وبشری عاجله بنیل المرام بنیل البغیة والمرام فصح الله امرأ اتخذ لیالی شهر مولده المبارك اعیادا لیکون اشد علة علی من فی قلبه مرض"۔(المواهب للدنیه،1ص 27)

ترجمہ: ربیع الاول چونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کا مہینہ ہے لہٰذا اس میں تمام اہلِ اسلام ہمیشہ سے میلاد کی خوشی میں محافل کا انعقاد کرتے چلے آرہے ہیں اس کی راتوں میں صدقات اور اچھے اعمال میں کثرت کرتے ہیں۔ خصوصاً ان محافل میں آپ کے میلاد کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں حاصل کرتے ہیں۔ محفلِ میلاد کی یہ برکت مجرب ہے کہ اس کی وجہ سے یہ سال امن کے ساتھ گزرتا ہے اللہ تعالیٰ اس آدمی پر اپنا فضل

واحسان کرے جس نے آپ کے میلاد مبارک کو عید بنا کر ایسے شخص پر شدت کی جس کے دل میں مرض ہے۔

امام الزنادقه ابن تیمیه:

وكذالك ما يحدثه بعض الناس اما مضاهاة للنصارى فى ميلاد عيسى عليه السلام و اما محبة للنبى صلى الله عليه و آله وسلم وتعظيماً له والله قد يثيبهم على هذهِ المحبة والاجتهاد۔(اقتضاء الصراط المستقيم)

ترجمہ: بعض لوگ جو محفل میلاد کا انعقاد کرتے ہیں ان کا یا تو مقصد عیسائیوں کے ساتھ مشابہت ہے کہ جس طرح وہ (یعنی عیسائی) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دن مناتے ہیں یا مقصد فقط رسالتِ مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور تعظیم ہے اگر دوسری صورت ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے عمل پر (یعنی میلاد النبی ﷺ منانے پر) ثواب عطا فرمائے گا۔

وهابیوں کے امام ابن تیمیه دوسرے مقام پر لکھتے هیں:

فتعظيم المولدو اتخاذه موسما قديفعله بعض الناس ويكون له فيه اجرٌ عظيم لحسن قصده وتعظيمه لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و آله وسلم كما قدمته لك انه يحسن من بعض الناس مايستقبح من المومن المسدر۔

ترجمہ: اگر محفلِ میلاد کے انعقاد کا مقصد تعظیم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے تو اس کے کرنے والے کے لئے اجر عظیم ہے۔جس طرح میں نے پہلے بیان کیا ہے۔(اور صاف ظاہر ہے کہ مسلمان ممالک میں محافل میلاد کے انعقاد میں سوائے تعظیم و محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اور کوئی بھی مقصد پیش نظر نہیں ہو سکتا)(اقتضاء الصراط المستقيم)

الحافظ ابو ذرعه العراقي:

سئل عن فعل المولدامستحب او مكروه وهل ورد فيه شئى اوفعله من يقتدى به قال اطعام الطعام مستحب فى كل وقت فكيف اذا انضم لذلك السرور بظهور نور النبوة فى هذا الشهر الشريف ولا نعلم ذلك من السلف ولا يلزم من كونه بدعة كونه مكروها فكم من بدعة مستحبة بل واجبة۔(تثنيف الاذان للشيخ محمد بن صديق)

ایک ماہ انتیس کا اور دو ماہ تیس کے

ذی الحجہ

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
					۱	۲
۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹ [illegible]
۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰

محرم

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۲۹						

صفر

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
	۱	۲	۳	۴	۵	۶
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۲۸	۲۹	۳۰				

ربیع الاول

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
			۱	۲	۳	۴
۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۱۲						

ایک ماہ تیس کا اور دو ماہ انتیس کے

ذی الحجہ

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
					۱	۲
۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹ [illegible]
۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰

محرم

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
۳۰						۱
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹

صفر

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
	۱	۲	۳	۴	۵	۶
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۲۸	۲۹	۳۰				

ربیع الاول

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
		۱	۲	۳	۴	۵
۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲

ترجمہ: محفلِ میلاد کے بارے سوال کیا گیا کہ یہ مستحب ہے یا مکروہ؟ کیا اس کے بارے میں کوئی نص ہے یا کسی ایسے شخص نے کی ہے جس کی اقتداء کی جائے آپ نے فرمایا:

کھانا وغیرہ کھلانا تو ہر وقت مستحب ہے اور پھر کیا ہی مقام ہوگا جب اس کے ساتھ ربیع الاول میں آپ کے نور کے ظہور کی خوشی شامل ہو جاتی ہے مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ اسلاف میں سے کسی نے کیا لیکن اس کے پہلے نہ ہونے سے اس کا مکروہ ہونا لازم نہیں آتا۔ کیونکہ بہت سے کام اسلاف میں نہ ہونے کے باوجود مستحب بلکہ بعض واجب ہوتے ہیں۔

امام ابن حجر مکی:

الموالد والاذکار التی تفعل عندنا اکثرھا مشتمل علی خیر کصدقۃ وذکر وصلاۃ وسلام علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

ترجمہ: میلاد اور اذکار کی محافل جو ہمارے ہاں منعقد ہوتی ہیں اکثر خیر ہی پر مشتمل ہیں کیونکہ ان میں صدقات، ذکرِ الٰہی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ درود وسلام عرض کیا جاتا ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ)

ملّا علی قاری:

ومن تعظیم مشائخھم وعلماء ھم ھذا المولدا المعظم والجلس المکرم انہ لایاباہ احد فی حضورہ رجاء ادراک نورہ۔ (انوارِ ساطعہ، 144 بحوالہ المورد الروی)

ترجمہ: تمام ممالک کے علماء اور مشائخ محفل میلاد اور اس کے اجتماع کی اس قدر تعظیم کرتے ہیں کہ کوئی ایک بھی اس کی شرکت سے انکار نہیں کرتا ان کی شرکت سے مقصد اس مبارک محفل کی برکات کا حصول ہوتا ہے۔

امام نصیر الدین المعروف بابن الطباخ:

اذا انفق المنفق تلک اللیلۃ وجمع جمعا اطعمھم ما یجوزا طعامہ واسمھم للاخرۃ ملبوسا کل ذلک سرورأ بمولدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بجمیع ذلک جائز ویثاب فاعلہ اذا حسن القصد۔

ترجمہ: جب کوئی آدمی شبِ میلاد اجتماع صدقہ وخیرات اور خرچ کرے اور ایسی روایات صحیحہ کے تذکرے کا انتظام ہو جو آخرت کی یاد کا سبب بنیں اور یہ سب کچھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں ہو، اس کے جواز میں کوئی شبہ ہی نہیں اور ایسا کرنے والا مستحق اجر وثواب ہوتا ہے جب اس کا ارادہ ہی محبت اور

خوشی ہو۔(سبل الهدیٰ، 1ص 441)

امام جمال الدین الکتانی:

مولد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و آله وسلم مبجل مکرم قدس یوم ولادته و شرف وعظم وکان وجوده صلی الله تعالیٰ علیه و آله وسلم مبداء سبب النجاة لمن اتبعه وتقلیل حظ جهنم لمن اعدلها لفرحه بولادته صلی الله تعالیٰ علیه و آله وسلم فمن المناسب اظهار السرور وانفاق المیسور۔(سبل الهدیٰ 1ص 441)

ترجمہ: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا دن نہایت ہی معظم، مقدس اور محترم ومبارک ہے۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وجود پاک اتباع کرنے والے کے لئے ذریعہ نجات ہے جس نے بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا اس نے اپنے آپ کو عذاب جہنم سے محفوظ کر لیا۔لہٰذا ایسے موقعہ پر خوشی کا اظہار کرنا اور حسبِ توفیق خرچ کرنا نہایت مناسب ہے۔

شیخ عبدالحق محدثِ دھلوی:

لایزال اهل الاسلام یحتفلون بشهر مولده صلی الله تعالیٰ علیه و آله وسلم ویعملون الولائم ویتصدقون فی لیاله بانواع الصدقات ویظهرون السرور ویزیدون فی المبرات ویعتنون بقراء ة مولده الکریم۔

ترجمہ: مہینہ میں محفل میلاد کا انعقاد، تمام عالم اسلام کا ہمیشہ سے معمول رہا ہے۔اس کی راتوں میں صدقہ خوشی کا اظہار اور اس موقعہ پر خصوصاً آپ ﷺ کی ولادت پر ظاہر ہونے والے واقعات کا تذکرہ مسلمانوں کا خصوصی معمول ہے۔ (ماثبت من السنه ص 102)

ایک اور مقام پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی جن پر فرقہ وہابیہ بھی فخر کرتے ہیں آپ کچھ یوں فرماتے ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دهلوی رحمته الله علیه کی دعا

اے اللہ ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں۔ میرے تمام اعمال فسادِ نیت کا شکار ہیں۔البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض آپ ہی کی عنایت سے اس قابل (اور لائق التفات) ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلسِ میلاد کے موقعہ پر کھڑے ہوکر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی وانکساری محبت وخلوص کے ساتھ

تیرے حبیبِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجتا ہوں۔

اے اللہ! وہ کونسا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر وبرکت کا نزول ہوتا ہے؟ اس لیے اے ارحم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور کوئی درود وسلام پڑھے اور اس کے ذریعے سے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہوگی۔(اخبار الاخیار ، 624، مطبوعہ کراچی)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ :

وکنت قبل ذلك بمكة المعظمة فی مولد النبی صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم فی یوم ولادته والناس یصلون علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم ویذکرون ارهاصاته التی ظهرت فی ولادته ومشاهده قبل بعثة فرایت انوارا سطعت دفعة واحدة لا اقول انی ادرکتها ببصر الجسد ولا اقول ادرکتها ببصر الروح فقط والله اعلم کیف کان الامربین هذا وذلك فتاملت تلك الانوار فوجدتها من قبل الملائکة المو کلین بامثال هذه المشاهد وبامثال هذه المجالس ورأیت یخالطه انوار الملائکة انوار الرحمة۔(فیوض الحرمین ص 81,80)

ترجمہ: مکہ معظّمہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن میں ایک ایسی میلاد کی محفل میں شریک ہوا جس میں لوگ آپ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ درود وسلام عرض کررہے تھے اور وہ واقعات بیان کر رہے تھے جو آپ کی ولادت کے موقعہ پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہوا تو اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر انوار وتجلیات کی برسات شروع ہوگئی۔ انوار کا یہ عالم تھا کہ مجھے اس بات کی ہوش نہیں کہ میں نے ظاہری آنکھوں سے دیکھا تھا یا فقط باطنی آنکھوں سے، بہرحال جو بھی ہو میں نے غور وخوض کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ انوار ان ملائکہ کی وجہ سے ہیں جو ایسی مجالس میں شرکت پر مامور کیے گئے ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوارِ ملائکہ کے ساتھ ساتھ رحمت باری تعالیٰ کا نزول بھی ہورہا تھا۔

دوسرے مقام پر اپنے والد گرامی **حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی** کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

کنت اصنع فی ایام المولد طعاماصلة بالنبی صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم فلم یفتح لی سنة من السنین شی اصنع به طعاماً فلم اجد الاحمصا مقلیا فقسمته بین الناس فرأیتهٗ صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم وبین یدیه هذه الحمص متبجهاً بشاشاً۔

ترجمہ: میں ہمیشہ ہر سال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میلاد کے موقعہ پر کھانے کا اہتمام کرتا تھا لیکن ایک سال میں کھانے کا انتظام نہ کرسکا، ہاں کچھ بھنے ہوئے چنے لے کر میلاد کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑی خوشی کی حالت میں تشریف فرما ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں۔ (الدر الثمین ص 40)

عبدالحیٔ لکھنوی:

جو لوگ میلاد کی محفل کو بدعت مذمومہ کہتے ہیں خلافِ شرع کہتے ہیں۔ دن اور تاریخ کے تعین کے بارے لکھتے ہیں:۔

جس زمانے میں بطرز مندوب محفلِ میلاد کی جائے باعث ثواب ہے اور حرمین، بصرہ، شام، یمن اور دوسرے ممالک کے لوگ بھی ربیع الاول کا چاند دیکھ کر خوشی اور محفل میلاد اور کارِ خیر کرتے ہیں اور قرأت اور سماعتِ میلاد میں اہتمام کرتے ہیں اور ربیع الاول کے علاوہ دوسرے مہینوں میں بھی ان ممالک میں میلاد کی محفلیں ہوتی ہیں اور یہ اعتقاد نہ کرنا چاہیے کہ ربیع الاول میں میلاد شریف کیا جائے گا تو ثواب ملے گا ورنہ نہیں۔ (یعنی محفلِ میلاد جب بھی کرو ثواب ضرور ملے گا) (فتاویٰ عبدالحیٔ)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکّی رحمتہ اللہ علیہ:

ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازعہ کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے۔ البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے۔ اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جاوے مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزمان ومکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں۔ (شمائم امدادیہ)

آپ رحمتہ اللہ علیہ آگے چل کر فرماتے ہیں۔

(سوائے وہابیوں کے) مولد شریف تمام اہلِ حرمین کرتے ہیں۔ اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیسے مذموم ہوسکتا ہے۔ البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں۔ (شمائم امدادیہ)

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' میں اپنا معمول بھی بیان فرماتے ہیں۔

فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ برکات کا ذریعہ سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام

میں لطف ولذت پاتا ہوں۔ (فیصلہ مسئلہ ص 9)

مفتی محمد مظہر اللہ:

میلا دخوانی بشرطیکہ صحیح روایات کے ساتھ ہواور بارہویں شریف میں جلوس نکالنا بشرطیکہ اس میں کسی فعل ممنوع کا ارتکاب نہ ہو یہ دونوں جائز ہیں ان کو ناجائز کہنے کے لئے دلیلِ شرعی ہونی چاہیئے۔ مانعین کے پاس اس کی ممانعت کی کیا دلیل ہے؟ یہ کہنا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کبھی اس طور سے میلا دخوانی کی نہ جلوس نکالا (یہ) مخالفت کی دلیل نہیں بن سکتی کہ کسی جائز امر کو کسی کا نہ کرنا اس کو ناجائز نہیں کرسکتا۔ (فتاویٰ مظہری)

محمد صدیق حسن خاں بھوپالی (وھابی)

اس میں کیا بُرائی ہے کہ اگر ہر روز ذکر حضرت نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع یا ہر ماہ میں التزام اس کا کرلیں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظ سیرت وسمت و دل و ہدی وآ نحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآ لہ وسلم کا کریں۔ پھر ایام ماہ ربیع الاول کو بھی خالی نہ چھوڑیں اوران روایات واخبار وآ ثار کو پڑھیں پڑھائیں جو صحیح طور پر ثابت ہیں۔ (الشمامة العنبریه من مولد خیر البریة)

جی وہابی میاں کیا خیال ہے اپنے علامہ نواب صدیق حسن بھوپالی کے اس حوالے کے بارے میں آپ کے علامہ کہتے ہیں کہ میلا دالنبی کو ماہ ربیع الاول میں نہ چھوڑیں مگر جناب کی خدمت میں ہم دوبارہ یہی عرض کریں گے کہ جناب قرآن وحدیث کو آپ نہیں ماننا چاہیے تو نہ مانیں ہماری نہیں ماننا چاہتے تو آپ کی مرضی مگر اپنے بڑوں کا کچھ تو خیال کیجئے۔

وہابیو! تمہارے پیشوا صرف یہی نہیں بلکہ اپنی اسی کتاب کے صفحہ نمبر 12 پر لکھتے ہیں کہ:

''جس کو حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلا د کا حال سن کر فرحت (خوشی) حاصل نہ ہواور شکرِ خدا کا حُصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان (ہی) نہیں''۔ (الشمامة العنبریه من مولد خیر البریة صفحه 7)

وہابیو، دیوبندیو! جب تم تمام میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال اور ذکر مبارک سنتے ہو تو تم تو شیطان کی طرح رونے اور پیٹنے کی صورت بنا لیتے ہو اب اس سلسلے میں تمہارے علامہ اور تمہارے مفتی صاحب ہی کا یہ فتویٰ ہے کہ جو بھی میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سن کر خوش نہ ہو وہ مسلمان ہی نہیں لہٰذا اب تم اپنے ہی اس فتویٰ کے مطابق اپنے گریبان میں جھانکو کہ میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے کے بعد تم مسلم رہے یا کافر ہو گئے (یادرکھو یہ فتویٰ تمہارے ہی وہابی عالم کا جاری کیا ہوا ہے)۔

اگر تم میلاد کی مخالفت کر کے بھی مسلم ہو تو اس میں دو ہی باتیں ہیں کہ یا تم سچے ہو یا تمہارے مفتی۔ اگر وہابی جی

تم سچے ہوتو تمہارے مفتی صاحب جھوٹے ہیں۔اوراگرتم جھوٹے ہوتواعلان کردو۔

اور یقیناًاس مسئلے میں تمہارے علامہ مفتی صدیق الحسن بھوپالی غیرمقلدہی سچے تھےلہٰذاان کےفتوے کےمطابق تم دائرہ اسلام سےخارج ہوگئےہو۔خداتم کوتوبہ کرنے کی توفیق دے۔آمین

کافر ہوئے جو آپ تو میرا قصور کیا
جوکچھ کیا وہ آپ نے کیا بےقصور ہوں میں

شیخ قطب الدین الحنفی:

بارہ ربیع الاول کواہلِ مکہ کامعمول لکھتے ہیں۔

یزار مولد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآله وسلم المکانی فی اللیلة الثانیة عشر من ربیع الاول فی کل عام فیجتمع الفقها والاعیان علی نظام المسجد الحرام والقضاة الاربعة بمکة المشرفة بعد صلاة المغرب بالشموع الکثیرة المفرعات والفوانیس والمشاغل و جمیع المشائخ مع طوائفهم بالاعلام الکثیرة ویخرجون من المسجد الیٰ سوق اللیل ویمشون فیه الیٰ محل مولد الشریف بازدحام ویخطب فیه شخص ویدعو للسلطنة الشریفة ثم یعودون الیٰ المسجد الحرام و یجلسون صفوفاً فی وسط المسجد من جهة الباب الشریف والقضاة وید عو للسلطان ویلبسه الناظر خلعة ویلبس شیخ الفراشین خلعة ثم یؤذن للعشاء ویصل الناس علی عادتهم ثم یمشی الفقهاء مع ناظر الحرم الی الباب الذی یخرج منه من المسجد ثم یتفرقون، وهذا من اعظم مراکب ناظر الحرم الشریف بمکة المشرفة ویاتی الناس من البدو والحضر واهل جدة وسکان الاودیه فی تلک اللیلة ویفرحون بها۔ (الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام ص 196)

ترجمہ: 12 ربیع الاول کی رات ہرسال باقاعدہ مسجدِ حرام میں اجتماع کااعلان ہوجاتاتھا۔تمام علاقوں کے علماء،فقہاء،گورنراورچاروں مذاہب کےقاضی مغرب کی نماز کےبعدمسجدِ حرام میں اکٹھےہوجاتےادائیگی نماز کےبعد سوق اللیل سےگزرتےہوئےمولدالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (وہ مکان جس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی)اس کی زیارت کےلیےجاتے۔ان کےہاتھوں میں کثیرتعدادمیں شمعیں،فانوس اورمشعلیں ہوتیں (گویاوہ مشعل بردارجلوس ہوتا)وہاں لوگوں کااتناکثیراجتماع ہوتاکہ جگہ نہ ملتی۔پھرایک عالم دین وہاں خطاب کرتے

تمام مسلمانوں کے لئے دعا ہوتی اور تمام لوگ پھر دوبارہ مسجدِ حرام میں آجاتے واپسی پر مسجد میں بادشاہِ وقت مسجدِ حرام اور ایسی محفل کے انتظام کرنے والوں کی دستار بندی کرتا پھر عشاء کی اذان اور جماعت ہوتی اس کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے۔ یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا کہ دور دراز دیہاتوں، شہروں حتیٰ کی جدہ کے لوگ بھی اس محفل میں شریک ہوتے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرتے تھے۔(الا علام باعلام بیت اللہ الحرام)

مفتی عنایت اللہ کاکوروی:

حرمین شریفین اور اکثر بلاد اسلامیہ میں عادت ہے کہ ماہ ربیع الاول میں محفلِ میلاد شریف کرتے ہیں اور مسلمانوں کو مجتمع کرکے مولود شریف پڑھتے ہیں اور کثرتِ درود کی کرتے ہیں اور بطور دعوت کے کھانا یا شیرینی تقسیم کرتے ہیں سو یہ امر موجب برکات عظیم ہے اور سبب ہے یادِ محبت کا جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارہویں ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں یہ محفل متبرک مسجد شریف نبوی میں ہوتی ہے اور مکہ معظّمہ میں بر مکان ولادت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ (تاریخِ حبیب اللہ)

مولانا رحمت اللہ کیرانوی:

انعقاد مجلس میلاد بشرطیکہ منکرات سے خالی ہو جیسے تغنی، باجہ اور کثرت سے روشنی بیہودہ نہ ہو **(الحمدللہ یہی مسلک و عقیدہ اہلسنت وجماعت کا ہے)** بلکہ روایات صحیحہ کے موافق ذکر معجزات اور ذکرِ ولادت حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیا جاوے اور بعد اس کے طعام پختہ یا شیرینی بھی تقسیم کی جائے اس میں کچھ حرج نہیں۔

ایسی محفل کا انعقاد ان شروط کے ساتھ جو میں نے اوپر ذکر کیں اس وقت میں فرض کفایہ میں ہیں مسلمان بھائیوں کو بطور نصیحت کہتا ہوں کہ ایسی مجالس کرنے سے نہ رکیں اور تعین یوم میں اگر یہ عقیدہ نہ ہو کہ اس دن کے سوا اور دن جائز نہیں تو کچھ حرج نہیں اور جواز اس کا بخوبی ثابت ہے اور قیام وقت ذکر میلاد کے چھ سو برس سے جمہور علماء صالحین نے متکلمین اور صوفیہ ومفسرین اور علماء محدثین نے جائز رکھا ہے تعجب ہے ان منکروں سے ایسے بڑھ ہے کہ فاکہانی مغربی رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہو کر جمہور سلف صالح کو متکلمین اور محدثین اور صوفیہ سے ایک ہی لڑی میں پرو دیا اور ان کو ضال مضل بتلایا اور خدا سے نہ ڈرے کہ اس میں ان لوگوں کے استاد اور پیر بھی تھے مثل حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی اور ان کے صاحبزادے شاہ ولی اللہ دہلوی اور ان کے صاحبزادے شاہ رفیع الدین اور ان کے بھائی شاہ عبدالعزیز دہلوی

اوران کے نواسے حضرت مولانا محمد اسحٰق دہلوی قدس اللہ سب کے سب انہی ضال مضل (یعنی گمراہ اور گمراہ گر) میں داخل ہوئے جاتے ہیں۔اف ایسی تیزی پر کہ جس کے موافق جمہور متکلمین اور محدثین اور صوفیہ سے حرمین اور مصر، شام اوریمن اور دیار عجمیہ میں لاکھوں گمراہی میں ہوں اور یہ حضرات چند ہدایتپر ۔یا اللہ ہمیں اوران کو ہدایت کر اور سیدھے راستہ پر چلا۔آمین (تقریظ بر انوار ساطعه)

علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب اپنی کتاب (''جشنِ میلاد النبی ناجائز کیوں؟ اور جلوس اہلحدیث جشنِ دیوبند کا جواز کیوں؟'') میں فرقہ وہابیہ کی بے ایمانی پر تبصرہ کرتے ہوئے کچھ یوں فرماتے ہیں۔

بیٹے کی خوشی:

23 مارچ 1987ء کو لاہور بم کے دھماکے میں ہلاک ہونے والے مولوی حبیب الرحمٰن یزدانی کا ایک ہی بیٹا تھا جو 1985ء میں ان کی زندگی میں بچپن میں ہی فوت ہوگیا اور انہوں نے بعض بے گناہوں کو اس کی موت کا ذمہ دار قرار دے کر انہیں مقدمۂ قتل میں ملوث کرنے کی کوشش کی۔جس میں وہ ناکام ہوگئے اور پھر کچھ عرصے بعد اولادِ نرینہ سے محروم ہی دنیا سے چل بسے۔مگر قدرتِ ربانی کے تحت ان کی موت سے تقریباً تین ماہ بعد ان کی بیوہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔

پھر کیا ہوا؟

اخبارات کی رپورٹ کے مطابق منکرین میلاد ''اہلحدیثوں'' میں بے حد خوشی ومسرت کی لہر دوڑ گئی اور اس کی خوشی میں ''جامعہ محمدیہ چوک اہلحدیث گوجرانوالہ'' میں (اپنے مولوی کے بیٹے کی خوشی میں) مٹھائی تقسیم کی گئی۔ (جنگ لاهور 24 جون 1987ء)

اهلحدیث یوتھ فورس گوندلاں والا:

گوجرانوالہ نے اس خوشی میں کئی من مٹھائی تقسیم کی اور سیکریٹری نشرواشاعت نے بچے کی پیدائش کو معجزہ قرار دیا۔(مشرق لاهور 4 جولائی 1987ء)

نیز اس خوشی میں اہلحدیث یوتھ فورس سیالکوٹ نے جامع مسجد اہلحدیث شہاب پورہ میں جمعۃ المبارک کے اجتماع میں مٹھائی تقسیم کی اور اہلحدیث یوتھ فورس کے اراکین نے اس بچے کا نام حبیب الرحمٰن تجویز کیا اور کہا **''یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کچھ عرصہ بعد مولانا یزدانی اپنے بیٹے کے روپ میں مسلک اہلحدیث کی خدمت کے لئے رونما ہوں گے''**۔(روزنامہ نوائے وقت لاهور 2 جولائی 1987ء)

ٹورنامنٹ:

حبیب الرحمٰن یزدانی کی یاد میں والی بال شوٹنگ ٹورنامنٹ ہائی سکول کی گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ افتتاح میاں خلیل الرحمٰن ایڈووکیٹ نے کیا۔ (جنگ لاہور 9 اگست 1987ء)

مسلمانو پہچانو!

یہ ہے نجدی دھرم اور غیر مقلد وہابی مذہب جس کے تحت حبیبِ خدا شہِ دوسرا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کی خوشی منانا اور شیرینی تقسیم کرنا وغیرہ تو سب بدعت ہے و اسراف و بے ثبوت ہے۔ لیکن اپنے مولوی کے بیٹے کی پیدائش کی خوشی منانا اور جگہ جگہ کئی من کے حساب سے (اس کی ولادت کے موقع پر) مٹھائی تقسیم کرنا عین تقاضائے توحید و حدیث ہے۔ اور

اھلِ قبور کی یاد میں محفل ختم قرآن وایصالِ ثواب تو بدعت و ناجائز ہے لیکن مرنے والے کی یاد میں والی بال ٹورنامنٹ جیسے کھیلوں اور ان کے انعقاد و اہتمام و افتتاح کے لئے نہ کسی ثبوت کی ضرورت ہے نہ کسی بدعت کا اندیشہ ہے۔

جلوہ گری:

علاوہ ازیں محبوبانِ خدا کی ارواح کی دنیا میں جلوہ گری تو وہابی مذہب میں ناممکن ہے۔ لیکن حبیب الرحمٰن یزدانی کی اپنے بیٹے کے روپ میں دوبارہ رونمائی میں کوئی اشکال واستحالہ نہیں۔

معجزہ:

نیز یہ امر بھی قابل ذکر کہ اہلحدیثوں کے بقول مولوی یزدانی کے بیٹے کی پیدائش بھی معجزہ ہے حالانکہ ظاہر ہے کہ اس میں معجزے کی کوئی بات نہیں۔ قدرتی طور پر اس طرح بچوں کی پیدائش ہوتی ہی رہتی ہے۔ مگر چونکہ بقول اہلحدیث اس بچے کے روپ میں یزدانی صاحب نے دنیا میں دوبارہ رونما ہونا ہے لہٰذا اس لحاظ سے معاذ اللہ یہ یزدانی صاحب کا معجزہ ہوا اور معجزہ چونکہ پیغمبر کا ہوتا ہے اس لئے بزعم اہلحدیث گویا یزدانی صاحب بم کا نشانہ بننے کے بعد روحانی ترقی کر کے اہلحدیثوں کے صاحبِ معجزہ پیغمبر بن گئے۔ (ولا حول ولا قوۃ الا باللہ)

تاریخی انکشاف وحوالہ جات کے علاوہ آپ حیران ہونگے کہ مولوی یزدانی کے بیٹے کی پیدائش کو باقاعدہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ یعنی وہابیوں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت سے جتنی مخالفت اور چڑ ہے، یزدانی کے بیٹے کی پیدائش کی اتنی ہی زیادہ اہمیت وخوشی

ہے۔ چنانچہ اہلحدیثوں کی شائع کردہ باتصویر کتاب مسمّٰی بہ ''یزدانی کی موت اہل دل پہ کیسی گزری'' میں بعنوان **''ولادت ابنِ شیر ربانی''** لکھا ہے:

سنی ہے خبر **میلاد ابن یزدانی**
تڑ پا گئی پھر دل کو یاد ابن یزدانی
خوشی ہوئی ہے ہر فرد جماعت کو
ہو تجھ سے یہ چمن آباد ابنِ یزدانی
آقائے دوجہاں ﷺ کی ولادت پاک
آ گئی تجھ سے یاد ابن یزدانی
تجھ سے کئی امیدیں وابستہ ہیں ہم کو
ہو تجھ سے ہمارا دلشاد ابن یزدانی

مذکورہ اشعار:

بغور ملاحظہ کریں کہ جن لوگوں کو ولادت باسعادت اور نعت شریف پڑھنے پڑھانے سے چڑ ہے۔ انہوں نے ایک بچہ کی پیدائش پر کس طرح اس کی ''ولادت ومیلاد'' کے عنوان سے اس کی ثنا خوانی کی ہے اور اگر انہیں آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پاک یاد آئی بھی ہے تو یزدانی کے بیٹے کی پیدائش پر۔ کیونکہ ربیع الاوّل شریف میں تو آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی یاد آنا اور منانا نجدی مذہب میں ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ پھر یہ امر کس قدر قابل غور ہے کہ محبوبانِ خدا کو غیر اللہ قرار دے کر ان کو پکارنے ان سے امیدیں وابستہ کرنے اوران کا وسیلہ حاصل کرنے کو شرک و بدعت قرار دینے والے (وہابی) ایک نومولود بچے کو غائبانہ نداء کر کے اس سے کس طرح اپنی امیدیں وابستہ کر رہے ہیں کہ:

(''تجھ سے کئی امیدیں وابستہ ہیں ہم کو'')

مولود بچے ''ابن یزدانی'' کے بارہ میں ان کی خوشی وقصیدہ خوانی پیش نظر رکھ کر ہر صاحب علم وانصاف فیصلہ کرے کہ نجدیوں وہابیوں کا اس کے علاوہ اور کیا اُصول ہے کہ محبوبانِ خدا کی زیادہ سے زیادہ کردار کشی کر کے اپنے مولویوں اور مقتداؤں

کو زیادہ سے زیادہ اہمیت دی جائے۔ یعنی ان کا اصل مقصد ہی یہی ہے کہ محبوبانِ خدا کو چھوڑ و اور نجدی، وہابی مولویوں کے پیچھے لگو۔ مسئلہ میلاد و بارہویں ہو یا مسئلہ تقلید و بیعت، ان سب کی مخالفت میں دراصل یہی نجدی روح کارفرما ہے۔

واقع کی مناسبت سے وہابیوں کی طرف سے میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت اور ابن یزدانی کی خوشی منانے پر مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کوٹلوی کی اس رباعی کو دوبارہ ذہن نشیں فرمالیں تاکہ منکرین میلاد کا احمقانہ و معاندانہ کردار ہمیشہ آپ کے پیش نظر رہے کہ:

جو بچہ ہو پیدا تو خوشیاں منائیں
مٹھائی بٹے اور (بیکری سے) لڈو بھی آئیں
مبارک کی ہر سو سے آئیں ندائیں
محمد کا جب یوم میلاد آئے (ﷺ)
تو بدعت کے فتوے انہیں یاد آئے

سابق مفتی بیت الحرام حضرت علامہ سید زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

مجلسِ میلاد کا پہلا منکر:

علامہ سید زینی دحلان مکی اپنی کتاب الدرالسنیہ میں فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے مجلس میلاد کا انکار کرنے والا و بدعت قرار دینے والا محمد ابن عبدالوہاب نجدی تھا۔ جس کے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی کہ نجد سے فتنے اور زلزلے اُٹھیں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ (یعنی محمد ابن عبدالوہاب نجدی) نکلے گا جس کو علامہ شامی نے فتاویٰ شامی میں باغیوں کی جماعت میں شمار کیا جس کو اس وقت کے علماء نے اہلسنت سے خارج کیا اور کفر و الحاد کے فتوے لگائے۔

پس حقیقت میں ان چیزوں کو بدعت قرار دینا اہل سنت و جماعت کا مذہب نہیں بلکہ نجدیوں اور وہابیوں کا مسلک ہے۔ (کہ جن کا اسلام اور مسلمانوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں)۔

قیام میلاد قطعاً جائز ہے۔ مباح ہے اور چونکہ فاعل کی نیت تعظیم ہے اس لیے مستحب ہے مستحسن ہے جو لوگ کرتے تھے یا کرتے ہیں بالکل صحیح اور درست کرتے ہیں۔ ناجائز سمجھ کر کبھی ترک نہ کرنا چاہیے۔

دیکھیے: نفس قیام کے متعلق علمائے اسلام نے کیا فرمایا ہے سنیے:۔

علامہ برزنجی عقدالجواہر میں فرماتے ہیں:

قد است حسن القیام عند ذکر ولادته الشریفة ائمة ذوروایةٍ ورویةٍ وطوبٰی لمن کان تعظیمه صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم غایة مرامه ومرماه۔

ترجمہ: ''بے شک مستحسن سمجھا ہے قیام کوذکرولادت شریف کے وقت جوصاحبِ روایت ودرایت تھے تو شادمانی ہواس کے لئے جس کی نہایت مرادومقصود نبی ہو''

علامه سید زینی دحلان رحمته الله علیه :

اپنی شہرہ آفاق کتاب الدررالسینہ میں فرماتے ہیں:۔

من تعظیمه صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم الفرح بلیلة ولادته وقرأة المولد والقیام عند ذکر ولادته صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم واطعام الطعام وغیر ذالك مما یعتاد الناس فعله من انواع البرقان ذالك کله من تعظیمه صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم۔

ترجمہ: ''نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم سے ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شبِ ولادت کی خوشی کرنا اور میلاد شریف پڑھنا اور ذکر ولادت اقدس کے لئے کھڑا ہونا اور مجلس شریف میں حاضرین کو کھانا دینا اوران کے سوااورنیکی کی باتیں کہ مسلمانوں میں رائج ہیں کہ یہ سب حضور نبی کریم ﷺ کی تعظیم سے ہیں''۔

حضرت مولانا عثمان ابن حسن دمیاطی رسالہ اثبات القیام میں فرماتے ہیں:

القیام عند ذکر ولادت سید المرسلین امر لاسئك فی استجابه واستحسانه۔

ترجمہ: ذکرولادت شریف کے وقت قیام کرنا بے شک مستحب و مستحسن ومندوب ہے۔

خلاصہ ان عبارتوں کا یہ ہے کہ قیام میلاد کو بڑے بڑے علم والے بزرگوں نے مستحسن فرمایا ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم میں داخل ہے قیام میلاد شریف اور قیام میلاد کے مستحب ہونے میں کوئی شک نہیں۔(اب اس کے جائز نہ ہونے کے بارے میں شک وہی کرسکتا ہے کہ جوخودنا جائز ہو)

وھابی میاں کی جھالت و کذب بیانی نمبر 9 اور رضوی کا چیلنج:

اہلسنت وجماعت سے تعلق رکھنے والے سنی مسلمانو! تم سب کو مبارک ہو کہ منکرینِ شان غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ کی شان اور آپ کو اپنا پیر ماننے پر مجبور ہو چکے ہیں علاقہ نادرآباد کے وہابیوں نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہے اور کتاب

میں تحریراً لکھ بھی دیا ہے کہ غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیر ہیں۔حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیر ماننے کے بارے میں رضوی صرف یہی کہنا چاہتا ہے کہ اس میں دو ہی باتیں ہیں۔

(۱) صداقتِ مسلک اہلسنت و جماعت۔

(۲) وہابیوں کی جہالت۔

اس بات میں مسلک اہلسنت و جماعت کی صداقت تو ہے ہی مگر اس میں وہابیوں کی جہالت بھی ہے کہ ان کو اپنے عقیدے کے بارے میں کچھ بھی معلومات نہیں ورنہ وہ ایسی بات نہ کرتے۔

اور یہ حقیقت ہے کہ سچ بھی کبھی جھوٹے کے منہ سے نکل آتا ہے۔

وہابیوں کا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا پیر مان لینے کے بعد غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوپر ایک بہت بڑا بہتان بھی لگایا ہے اور وہابی میاں کی اس شرمناک حرکت پر میں ان کو شیطان کا ہمنوا اور شیطان کا مقلد بننے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں مگر میرے خیال میں ایک کلمہ پڑھنے والے اور مسلمانی کا دعویٰ کرنے والے اپنی عبادت گاہوں کو مساجد کے نام سے موسوم کرنے والے اور قرآن وحدیث کا نام لے کر اپنے مذہب کا پرچار کرنے والے شخص کو کم از کم یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اللہ کے ولی پر جس کو وہ پیر بھی مان رہا ہو اُس پر بہتان باندھے یہاں میں یہی کہوں گا کہ:

کذاب اور بے شرم دنیا میں تو دیکھے ہیں مگر

سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی (میاں جی) آپ کی

ملاحظہ فرمائیں:

وہابی لکھتا ہے کہ (غوث الاعظم پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) اہلِ بدعت اہل حدیث کی غیبت (بدگوئی) کرتا ہے (ص 26 کتاب میلادالنبی اور اسلام)۔

رضوی پوری دنیائے غیر مقلدیت وہابیت نجدیت خصوصاً مصنف میلادالنبی اور اسلام کو چیلنج کرتا ہے کہ غنیۃ الطالبین کتاب میں سے اگر لفظ بہ لفظ یہ عبارت نکال کر دکھا دو تو فقیر تم کو منہ مانگا انعام دینے کے لیے تیار ہے ورنہ اپنے جھوٹے اور من گھڑت دینِ نجدیت کو خیر باد کہہ کر رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام کو اپنا لو اسی میں آخرت کی بھلائی ہے۔ (خدا تم کو توفیقِ ہدایت دے آمین)

وہابی کہتے ہیں کہ اہلحدیث ہیں اور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غنیۃ الطالبین میں ہماری (یعنی وہابیوں کی)

تعریف کی ہے۔

یہ وہابیوں کو بہت بڑا دھوکہ اور جھوٹ ہے کیونکہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان نام نہاد اہلحدیثوں یعنی وہابیوں کی تعریف نہیں کی کہ جن کو حدیث تو دور کی بات ہے استنجاء کے مسائل بھی معلوم نہیں۔ (جیسا کہ آج کل ہر جاہل وہابی اپنے آپ کو امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابل حدیث کا اہل سمجھے بیٹھا ہے)۔ بلکہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو اپنی کتاب میں محدثینِ کرام کی تعریف کی ہے۔ ان محدثین کرام سے مراد حدیث مبارکہ کو بیان کرنے والے عامل بالحدیث ہیں جیسے مثال کے طور پر امام اعظم ابوحنیفہ، امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور اعلیٰ حضرت امام الشاہ احمد رضا محدثِ بریلی وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما غوث اعظم کی مراد یہ محدثین کرام ہیں تم جیسے جاہل وہابی نہیں۔

وھابی میاں کی جھالت و کذب بیانی نمبر 10.

بدعتی کون ھے؟

وہابی میاں نے اپنی کتاب میں (میلاد النبی اور اسلام) مسلمانانِ اہلسنت و جماعت کو بار بار بدعتی کے الفاظ سے لکھا ہم چاہتے ہیں کہ وہابی میاں کی تسلی کے لئے ان کے گھر سے صرف موقع کی مناسبت سے ایک تفسیر قرآن مجید کا حوالہ پیش کر دیں تا کہ یہ بات واضح ہو جائے کہ بدعتی کون ہے؟؟؟

ملاحظہ ہو تفسیر ابنِ کثیر پارہ چہارم۔

يوم تبيض وجوه و تسود وجوه (سوره ال عمران آيت نمبر 106)

ترجمہ: اس روز کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے۔

اس آیت کے تحت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً اور حضرت ابوسعید خدری بھی مرفوعاً اور سید المفسرین خیرامت امتِ محمدیہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ:

قال تبيض وجوه اهل السنة و الجماعة وتسود وجوه اهل البدع و الضلالة۔(تفسير فتح القدير للشوكاني+ابن كثير+تفسير درمنثور تاريخ بغداد للخطيب)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو صحابی رسول ہیں آپ فرماتے ہیں کہ قیامت والے دن نورانی اور روشن چہرے اہلسنت و جماعت کے ہوں گے اور منہ کالے تمام بدعتی گمراہ فرقے ہوں گے۔

اب میں جناب فاروقی صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے تو بدعتی اہلسنت و جماعت کو کہا مگر صحابیٔ رسول کا فرمان آپ کی سوچ کے خلاف ہے تو ظاہر ہے کہ ایسی سوچ کو جنم دے کر بدعتی آپ خود ہوئے۔لہٰذا ثابت ہوا کہ اہلسنت و جماعت کے علاوہ تمام فرقے گمراہ اور بدعتی ہیں اور بروز قیامت اہلِ سنت و جماعت کے علاوہ تمام فرقوں کے منہ کالے ہوں گے۔

وھابی میاں کی جھالت و کذب بیانی نمبر 11.

وہابی میاں لکھتا ہے کہ:

’’نعتیں اور قصیدے جو کہ خوش الحانی وغم انگیز آواز سے پڑھے جاتے ہیں یہ تو اور بھی مکروہ بدعت ہے‘‘۔

(کتاب میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام)

آپ اس جاہلانہ عبارت کو یا تو وہابی میاں کی جہالت کہہ سکتے ہیں اور یا کذب بیانی اور دھوکہ دہی۔وہابی میاں نے تو اتنی ترقی کی کہ اپنے مولویوں کو بھی پیچھے چھوڑ گیا اور صحابیٔ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بھی بدعت کا فتویٰ لگا دیا۔

وہابی میاں شاید نہیں جانتا کہ نعتیں پڑھنا بدعت نہیں ہے کیونکہ یہ تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت مبارکہ ہے کہ جب وہ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر کھڑے ہو کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پڑھا کرتے تھے۔

شرم آنی چاہیے تھی تم کو کہ تم نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی بدعتی بنا دیا اور پھر تم نے دوسری بدعت قصیدے پڑھنے کو کہا ہے۔

وہابی میاں اگر قصیدے پڑھنا بدعت ہے تو پھر تو تمام الدعوۃ تنظیم والے وہابی بدعتی ہوئے کیونکہ ان کی دوکانداری تو ہے ہی جہادی قصیدوں کے سر پر اب لگاؤ فتویٰ اپنی الدعوۃ تنظیم پر کہ تمام الدعوۃ والے بدعتی ہیں کیونکہ یہ قصیدے پڑھتے ہیں مگر رضوی یہ بخوبی جانتا ہے کہ تم ایسا ہر گز نہ کر سکو گے کیونکہ:

چور ہمیشہ دوسروں پر ہی چوری کا الزام لگاتا ہے۔

نعتیں اور قصیدے اگر بدعت ہیں تو یہ کام تو اب تمہاری کانفرنسوں میں بھی ہوتا ہے اور پورا علاقہ جانتا ہے کہ تم نے ربیع الاول کے مبارک مہینے میں جب سیرت النبی کانفرنس علاقہ نادر آباد میں منعقد تو اس میں بھی تم نے اہلسنت و جماعت کی طرح نعتیں پڑھیں۔اب مجھ کو یہ بتاؤ کہ اگر ایک کام کرنے سے اہلسنت و جماعت بدعتی بنتے ہیں تو وہی کام

تمہاری طرف جا کر توحید کیسے بن جاتا ہے؟ اور اسی کام کے کرنے سے تم وہابی بدعتی کیوں نہیں بنتے؟

وھابی میاں کی جھالت نمبر 12 اور رضوی کی نشاندھی

وہابی میاں کتاب میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے صفحہ نمبر 59,58 پر حضور پُرنور دانائے غیوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں لکھتا ہے کہ ''حضور مشکل اوقات میں مدد نہیں کر سکتے تھے'' (مفہوم)

وہابی میاں حضور علیہ السلام کی مشکل کشائی باذن الٰہی کی صفت سے انکار کر گیا مگر تمام اہل علاقہ اور اپنی جماعت کے احباب کو مشکل کشا مانتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''تمام اہل علاقہ جماعتی احباب سے گزارش ہے کہ جامعہ اسماعیل اہلحدیث کے نیک مقاصد کو مکمل کرنے میں تعاون فرمائیں''۔ **نوٹ:۔ تعاون کا مطلب مدد ھے۔**

وہابی میاں تم نے جس مدد کا انکار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ پاک سے کیا اُسی مدد کا اثبات تم نے عوام الناس اور اپنے جماعتی احباب سے کیا مگر کیوں؟ کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے تم کو اتنی ہی نفرت ہے۔

ایک طرف تم کہتے ہو کہ مدد صرف اللہ ہی سے مانگو اور دوسری طرف تم پورے علاقے کے عوام سے تعاون یعنی مدد مانگ رہے ہو کیا تمہارے نزدیک تعاون کا معنی مدد کے علاوہ اور بھی کوئی ہے؟

اگر تمہارے نزدیک تعاون کا معنی مدد کرنا ہی ہے اور بے شک یہی ہے تو تم پورے علاقے سے مدد مانگ کر مشرک ہوئے یا نہیں؟

اگر تم مشرک ہوئے تو علی الاعلان دوبارہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ اور اگر اب بھی تم مشرک نہیں ہوئے تو ایسا کیوں؟

اگر یہی کام کرتے ہوئے اہل سنت حضرات المدد یارسول اللہ پکاریں تو تم کو سنی مسلمان مشرک نظر آتے ہیں اور اپنی بار تم اندھے ہو جاتے ہو۔ کچھ تو خدا کا خوف کرو۔

خوفِ خدا شرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم   یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

وھابی میاں کی جھالت نمبر 13.

وہابی میاں کتاب ''میلا دالنبی اور اسلام'' میں لکھتا ہے کہ:

ثوبیہ ابولہب کی باندی تھی۔ (ص 48 کتاب میلا دالنبی اور اسلام) فقیر وہابی میاں سمیت پوری ذریت وہابیہ کو یہ دوبارہ چیلنج کرتا ہے کہ اگر تم یہ بات ثابت کر دو کہ ابولہب کی باندی کا نام ثوبیہ تھا تو تم کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔ اور

اگر ثابت نہ کرسکو تو توبہ کرے سچے پکے سنی حنفی مسلمان بن جاؤ تاکہ تم سے جھوٹ بولنے کی گندی عادت چھوٹ جائے۔

وھابی میاں کی جھالت نمبر 14.

وہابی میاں میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جلوس کو شیعہ کے ماتمی جلوس کے ساتھ تشبیہہ دیتے ہوئے اور اپنے خباثت پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''یاد رکھیں ہم یہی کہتے ہیں کہ جس طرح ماتمی جلوس بندوں کی ایجاد ہیں شریعت کا ان سے کوئی تعلق نہیں اسی طرح ان کے مقابلہ میں میلادی جلوس بھی بندوں کی ایجاد ہے۔اس کی بھی کوئی شرعی حیثیت نہیں جس طرح ماتمی جلوس والے اہل بیت کی محبت کے دعویٰ میں سچے نہیں اسی طرح میلادی جلوس ومحافل کا انعقاد کرنے والے بھی محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں سچے نہیں''۔

وہابی میاں اگر تمہاری یہی اُلٹی منطق ہے اور اگر تمہارا ہی کلیہ ہے تو رضوی بھی یہی کہتا ہے کہ:

جس طرح ماتمی جلوس شیعوں کی ایجاد ہیں اور شریعت کا ان سے کوئی تعلق نہیں تو بالکل ایسے ہی وہابیوں نے جو زنانہ جلوس نکالے (1978 جنوری 6 اہلحدیث) یہ بھی صرف وہابیوں کی ایجاد ہیں اس بدعتِ وہابیہ کا بھی شریعت سے کوئی تعلق نہیں جس طرح فرقہ شیعہ مسلمانی کے دعوے میں سچا نہیں بالکل ایسے ہی زنانہ جلوس نکالنے والے بدعتی وہابی اور ملاں یزدانی کے بیٹے کا میلاد منانے والے بدعتی وہابی بھی مسلمانی کے دعوے میں سچے نہیں ہیں۔لہٰذا بدعتی وہابی اور شیعہ ایک ہی نسل ہیں۔

اختصار کے پیشِ نظر میں زیادہ تشریح نہیں کرتا مزید تفصیل کے لیے عنقریب میری کتاب ''وہابی پھلجھڑیاں'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

وھابی میاں کی جھالت و کذب بیانی نمبر 15.

وہابی میاں لکھتا ہے کہ:

''ہم تو مانتے ہیں (یعنی پختہ عقیدہ رکھتے ہیں) کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم 9 ربیع الاول کو پیر کے روز پیدا ہوئے اور 12 ربیع الاول کو آپ نے وفات پائی۔(کتاب میلاد النبی اور اسلام ص 75)

آپ حضرات نے ملاحظہ فرمایا کہ وہابی میاں کہتے ہیں کہ یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم 9 ربیع الاول کو پیدا ہوئے لہٰذا آپ حضرات نے پچھلے صفحات میں ملاحظہ فرمایا کہ ہم دلائل سے اور محدثینِ کرام کے اقوال

سے اس وہابی عقیدے کو جھوٹا ثابت کر چکے ہیں کہ پوری امتِ مسلمہ کے مسلم بزرگ محدثین مفسرین اور مجددین کرام اور خودا کابرین وہابیہ وغیرہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش 12 ربیع الاول ہی ہے۔

وہابی میاں کے مذہب کا دوسرا عقیدہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وفات 12 ربیع الاول کو ہوئی۔

اب وہابی میاں کا یہ عقیدہ بھی اپنے تمام عقائدِ باطلہ کی طرح امتِ مسلمہ کے عقائد ونظریات کے خلاف ہے۔

آپ حضرات اس سلسلہ میں احادیثِ مبارکہ ملاحظہ فرمائیں کہ جن کو بنیاد بناتے ہوئے حضور پُر نور علیہ السلام کے وصال کا کیلنڈر تیار کیا گیا ہے۔

حدیث نمبر1.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں ایک یہودی حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا اے امیر المومنین آپ اپنی کتاب میں ایک آیت تلاوت کرتے ہیں اگر ایسی آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن عید مناتے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ آیت کونسی ہے تو اس نے عرض کی وہ آیت: ''الیوم اکملت لکم دینکم'' ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بے شک میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کس مقام پر اور کس دن نازل ہوئی۔ یہ دوران حج 9 ذی الحجہ مقام عرفات میں جمعۃ المبارک کے دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی۔ (مسلم شریف)

حدیث نمبر2.

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرض وصال کے دوران صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ پیر کا دن آ گیا لوگ صفوں میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے کہ اسی اثنا میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے حُجرے کا پردہ اُٹھا کر ہماری طرف دیکھا اس وقت آپ کا چہرہ مبارک قرآن کا ورق معلوم ہوتا تھا۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت پیار سے مسکرائے۔ پس ہم لوگوں نے خوشی اور محبت کی وجہ سے دورانِ نماز یہ چاہا کہ حضور کو ہی دیکھتے رہیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سمجھتے ہوئے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز میں تشریف لائیں گے۔ مصلیٰ امامت سے اُلٹے پاؤں پیچھے ہٹنے لگے تا کہ وہ صف میں شامل ہو جائیں اور سرورِ کائنات مصلیٰ امامت پر فائز ہو کر جماعت کروائیں تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی نماز کو مکمل کرواور پھر آپ نے دوبارہ پردہ لٹکا دیا۔ اسی پیر کے دن آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہوا۔ (بخاری شریف)

وضاحت:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اظہار نبوت کے بعد ایک ہی حج فرمایا تھا جسے حجتہ الوداع کہا جاتا ہے اور اس کے تین ماہ بعد آپ کا وصال ہو گیا۔ یعنی ذی الحجہ میں حج ہوا پھر محرم، صفر کے بعد ربیع الاول شریف میں آپ کا وصال ہوا۔

خلاصہ کلام:

جیسا کہ حدیث نمبر 1 سے یہ بات ثابت ہے کہ: حجتہ الوداع 9 ذی الحجہ یوم عرفہ جمعہ کا دن تھا جس طرح حضرت عمر بن خطابؓ کے قول سے واضح ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال پیر کے دن ہوا تو اس صورت میں 12 ربیع الاول شریف پیر کا دن نہیں بنتا خواہ درمیانی مہینوں کو انتیس دنوں کا تسلیم کریں یا تیس کا یا بعض کو انتیس کا یا بعض کو تیس کا۔

اس کا کیلنڈر آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ آپ خود ملاحظہ فرما کر فیصلہ کریں کہ کیا بارہ ربیع الاول کو پیر کا دن ہو سکتا ہے یا نہیں اگر نہیں ہو سکتا تو یہ بات تسلیم کر لیں کہ بارہ ربیع الاول شریف یوم وصال اور یوم غم و حزن نہیں چونکہ وصال تو بروز پیر ہوا اور کسی طرح بھی 12 ربیع الاول پیر کا دن نہیں بنتا بلکہ 12 ربیع الاول شریف تو یوم پیدائش رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے اور پیدائش کی خوشی منانا کسی دلیل شرعی سے ممنوع و ناجائز نہیں۔

لیکن جس نے نہ ماننے کی قسم کھائی ہوئی ہے اس کے لئے اتمام حجت کرتے ہوئے حدیثِ رسول کبریا بیان کی جاتی ہے۔ **حدیث** : عن ام سلمة رضی الله تالیٰ عنها قالت سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول لا یحل لامرأة تومن بالله والیوم الأخران تحدفوق ثلاث الاعلی زوج اربعة اشهر وعشرا۔ (مسلم شریف)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو عورت اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی کا غم منائے ہاں اپنے شوہر کا چار ماہ دس دن تک غم منا سکتی ہے اب اگر بارہ ربیع الاول شریف کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کا غم منائیں تو بہر صورت فرمانِ خدا اور رسول کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوں گے کیونکہ ولادت پاک کی خوشی نہ منا کر اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا نہ کیا اور وصال کا غم منا کر حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خلاف ورزی کی اگر اس حدیث کے بعد بھی کوئی یہ کہتا ہے کہ یہ روزِ وصال ہے اور ہم غم ہی منائیں گے تو اسے چاہیے کہ ہر پیر کو غم منائے کیونکہ پیر کے دن تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہونا یقینی ہے نہ کہ بارہ ربیع الاول شریف۔

نوٹ:۔اگر 9 ذی الحجہ جمعرات کا دن بھی تسلیم کیا جائے جس طرح کہ گمان کیا گیا تو دریں صورت بھی 12 ربیع الاول شریف پیر کا دن نہیں بنتا کیلنڈر آپ کے سامنے ہے خود حساب لگا سکتے ہیں۔**(کتاب میلاد النبی ﷺ از علامہ سید ارشد سعید کاظمی)**

ایک ماہ انتیس (۲۹) کا اور دو ماہ تیس کے

ذی الحجہ — محرم

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
					۱	۲	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹ ع جمعہ	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۲۹						

صفر — ربیع الاول

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
	۱	۲	۳	۴	۵	۶				۱	۲	۳	۴
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۱۲						
۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷							
۲۸	۲۹	۳۰											

ایک ماہ تیس (۳۰) کا اور دو ماہ انتیس (۲۹) کے

ذی الحجہ — محرم

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
					۱	۲	۳۰						۱
۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹ ع جمعہ	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹

صفر — ربیع الاول

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
	۱	۲	۳	۴	۵	۶			۱	۲	۳	۴	۵
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰							
۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷							
۲۸	۲۹	۳۰											

وھابی میاں کی جھالت نمبر 16.

وہابی میاں نے اپنی کتاب ''میلادالنبی اور اسلام'' کے صفحہ نمبر 58 پر حضور علیہ السلام کے حیاتِ مبارکہ یعنی زندہ ہونے کی بھی نفی کی ہے۔یعنی منکرِ میلاد حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بھی منکر ہے۔

اختصار کے پیشِ نظر ہم صرف ایک دلیل حیات النبی کے سلسلہ میں آپ حضرات کے سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں۔

حیات النبی کی دلیل:

صحیح مسلم شریف جلد اول پر آپ ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں کہ جس میں مذکور ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو زمین پر لٹا کر سینہ اقدس کو چاک کیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مبارک یعنی دل کو باہر نکال لیا............

اس شقِ صدر مبارک میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ صحابہ کرام کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیات بعدالموت پر دلیل قائم کی گئی۔

دیکھئے عادتاً بغیر روح کے جسم میں حیات نہیں ہوتی لیکن انبیاء علیہم السلام کے اجسام مقدسہ قبضِ روح کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں چونکہ روح حیات کا مستقر قلبِ انسانی ہے لہٰذا جب کسی انسان کا دل اس کے سینے سے باہر نکال لیا جائے تو وہ زندہ نہیں رہتا لیکن جب رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قلب مبارک سینۂ اقدس سے باہر نکالا گیا پھر اسے شگاف دیا گیا (یعنی دل کو چیرا گیا) اور وہ منجمد خون (یعنی جما ہوا خون) جو جسمانی اعتبار سے دل کے لئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے (اس خون کو) صاف کر دیا گیا اس کے باوجود بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں۔ جس کا دل بدن سے باہر ہوا اور وہ پھر بھی زندہ رہے (یعنی حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اگر اس کی روح قبض ہو کر باہر ہو جائے تو وہ کب مردہ ہوسکتا ہے (نعوذ باللہ) (میلاد النبی صفحہ نمبر 36 از غزالئ زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمتہ اللہ علیہ)

نوٹ:۔اگر مسئلہ حیات النبی کے سلسلے میں ضرورت محسوس ہوئی تو اس مسئلہ کو علیحدہ شائع کروا دیا جائے گا۔

کاذب میاں مزید لکھتا ھے کہ

''نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو زندہ ماننے کو سچا ثابت کرنے کے لئے دلیل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

لائی جائے تو قابل قبول ہوسکتی ہے۔(صفحہ نمبر 58)

وہابیو! خدا عزوجل کا شکر ہے کہ تم ماننے کی طرف تو آئے لہٰذا اب میں صرف تم کو ہی نہیں بلکہ پوری دنیائے وہابیت اور منکرین حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمہارے کہنے کے مطابق صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حیات النبی ﷺ کی دلیل پیش کرتا ہوں۔

وہابیو! یاد کرو اُس وصیتِ مبارکہ کو جو حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں کی تھی کہ جب میرا انتقال ہوجائے تو میری میّت کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارکہ پر لے جانا اور عرض کرنا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر صدیق حاضر ہیں اور آپ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت چاہتے ہیں پس اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے اجازت مل جائے تو ٹھیک ورنہ مجھ کو جنت البقیع میں دفن کر دینا۔

چنانچہ ”جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیتِ مبارکہ کے مطابق آپ کا جنازہ حضرت اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارکہ پر لے جایا گیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا **السلام عليك يارسول الله** ﷺ یہ ابوبکر صدیق دروازہ پر حاضر ہیں تو دروازہ خود بخود کھل گیا اور غیب سے قبر شریف کے اندر سے کوئی آواز دیتا ہے کہ ایک دوست کو دوست کے ہاں داخل کردو“۔(تفسیرِ کبیر بحوالہ جمال الاولیاء ص 29)

وہاں میاں! مجھے بتاؤ اگر حضورِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم زندہ نہیں تھے تو صحابہ کرام نے بعد از وفات قبرِ انور سے دور کھڑے ہو کر کیوں

السلام عليك يارسول الله ﷺ پکارا؟

اور مجھے بتاؤ کہ قبرِ انور شریف کے اندر سے جو آواز آئی وہ کس کی تھی؟

لہٰذا ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی عقیدہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قائل تھے اسی لیے انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد **السلام عليك يارسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و آلهٖ وسلم** بھی کہا اور حضور سے اجازت بھی طلب کی۔

وہابی میاں معلوم نہیں کہ تم کو تو شاید کسی نے یہ حدیث مبارکہ بتائی ہے یا نہیں مگر آؤ میں تم کو حدیثِ مبارکہ بتاتا ہوں خدا تمہیں اس کے مطابق عقیدہ درست کرنے کی توفیق دے۔

عن انس بن مالك قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و آلهٖ وسلم الانبياء احياء فى قبورهم

یصلون۔(بحوالہ کتاب مسئلہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم از مناظرِ اسلام علامہ سعید احمد اسعد)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اللہ کے سارے نبی زندہ ہیں (اور) اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔

مشہور غیر مقلد وہابی قاضی شوکانی کا عقیدہ:

وہابیوں کا مشہور عالم قاضی شوکانی لکھتا ہے کہ "یہ بات حدیث میں ثابت ہے کہ انبیاء کرام علیہ السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں"۔

اس حدیث کو امام خذری نے روایت کیا ہے اور اس کی بیہقی نے تصحیح کی ہے۔(نیل الاوطار جلد نمبر 3 ص282 بحوالہ مسئلہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم از محترم علامہ سعید احمد اسعد صاحب)

نوٹ:۔ اسی حدیث کو غیر مقلد وہابی شمس الحق عظیم آبادی نے نقل کیا ہے اور غیر مقلد وہابی نواب صدیق حسن بھوپالی نے بھی اسی حدیث سے مسئلہ حیات النبی میں استدلال کیا ہے۔(عون المعبود شرح ابو دائود ، السراج الوھاج شرح صحیح مسلم)

وہابی میاں تم کو تو اپنے بڑوں کے عقائد و نظریات کے بارے میں کچھ بھی معلومات نہیں ورنہ تم ایسی جہالت بھری بات کبھی نہ کرتے۔

لو وہابی میاں! اب میں نے تم کو تمہارے کہنے کے مطابق نبی پاک کے زندہ ہونے کی دلیل صحابیِ رسول سے اور خود رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے اور تمہارے گھر سے نکال کر تمہارے سامنے رکھ دی ہے اب تم بتاؤ کہ تم ان احادیث کے اقرار کا اعلان کب کر رہے ہو؟

دین میں اضافہ تم نے خود کیا اور الزام اہلسنت پر لگاتے ہوئے تم کو شرم آنی چاہیے تھی۔ وہابیو! تم نے اپنی کتاب تقویۃُ الایمان (فی الحقیقت تفویۃُ الایمان) میں لکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مر کر مٹی میں مل چکے ہیں مجھے بتاؤ یہ کون سے صحابی کا قول ہے یہ کونسی حدیث ہے۔ جب یہ عقیدہ کسی صحابی کا نہیں تھا تو تم نے دین میں اضافہ کر کے لعنت کا طوق اپنے اور اپنے تمام وہابی بھائیوں کے گلے میں کیوں ڈالا؟ اسی لیے بزرگانِ دین کہا کرتے ہیں کہ:

جو شخص تقلید کا منکر ہوتا ہے خدا اُس سے عقل بھی واپس لے لیتا ہے۔

وھابی میاں کی جھالت و کذب بیانی نمبر 17.

وہابی میاں لکھتا ہے کہ (میلاد النبی ﷺ کو منانے والا) بادشاہ کس قدر فضول خرچ اور بے دین تھا جو لوگوں کو اصل دین قرآن وسنت پر عمل کرنے کی بجائے اپنے قیاس اور اجتہاد پر عمل کرنے کا حکم دیا کرتا تھا اور خود محفلوں میں کنجروں کی طرح رقص کیا کرتا تھا۔ (کتاب میلاد النبی ﷺ اور اسلام صفحہ 37)

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ بادشاہ انتہائی صالح بزرگ، متقی، کریم النفس اور متبع شریعت تھا۔

شارح مواہب اللدنیہ حضرت علامہ زرقانی تاریخ ابن کثیر کے حوالے سے لکھتے ہیں:

كان السلطان ابو سعيد مظفر شهماً شجاعاً بطلاً عادلا، محمود السيرة۔

ترجمہ: سلطان ابوسعید مظفر انتہائی بزرگ، بلند ہمت، عدل پرور صد قابل تعریف اور نیک خصلت تھے۔

سلطان مظفر الدین جب میلاد مصطفٰے کا اہتمام کرتے تو اس دور کے بلند پایہ علماء ومشائخ اور صوفیاء واتقیاء بھی شریک ہوتے اور خوب فیضیاب ہوتے اور اس پر کوئی نکیر نہیں کرتے لہٰذا یہ کہہ کر میلاد کو شرک و بدعت کہنا کہ ایک عام سلطان نے اس کی بناڈالی بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ جمہور علمائے کرام کی شرکت اور ان کا کمال ادب واحترام اس کے جائز و مستحسن ہونے پر ناقابل شکست دلیل ہے۔

سبط ابن جوزی رقم طراز ہیں:

و كان يحضر عنده فى مولد النبى اعيان العلماء و الصوفيه۔

ترجمہ: شاہ مظفر الدین کی مجلس میلاد میں بڑے بڑے علماء صوفیاء شرکت فرماتے تھے۔

یہ نیک خصلت شہنشاہ شہر اربل میں ربیع الاول شریف کے پورے مہینے محفل میلاد کو جاری رکھتا اور تین لاکھ اشرفی اس مبارک محفل پر خرچ کرتا تھا۔

انوار آفتاب صداقت کے مصنف علامہ زرقانی کی تاریخ عربی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

''سلطان مظفر الدین علم حدیث میں بڑا مبصر، علم صرف ونحو اور لغت وتاریخ عرب میں کامل تھا۔ بہت سے ملکوں میں سفر کر کے اس نے علم حاصل کیا تھا اکثر ممالک اندلس، مراکش، افریقہ، دیار مصر وشام و دیار شرقیہ وغربیہ وعراق و خراسان و ماژندران وغیرہا میں علم حاصل کیا اور لوگوں کو فائدہ پہنچایا، انجام کار 604ھ میں شہر اربل میں آیا یہاں سلطان سعید مظفر کے لئے مولد شریف لکھا گیا اس کا نام ''کتاب التنویر فی مولد السراج المنیر'' رکھا اور خاص بادشاہ کے روبرو پڑھا۔ بادشاہ بہت خوش ہوئے اور ایک ہزار اشرفی انعام فرمائی''۔ (انوار آفتاب صداقت ص:26 تاریخ عربی،

انوار الساطعہ والبوارق اللا معہ وغیرہ)

پھر عالم اسلام کی آبادیوں میں پورے اہتمام شوق اور کمال ادب واحترام کے ساتھ گھر گھر محافل میلاد منعقد ہونے لگیں۔اور اس کی خیر و برکت کا ظہور سر کی آنکھوں سے دیکھا جانے لگا اور آج بھی دیکھا جا رہا ہے۔

وھابی میاں کی جہالت و کذب بیانی نمبر18.

وہابی میاں لکھتا ہے کہ:

''برصغیر پاک و ہند میں اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے وکیل سب سے بڑے محافظ و مدافع امام المناظرین شیخ الاسلام (مولوی ثناء اللہ تھے) صفحہ 65

وہابی میاں نے یہاں بھی نہایت ہی کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے ایک غیر معتبر شخص اور غیر معروف شخص کہ جو مرتد تھا جو کافر تھا اس کو مسلمانوں کا وکیل بنا دیا اور ایسے ملاں ثناء اللہ کو اسلام کا شیخ بنا دیا لہٰذا میں وہابی میاں کے گھر سے اپنے اس دعویٰ پر دلائل آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اور فیصلہ کا حق آپ پر چھوڑتا ہوں۔

ثناء اللہ امرتسری امام المناظرین یا امام المحرفین ؟

ان کی تصانیف میں سے تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن عربی نے خوب شہرت پائی، اُن کے ہم مسلک اہل حدیث علماء نے اس تفسیر پر سخت تنقید کی۔مولوی عبدالحی مؤرخ لکھتے ہیں۔وقد تعقب علیہ بعض العلماء۔(نزہتہ الخواطر)

ترجمہ: بعض علماء نے اس پر تعاقب کیا ہے۔

یہ تعاقب اتنا سرسری نہیں تھا، جس طرح بیان کیا گیا ہے۔اہل حدیث کے مسلّمہ عالم مولوی عبداللہ غزنوی کے شاگرد مولوی عبدالاحد غزنوی نے ایک رسالہ الاربعین میں چالیس ایسے مقامات کی نشانی دہی کی ہے جو ان کے نزدیک قابلِ اعتراض تھے۔اس تفسیر کے بارے میں ان کے تاثرات یہ ہیں۔

''الفاظ غلط، معانی غلط، استدلالات غلط، بلکہ تحریفات میں (مولوی ثناء اللہ نے) یہودیوں کی بھی ناک کاٹ ڈالی''۔ (الاربعین از جمیعت اھلحدیث)

حقیقت میں یہ بے انصاف، ناحق شناس، بدنام کنندۂ نکونامے چند ناحق اہل حدیث کو بدنام کر رہا ہے، بلکہ اہل حدیث سے بالکل مخالف اور اہل سنت و جماعت سے خارج ہے۔فلاسفہ اور نیچریوں اور معتزلہ کا مقلد ہے۔ناسخ و منسوخ ، تقدیر، معجزات، کرامات، صفاتِ باری، دیدارِ الٰہی، میزان، عذاب قبر، عرش، لوح محفوظ، دابۃ الارض، طلوع شمس از

مغرب وغیرہ وغیرہ۔ جو اہل سنت میں مسائل اعتقادیہ اجماعیہ ہیں اور آیاتِ قرآنیہ اُن پر شاہد ہیں اور علماء اہل سنت نے اپنی تفاسیر میں بالاتفاق جن آیات کی تفسیر ان مسائل کے ساتھ کی ہے۔ انہوں نے اُن سب آیتوں کو بتقلید کفرۂ یونان و فرقۂ ضال معتزلہ وقدریہ وجہمیہ خذلھم اللہ محرف ومبدل کر کے سبیل مؤمنین کو چھوڑ کر اپنے آپ کو "ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ماتوالی و نصله جهنم وساء ت مصیرا کا مصداق بنایا"۔ (الاربعین از اھلحدیث)

یہ صرف مولوی عبدالحق غزنوی کی ذاتی رائے نہیں ہے، لاہور، امرتسر، راولپنڈی، ملتان، مدارس اور دیوبند وغیرہ کے چوراسی (84) ذمہ دار علماء نے اپنی تقریظوں میں الاربعین کی تائید کرتے ہوئے اس تفسیر کو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور متقدمین کی تفاسیر کے مخالف قرار دیا ہے، ان میں اکثریت علماء اہل حدیث کی ہے۔ یہ تمام تقریظیں الاربعین میں شامل کر دی گئی ہیں۔

مولوی ثناء اللہ کا مذہب بزبان اکابرینِ وھابیہ :

اہل حدیث کے امام مولوی عبدالجبار غزنوی لکھتے ہیں:

"مولوی مذکور نے اپنی تفسیر میں بہت جگہ تفسیر نبوی اور تفاسیر خیر قرون اور تفاسیر اہل سنت و جماعت کو چھوڑ کر تفسیر جہمیہ اور معتزلہ وغیرہ فرق ضالہ کو اختیار کیا...... بایں ہمہ اہل سنت و جماعت پھر اہل سنت میں فرقہ اہل حدیث کا دعویٰ کرنا اس کی دھوکہ دہی اور ابلہ فریبی ہے، بلکہ اہل حدیث تو درکنار اہل سنت و جماعت سے خارج ہے۔ (الاربعین)

اہل حدیث کے وکیل مولوی محمد حسین بٹالوی لکھتے ہیں:

(ا) "تفسیر امرتسری کو تفسیرِ مرزائی کہا جائے تو بجا ہے، تفسیر چکڑالوی کا خطاب دیا جائے تو روا ہے............ اس کا مصنف اس تفسیر سراپا الحاد وتحریف میں پورا مرزائی، پورا چکڑالوی اور چھٹا ہوا نیچری ہے۔ (الاربعین)

اس پر بس نہیں 1344ھ/ 1926ء میں مولوی ثناء اللہ امرتسری کی تجویز پر یہ مقدمہ سعودی عرب کے بادشاہ عبدالعزیز ابن سعود کے سامنے پیش کیا گیا۔ شاہ نے اپنے علماء کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا۔ انہوں نے الاربعین کی تائید کی اور امرتسری صاحب کو تائب ہونے کے لیے کہا۔

شیخ عبداللہ بن سلیمان آل بلیہد نے اپنی رائے اس انداز میں ظاہر کی:

"میں نے ان کو اہل حدیث اور اہل سنت کے مذہب ومسلک کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دی، مگر باوجود ان سب باتوں کے انہوں نے اپنی غلطیوں پر اصرار کیا اور معاندانہ روش اختیار کی"۔ (ترجمہ) (فیصلہ مکہ از

(جمیعت اهل حدیث)

(۲) ریاض (سعودیہ) کے قاضی شیخ محمد بن عبداللطیف آلِ شیخ نے لکھا:۔

''نہ تو مولوی ثناء اللہ سے علم حاصل کرنا جائز ہے اور نہ اس کی اقتداء جائز ہے اور نہ اس کی شہادت قبول کی جائے اور نہ اس سے کوئی بات روایت کی جائے اور نہ اس کی امامت صحیح ہے، میں نے اس پر حجت قائم کر دی، مگر وہ اپنی بات پر اڑ رہا۔ پس اس کے کفر اور مُرتد ہونے میں شک نہیں۔'' (فیصله مکه)

مولوی عبدالاحد خانپوری، اہل حدیث لکھتے ہیں:

''اور ثناء اللہ ملحد زندیق کا دین اللہ کا دین نہیں ہے، اس کا کچھ دین تو فلاسفہ دہریہ نمارو صائبین کا ہے جو ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن ہیں .... اور کچھ دین اس کا (یعنی مولوی ثناء اللہ کا دین) ابوجہل کا ہے جو اس امت کا فرعون تھا، بلکہ اس سے بھی بدتر ہے .... پس وہ (مولوی ثناء اللہ) بحکمِ قرآن واجب القتل ہے۔

(فیصله حجازیه سلطانیه از علمائے اهلحدیث)

یہ سب اہل حدیث کے ذمہ دار اور مستند علماء کے فتویٰ ہیں، مگر موجودہ دور کے اہل حدیث کے نزدیک وہ مسلم شیخ الاسلام ہیں:

(۳) ''اہل حدیث امرتسر کے نامور مدیر شیخ الاسلام حضرت مولانا امرتسری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ''۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا امرتسری صاحب نے اپنے ان اقوال سے توبہ کر لی تھی جن کی بناء پر مذکورہ بالا فتوے لگائے گئے تھے اور اگر نہیں تو شیخ الاسلام کے معزز ترین لقب ہی کا پاس کیا ہوتا؟ وہابی میاں ہم جواب کا انتظار کریں گے۔

مولوی ثناء الله مسلمانوں کے وکیل یا مرزائیوں کے :

(بزبان جمیعت اهلحدیث هند لاهور)

ثناء الله امرتسری کے نزدیك مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز هے :

امرتسری صاحب مرزائیوں سے مناظرہ اور مقابلہ کرتے رہے، لیکن مرزائیوں کے بارے میں اُن کا موقف کیا تھا؟ مولوی عبدالعزیز، سیکرٹری جمیعت مرکز اہلحدیث ہند کی زبانی سنیئے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''آپ نے لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھی، آپ مرزائی کیوں نہیں؟ آپ نے فتویٰ دیا کہ مرزائیوں کے پیچھے

نماز جائز ہے۔اس سے آپ خودمرزائی کیوں نہیں؟''

آپ نے مرزائیوں کی عدالت میں مرزائی وکیل کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مرزائیوں کومسلمان مانا۔اس سے آپ خودمرزائی کیوں نہیں ہوئے؟'' (فیصلہ مکہ)

اس کے باوجود اگرانہیں ''شیخ الاسلام'' قرار دینے پر اصرار ہےتو ہمیں بتایا جائے کہ وہ کونسا اسلام ہے؟ خدا ورسول کا اسلام تو ہونہیں سکتا۔

مولوی ثناء اللہ وکیل برطانیہ تھے۔

آخر میں برٹش گورنمنٹ کے بارے میں اُن کا نظریہ بھی دیکھ لیجئے۔

غلام رسول مہر اہل حدیث لکھتا ہے:

''1922ء میں ایک اجتماع کا انتظام ہوا اور اس میں مولانا ثناء اللہ مرحوم امرتسری بھی شریک تھے۔ وہ اہل حدیث کانفرنس کے سیکرٹری تھے۔انہوں نے ہمیں کانفرنس کے اغراض ومقاصد دیئے تو ان میں پہلی شق یہ تھی:

''حکومتِ برطانیہ سے وفاداری''

ہم نے عرض کیا کہ مولانا اسے تو نکال دیجئے۔ہم ترکِ موالات کیے بیٹھے ہیں:

''تو وہ سخت غصے میں آ گئے،لیکن اکثریت نے یہ شق نکلوادی''۔ (افادات مهر (اهلحدیث)

خیال فرمایا آپ نے کہ حکومت برطانیہ کی وفاداری (مولوی ثناء اللہ اہلحدیث کو) کس قدر عزیز تھی؟ اکثریت نے اگر چہ یہ شق نکلوادی مگر (ثناء اللہ اہلحدیث) امرتسری آخر تک اس شق کے حذف کرنے کو قبول نہ کر سکے، پھر اس کا نکلوا دینا بھی محلِ غور ہے، کیونکہ اس سے پہلے گزر چکا ہے کہ 1928ء میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے پندرھویں میں جو آگرہ میں منعقد ہوا تھا............قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے اپنے خطبہ میں کانفرنس کا چھٹا مقصد حکومت کی وفاداری کو قرار دیا تھا۔ (بحوالہ کتاب شیشے کے گھر)

ابھی فقیر اپنی حوالجات کو کافی سمجھتے ہوئے اکتفا کرتا ہے ورنہ ابھی تو بہت لمبی لسٹ باقی تھی باقی حوالہ جات کو انشاء اللہ بوقت ضرورت آپ حضرات کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔مگر ان حوالجات کے بعد بھی اگر کوئی نہ مانے تو میں صرف یہ ہی کہوں گا کہ:

ڈھیٹ اور بے شرم دنیامیں بہت دیکھے ہیں مگر

سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

نــــوٹ:— وہابی میاں کی کتاب کے حصہ چہارم کے پہلے ہی حوالے کی صداقت آپ کے سامنے ہے اختصار کے پیشِ نظراسی پر اکتفا کرتے ہیں ورنہ مضمون کافی باقی تھالہٰذا وہابیوں کی مزید کذب بیانیاں ہم انشاءاللہ اگلے ایڈیشن میں شائع کروادیں گے۔

چند آدابِ محفلِ میلاد

محفلِ میلاد اورامام اہلسنت قامع بدعت حامیٔ سنت مجدددین وملت اعلیٰحضرت الشاہ احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمٰن سے محفل میلاد کے انعقاد اوراس کے آداب کے بارے چندسوالات کیے گئے تو آپ نے حسبِ ذیل جوابات ارشادفرمائے۔

میلاد پاک کی محفل میں شامل ہونا اور باوضو ہونا مستحب ہے اور بے وضو بھی جائز۔اگرنیت معاذ اللہ استخفاف کی نہ ہو............(فتاویٰ رضویہ جلد10 ص 244)

مجلس میلاد میں منکرات شرعیہ کا ہونا ناجائز وخلاف ادب ہے۔اس میں جاہلوں نے کئی ناجائز رسوم کوداخل کردیا ہے۔

امام اہلسنت سے اس بارے استفسار کیا گیا تو آپ نے بمطابق شرع حکم بیان کیا۔.................. وہ پڑھنا جو منکرات شرعیہ پر مشتمل ہو ناجائز ہے جیسے روایات باطلہ و حکایات موضوعہ اشعار خلاف شرع خصوصاً جن میں توہین انبیائے کرام وملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہو کہ آج کل جاہل نعت گویوں کے کلام میں یہ بلائے عظیم بکثرت ہے حالانکہ وہ صریح کلمۂ کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد10 ص 90)

......................لا جرم مجلس میلاد مبارک میں تلاوت قرآن عظیم ہمیشہ سے معمول علمائے کرام و بلاد اسلام ہے۔امام جلال الملۃ والدین سیوطی علیہ الرحمہ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں۔اصل المولد الذی ھو اجتماع الناس وقراء.ۃ ما تیسر من القرآن وروایت الاخبار وارده فی مبدٔ امر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما وقع فیه من الآیات................. (فتاویٰ رضویہ جلد 10 ص 100)

مجلس میلاد شریف سے روکنے کے بارے امام اہلسنت فرماتے ہیں کہ ذکر الٰہی سب مسلمانوں کے لئے ہے اور مجلس میلاد مبارک جومطابق رواج حرمین شریفین معتبر روایتوں سے پڑھی جائے اور منکرات شریعہ سے خالی ہواس سے روکنا ذکرِ خدا سے روکنا ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد 10 ص 235)

امام اہل سنت چند منکرات کا ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پاک ومنزہ ہیں۔

اس سے کہ ایسی ناپاک جگہ تشریف فرما ہوں البتہ وہاں ابلیس وشیاطین کا ہجوم ہوگا۔ **و العیاذ بالله رب العالمین۔**

روایات موضوعہ پڑھنا بھی حرام ،سننا بھی حرام ایسی مجالس سے اللہ عزوجل اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کمالِ ناراض ہیں۔ ایسی مجالس اور ان کے پڑھنے والا اور اس حال سے آ گاہی پا کر حاضر ہونے والے سب مستحق غضب الٰہی ہیں۔ یہ جتنے حاضرین سب وبال شدید میں جدا جدا گرفتار ہیں۔ اور ان سب کے وبال کے برابر اُس پڑھنے والے پر وبال ہے اور خود اس کا اپنا گناہ اس پر علاوہ اور ان حاضرین وقاری سب کے برابر گناہ ہے ایسی مجلس کے بانی پر ہے اور اپنا گناہ خود اس پر طرہ مثلاً ہزار شخص حاضرین مذکور ہوں تو ان پر ہزار گناہ اور اس کذاب قاری پر ایک ہزار گناہ اور بانی پر دو ہزار دو گناہ ایک ہزار حاضرین کے اور ایک ہزار ایک اُس قاری کے اور ایک خود اپنا۔ پھر یہ شمار ایک ہی بار نہ ہوگا بلکہ جس قدر روایات موضوعہ ،جس قدر کلمات نامشروعہ وہ قاری جاہل جری پڑھے گا ہر روایت ہر کلمہ پر یہ حساب وبال وعذاب تازہ ہوگا مثلاً فرض کیجئے کہ ایسے سو کلماتِ مردودہ اس مجلس میں اس نے پڑھے تو ان حاضرین میں ہر ایک پر سو سو گناہ اور اس قاری علم ودین سے عاری پر ایک لاکھ ایک سو گناہ اور بانی پر دو لاکھ دو سو۔ (**وقس علیٰ هذا**) (فتاویٰ رضویه جلد 10 ص 244)

مجلس میلا د مبارک اعظم مندوبات سے ہے جب کہ بروجہ صحیح ہو جس طرح حرمین طیبین میں ہوتی ہے اور قوالی کہ یہاں رائج ہے ناجائز ہے۔ اور اس کے لئے چندہ دینا بھی جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویه جلد 10 ص 364)

افسوس صد افسوس محفل میلا د حرمین طیبین میں آج کل کھلے عام تو نہیں ہوتی جبکہ گھروں کے اندر نجدی فتنوں کے فتنہ سے بچتے بچاتے ہوتی رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اہل سنت کو ان مــنــاعیــن لــلــخیــر کے شر سے اہل سنت کو محفوظ رکھے۔ آمین۔ (ملخصاً امام احمد رضا اور تحریك دعوتِ اسلامی صفحه 45,46)

اهلِ محبت اور موسم بهار

شیخ عبدالرحمٰن الصفوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک بزرگ کا بیان ہے کہ وہ ایام ربیع یعنی بہار کے موسم میں سفر کو نکلے۔ اثنائے سفر ان کی زبان سے درود شریف کا ورد ہونے لگا ، اور وہ کہتے ہیں کہ میں مندرجہ درودوں کا ورد کر رہا تھا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْاَزْهَارِ وَالثِّمَارِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ قَطْرِ الْبِحَارِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ رَمْلِ الْقِفَارِ وَصَلِّ

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِی الْبَرَارِیْ وَالْبُحَارِ۔

اتنے میں ایک غیبی آواز کہ اے شخص تم نے ملائکہ حفظہٗ کو اپنے درودوں کا ثواب لکھنے سے، دنیا کی آخری گھڑی کے لئے عاجز و لاچار کر دیا ہے اور اللہ جل شانہٗ نے تمہارے لئے جنّاتِ عدن اور نعمتِ ہائے جنت عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔(احساسِ زیاں ص 24)

حرف آخر

وہابیوں اور خصوصاً وہابی میاں کا دماغ ٹھکانے پر لگانے کے لئے ابھی ہم ان ہی حوالہ جات کو کافی سمجھتے ہیں باقی تمام حوالجات محفوظ رکھے جاتے ہیں تاہم اگر ضرورت پیش آئی تو وہ حوالہ جات بھی آئندہ پیش کر دیئے جائیں گے۔

اب انصاف ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں کہ جو مسئلہ تمام امتِ مسلمہ کے درمیان آج تک متفقہ چلا آرہا ہے ان نام نہاد اہلحدیثوں بدعتی وہابیوں نے اسے بھی اختلافی بنا دیا ہے۔ آپ خود سوچیں کہ جس مسئلہ پر خود اکابرین وہابیہ عمل کرتے چلے آئے ہوں (اور خصوصاً مسئلہ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کیا موجودہ وہابیوں کو یہ کہنے کی گنجائش ہے کہ یہ میلاد النبی واہیات شئے یا بدعت اور کفریہ عمل ہے اور اگر واقعی یہ بدعت کی تعلیم ہے اور واہیاتی ہے تو وہابیوں کے بڑے اس کو کیوں مناتے رہے؟

مگر بیچارے اکابرینِ وہابیہ کو کیا معلوم تھا کہ جو بنیاد ہم رکھ کر جا رہے ہیں اس پر عمارت بنانے والی ہماری سپوت نسل کفر و شرک کے جعلی فتووں کی نشانہ بازی ہم پر بھی کرے گی اس جماعتِ وہابیہ کا کردار کہاں تک صاف ہے آپ خود اندازہ لگائیں۔

وہابی میاں کی تقریباً 20 جہالتیں اور کذب بیانیاں ہم نے آپ پر واضح کر دی ہیں ان کے علاوہ وہابی میاں اور ان کے اکابرین کی ہزاروں کذب بیانیاں اور جہالتیں ہمارے پاس محفوظ ہیں جن کو ہم بوقتِ ضرورت ضرور بالضرور شائع کریں گے۔

واللہ ولی التوفیق وھو یھدی السبیل

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

مدثر رضا قادری رضوی